تاریخِ رفتگان

جلد دوم

۱۹۴۷ء تا ۱۹۹۸ء

صابر براری

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب۔ پیشکش محمد احمد ترازی

صابر براری

جے ون — ۵۶ ، کورنگی ، کراچی ۳۱

Ph : 317114

تاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۹۸ء

محترم المقام ذوی الاحترام خلیل احمد رانا صاحب نعمان اکیڈمی
جہانیاں منڈی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

میں اپنی تازہ تصنیف "تاریخ رفتگاں جلد دوم" آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں
مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور اس کا مطالعہ فرمائیں گے۔
اس کتاب کی تقریب تعارف کے موقع پر ادارہ فکرِ نو کراچی کے زیرِ اہتمام
مجلّہ شائع کیا جا رہا ہے جو اہلِ فکر و نظر کے پیغامات اور گرانقدر آراء سے مزین ہوگا

آپ سے درخواست ہے کہ اپنی مؤقر رائے / پیغام سے نواز کر مجھے اور
اراکین ادارہ کو شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گے - آپ کی ادب نوازی اور ادب پروری
ہمارے لئے باعث تقویت ہوگی -

نگاہ کرم کا متمنی :

صابر براری

12/8/98

تاریخِ رفتگاں

جلد دوم

۱۹۴۸ء — تا — ۱۹۹۸ء

نذرِ خلوص!
بخدمتِ گرامی
محترم خلیل احمد رانا صاحب
صابر براری
12/8/98

صابر براری

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب۔ پیشکش محمد احمد ترازی

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ

نام کتاب ــــــــ تاریخِ بنگالہ (جلد دوم)
مصنف ــــــــ صابر برادی
اشاعت اوّل ــــــــ جولائی ۱۹۹۸ء
تعداد ــــــــ پانچ سو
ضخامت ــــــــ ۲۷۲ صفحات
سائز ــــــــ ۱۸×۲۳/۸
کمپوزنگ ــــــــ انارکلی گرافکس ۱۳/۶ ناگن چورنگی کراچی
مطبع ــــــــ نیو مجاز پریس مرزا آدم خاں مارکیٹ
باہتمام ــــــــ ادارۂ فکرِ نو ۔ کراچی

قیمت ایک سو پچاس روپے

ملنے کے پتے

- ایوانِ ادب ۔ جے ون ۔ ۵۶ کورنگی ۔ کراچی
- ۳۵/ بی ۔ ۱۱/۷۸ ۔ کورنگی ۔ کراچی ۔
- ریاض برادرز ۴۰ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

"کاغذی پیرہن"

— ۱۹۹۸ —

سخنِ اولین ——— صابر براری ——— ۵
دُعائے خیر ——— ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان ——— ۷
پیش لفظ ——— ڈاکٹر محمد مسعود احمد ——— ۸
ادبی سوغات ——— ڈاکٹر منشا الرحمٰن خان منشا ——— ۹
ممتاز تاریخ گو شاعر ——— نور احمد میرٹھی ——— ۱۱
تاریخی شاہکار ——— محمد صادق قصوری ——— ۱۳
فہرست تاریخ رفتگاں ——— ۱۴
جلد اوّل میں مطبوعہ مشاہیر کے اسمائے گرامی ——— ۲۱۹
جلد اوّل پر دانشوروں کی آراء کے اقتباسات ——— ۲۲۰

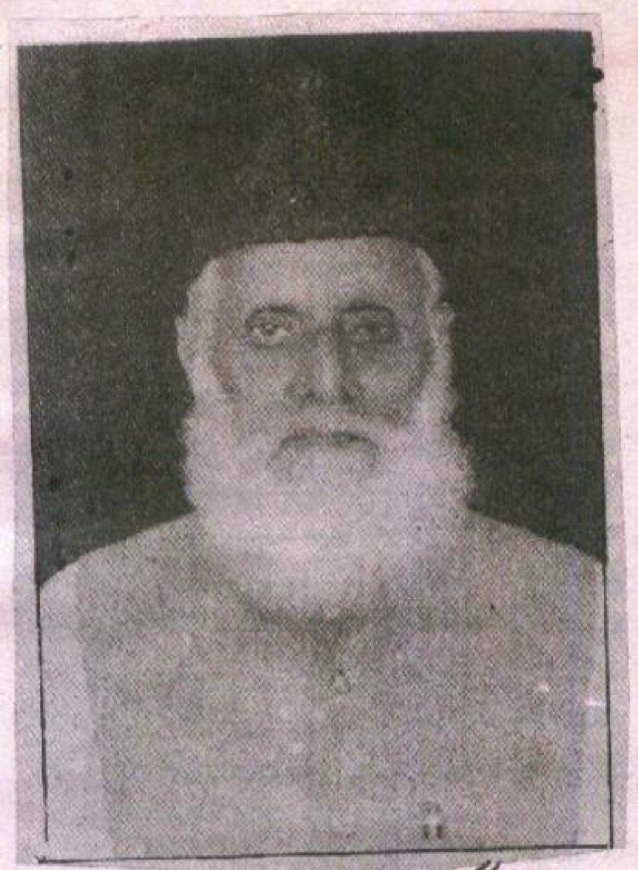

وابستگیٔ ارضِ سخن خوب ہے صابرؔ
یوں نام تیرا خلق میں زندہ تو رہے گا

ادبی نام : صابر براری ــــ اصل نام : احمد مرزا قادری
تعلیم : بی اے ۔ بی ۔ ایڈ

تصانیف :
نعتیہ مجموعے ۔ فردوسِ عقیدت ۱۹۵۶ء ، آمنہ کا چاند ۱۹۶۱ء ، جامِ طہور ۱۹۷۶ء ، ۱۹۸۲ء
مجموعہ مناقب : بہشتِ مناقب ۱۹۶۳ء ۔ انوارِ پنجتن ۱۹۷۱ء
شعری مجموعہ : چشمِ شوق ۱۹۸۶ء
تاریخِ رفتگاں جلد اوّل ۱۹۸۶ء جلد دوم ۱۹۹۶ء جلد سوم زیرِ ترتیب ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ اوّلیں

زیرِ نظر کتاب " تاریخِ رفتگاں " اس سلسلے کی میری دوسری تصنیف ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور میرے استادِ سخن گوئی مولانا ضیاء القادری بدایونی (متوفی ۱۲ اگست ۱۹۷۰ء) کے روحانی فیوض کی مظہر ہے۔ تاریخِ رفتگاں جلد اول ۱۹۸۶ء میں طبع ہوئی تھی جو قیام پاکستان یعنی ۱۹۴۷ء تا ۱۹۸۵ء کے درمیان ہم سے جدا ہونے والے ۱۳۴ مشاہیر کے مختصر حالاتِ زندگی اور قطعاتِ تاریخ پر مشتمل ہے۔ میری دوسری تصنیفات مجموعہ نعت و مناقب اور غزلیات کی طرح صاحبانِ علم و ادب نے اس کی بھی بیحد پذیرائی فرمائی اور اپنے گرانقدر آراء سے بھی نوازا جو میری حوصلہ افزائی کا باعث ہوئیں اور مجھے یہ ادبی ذوق جاری رکھنے کی ہمت بھی ہوئی لیکن معاشی و معاشرتی مصروفیات اور نامساعد حالات کے سبب جلد دوم کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی اور یہ وقفہ ۱۹۹۸ء تک دراز ہو گیا۔ اس دوران قطعات کا ایک ذخیرہ ہو گیا۔

تاریخِ رفتگاں جلد دوم ۱۹۴۸ء تا ۱۹۹۶ء کے وسط تک یعنی پچاس سال کے دوران وفات پانے والے دو سو مشاہیر کے مختصر کوائف اور قطعاتِ تاریخ پر مشتمل ہے اس میں جلد اول کے مطبوعہ قطعات شامل نہیں۔ اس جلد میں بھی تاریخ گوئی کی مختلف صنعتوں مثلاً صنعت تضاعف، صنعت تناصف، صنعت تضارب، صنعت اعجام (منقوط) وغیرہ میں بھی قطعات کہے گئے ہیں جو یقیناً اہلِ ذوق و صاحبانِ علم و فن کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

سال گزشتہ نومبر ۱۹۹۷ء میں انڈیا کے سفر کے موقع پر بمبئی۔ حیدرآباد دکن اور براڑ کے قیام کے دوران بیشتر احباب نے میری اس ذہنی و ادبی کاوش کی بے حد قدر کی اور اسی کو جلد زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کے لئے مجھے ذہنی طور پر ابھارا اور اپنے نیک مشوروں سے بہرہ ور فرمایا۔

محترم قمرالدین قمر صابری مدیر ماہنامہ "شاداب" حیدرآباد، محترم ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال مدیر ماہنامہ "شگوفہ" حیدرآباد۔ محترم مولانا محمد نظام دیولگھاٹ، محترم ڈاکٹر محبوب راہی اور محترم غنی اعجاز آکولہ، برادرم رفیق شاکر کھام گاؤں اور عزیزی امان اللہ خان و جناب ندیم صدیقی بمبئی نے اپنے علاقہ کے بعض مشاہیر کے کوائف مہیا کر کے ان کے قطعات تاریخ کہنے کے لئے توجہ دلائی۔ میں ان کا شکر گزار ہوں مجھے مسرت ہے کہ ان کی خواہش کی تکمیل کی جا رہی ہے۔

میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مدظلہ۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب۔ ڈاکٹر محمد منشاء الرحمٰن خاں منشاؔ ناگپور، ڈاکٹر ابوالخیر کشفی صاحب۔ پروفیسر آفاق صدیقی صاحب، ڈاکٹر وفا راشدی صاحب، محمد صادق قصوری صاحب، نور احمد میرٹھی صاحب، ڈاکٹر محمد سعد اللہ صاحب، جل گاؤں (انڈیا) ڈاکٹر ایم۔آئی ساجد صاحب، کھام گاؤں (انڈیا) کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے نقد و نظر کے جواہر پاروں سے میری کاوش کو جلا بخشی۔

اس کتاب کی ترتیب، تدوین اور طباعت کے جملہ مراحل میں جناب یعقوب انصاری، جناب نظیر رامپوری، جناب جاوید وارثی۔ عزیز گرامی فضل الرحمٰن کھام گاؤنوی اور لخت جگر ماجد رضا قادری سلمہٗ نے میرا ہاتھ بٹایا میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

میں اراکین ادارہ فکر نو، کراچی کا بھی ممنون ہوں کہ ان کی مساعی جمیلہ سے یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

صابر براری
۲۵ مئی ۱۹۹۸ء

ایوانِ ادب
جے ون۔ ۵۶۔ کورنگی ۵
کراچی پاکستان
فون ۔ ۳۱۷۱۱۴

دعائے خیر

شیخ طریقت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان دامت برکاتہم

عزیز گرامی صابر براری نے تاریخ رفتگاں کے نام سے یہ مجموعہ اہم شخصیات سے متعلق تیار کیا ہے اور یہ شخصیات وہ ہیں جن سے صابر صاحب کا بلاواسطہ یا بالواسطہ تعلق رہا ہے ان میں قوم کے رہنما بھی ہیں علماء بھی ہیں اور ادباء بھی۔ ان مشاہیر کی تاریخوں کو محفوظ کرنا اور محفوظ رکھنا بھی ایک قومی اور ملی خدمت ہے۔ یہ حضرات خواہ کسی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہوں بہرحال وہ ہماری قوم میں سے ہیں اور انہوں نے ایک نمایاں مقام حاصل کیا ہے صابر صاحب کی ان سے وابستگی بھی اسی لئے ہے۔

تاریخی فقروں یا مصرعوں میں اعداد کی کمی و بیشی کی وجہ سے کتر بیونت بھی کرنی پڑی ہے۔ لیکن صابر صاحب نے بعض تاریخیں برجستہ کہی ہیں جن سے ان کی فنی مہارت کا ثبوت ملتا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صابر براری کو دینی، ادبی اور قومی خدمات کے لئے تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ آمین

پیش لفظ

جناب صابر براری ملک کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ وہ نعت گو شاعر ہیں اور بڑی بات یہ ہے کہ متبع سنت ہیں، دل میں درود رکھتے ہیں۔ تاریخ رفتگاں ان کے قطعات تاریخ کا حسین مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں انہوں نے ۱۹۴۸ء اور ۱۹۹۸ء کے درمیان جدا ہونے والے مشاہیر ملت کی وفات پر جو قطعات لکھے تھے ان کو جمع کیا ہے۔ ان مشاہیر میں فقہاء، علماء، مشائخ، محققین، مورخین، ادباء، شعراء، قراء، مجاہدین اور سیاست داں سب ہی ہیں۔ انہوں نے جدید نسل پر احسان کیا ہے کہ اس کو اسلاف سے باخبر کرایا۔ ورنہ اس دور میں بے خبری کا یہ عالم ہے کہ آسمان پر کمندیں پھینکنے کے باوجود انسان کو اپنی خبر نہیں، قوموں کی زندگی اسلاف کی یاد سے وابستہ ہے۔ صابر براری نے اس حقیقت کو محسوس کیا اور یاد رفتگاں کو زندہ کیا۔

صابر براری نے اپنے اور بیگانے سب کے ساتھ مساویانہ رویہ اختیار کیا ہے نہ جانبداری سے کام لیا ہے اور نہ کسی کی دل آزاری کی ہے۔ جو کچھ لکھا ہے وسعت قلبی کے ساتھ لکھا ہے۔ اگر چہ یہ وسعت قلبی طبقہ علماء میں مستحسن خیال نہیں کی جاتی مگر طبقہ شعراء سے اس کی داد ضرور ملے گی۔ صابر براری نے تاریخ رفتگاں میں مختلف صنائع کا استعمال کیا ہے جس کی داد اہل فن اور سخن شناس و سخنور ہی دے سکتے ہیں۔ قطعات تاریخ میں بے ساختگی اور روانی کا پیدا ہونا مشکل ہے جب تک کہ مرحوم سے ایک گونہ تعلق و محبت نہ ہو اس کی مفارقت کو دل کی گہرائیوں میں محسوس نہ کیا گیا ہو۔ صابر براری کے اکثر قطعات میں بیساختگی اور روانی پائی جاتی ہے جو ان کے جذبے کی صداقت اور کمال فن پر دال ہے۔

یہ قطعات تاریخ محققین و مورخین کے لئے بڑے کام کی چیز ہیں۔ سنین وفات سے شخصیات کے عہد کے تعین کے ساتھ ساتھ معاصر حادثات و تحریکات کی روشنی میں ان کی فکری نشیب و فراز کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے اور کردار کے پیچھے جو محرکات کام کرتے ہیں ان کا پتا چل جاتا ہے۔

الغرض تاریخ رفتگاں جناب صابر براری کی قابل قدر اور لائق تحسین ادبی کاوش ہے۔ وہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی اس حسین کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی

ادبی سوغات

مرحبا اے رفیق من صابر تم نے روشن کیا برار کا نام
لائق داد و موجب تکریم ہے یہ تاریخ گوئی والا کام
حامل پختگی ہے آپ کا فن اور ہے خوب دلکشی کلام
یہ دعا ہے خدا عطا کردے۔ آپ کو اور بھی بلند مقام

تاریخ گوئی ایک مشکل ترین فن ہے وہی صاحب علم و آگہی اس سے پوری طرح عمدہ برآ ہو سکتا ہے جو زبان و بیان پر کامل عبور رکھتا ہو اور الفاظ کی تراش خراش، نزاکتوں، باریکیوں اور تہہ داریوں سے بخوبی واقف ہو۔

مقام مسرت ہے کہ صابر براری نے میدان تاریخ گوئی میں اپنے کمال فن کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے اور برصغیر ہندو پاک کی نامور اور مقبول عام ہستیوں کی سوانح حیات اور محاسن ذات و صفات کو نہایت دلکش انداز میں مختصراً بیان کردیا ہے جو سمندر کو کوزہ میں بند کردینے کی مترادف ہے۔ مختلف حضرات کی تاریخ رحلت کے مادے مختلف انداز میں نکال کر ایسا کمال کر دکھایا ہے جو فی زمانہ عنقا ہوتا جارہا ہے۔ ہر قطعہ تاریخ صابر براری کی روانی طبع ذہنی بالیدگی اور حسن عقیدت پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً

ایلچ پور کے عظمت حسین خطیب کے لئے تاریخ وفات کا مصرع اس طرح کہا ہے۔

عظمت حسین نیک زمن ساکن جناں (۱۹۵۰ء)

ایوت محل کے سید عبدالروف شاہ کے لئے اس طرح کہا ہے۔

یک رہبر برار تھے عبدالروف شاہ (۱۹۵۴ء)

حیدر آباد دکن کے الیاس برنی کے لئے کہا ہے۔

تھے الیاس برنی سراج سخنور (۱۹۵۹ء)

بالا پور کے شاہ امام الاسلام کے لئے کہا ہے۔

سلک حق نیک صفت شاہ امام الاسلام (۱۹۶۰ء/۱۳۷۹ھ)

حیدر آباد کے محدث دکن سید عبداللہ شاہ کے لئے کہا ہے۔

تھے ہادی شریعت عبداللہ شاہ صاحب (۱۹۴۳ء)

بہار ے مولانا عبدالماجد دریا بادی کے لئے کہا ہے۔

شمع علم و اشرف چنت عبدالماجد دریا بادی (۱۹۷۷)

کھام گاؤں کے راشد اللہ جوہر کے لئے کہا ہے۔

راشد اللہ جوہر نیک طالع خوش کلام (۱۹۷۸ء)

آکولہ کے عبدالصمد جاوید کے لئے کہا ہے۔

خلد میں مثل سبک دست ہے نام جاوید (۱۹۸۰ء)

سیونی کے حضرت حکیم اعجاز کے لئے کہا ہے۔

حضرت اعجاز ناز فکر و فن (۱۹۸۳ء)

کھام گاؤں کے ضیاء الحق صاحب کے لئے کہا ہے۔

شمع مجلس ہیں ضیا جنت مکیں (۱۹۹۲ء)

بمبئی کے غلام صوفی حیدری کے لئے کہا ہے۔

ہیں عزیز باوفا مغفور صوفی حیدری (۱۹۹۳ء)

روز نامہ سیاست حیدر آباد دکن کے محبوب حسین جگر کے لئے کہا ہے۔

تھے جگر ہوش مند فخر دکن (۱۹۹۶ء)

بیشتر اشعار میں آمد ہی آمد کا رنگ غالب ہے۔ صابر براری کا یہ شعری مجموعہ صحیح معنوں میں تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے نیز۔

اے ہم نفساں محفل ما رفتید و لے ازدل ما

کی تفسیر پیش کرتا ہے۔ اس مجموعہ کے مطالعے سے سی پی اور برار اور دکن کے بھی کئی بیش قیمت تابدار موتیوں کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ علاوہ ازیں آسمان ادب سیاست اور مذہب روحانیت کے کئی روشن ستاروں کی تابناکیوں سے نگاہیں بہرہ مند ہوگئیں۔

میں صابر براری کو ان کے اس لاجواب شعری کارنامہ پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ ادبی سوغات ہر لحاظ سے قابل داد اور لائق ستائش ہے اس کا ظاہری حسن ماشاء اللہ باطنی معنویت اور جرات اظہار و خیال اور زور طبع بارک اللہ خوب ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عنشاء الرحمٰن منشاؔ (ناگپور)

صابر براری ـــــ ممتاز تاریخ گو شاعر

جہاں شعر و ادب میں حضرت صابر براری کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں ۔ آپ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو تاریخی شہر ایلچپور ضلع امراؤتی ، برار میں مولوی حمید مرزا صاحب مرحوم کے گھر پیدا ہوئے اور اپنے والد کی ہی سرپرستی میں تعلیم و تربیت حاصل کی ۔ جل گاؤں ، کھام گاؤں اور امراؤتی کی مختلف درس گاہوں سے فیض حاصل کیا ۔ حیدر آباد دکن میں بھی کچھ عرصہ رہے ۔ پاکستان ہجرت کے بعد کراچی کو مستقر بنایا اور درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ ہوئے اور کراچی میں ہی اپنی تعلیم مکمل کی ۔

محترم صابر براری مزاجاً سادہ و شوخ ، اخلاقاً کشادہ دل ، عادتاً منکسر المزاج اور فطرتاً دینِ اسلام سے گہری وابستگی رکھتے ہیں ۔ آپ کی کئی شعری کتب منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں زرِ عقیدت ، بہشتِ مناقب ، انوارِ پنجتن ، جامِ طہور ، چشمِ شوق اور تاریخ رفتگاں حصہ اول شامل ہیں ۔ یہ کتب حمد و نعت ، سلام و منقبت ، غزلیات و قطعاتِ تاریخ وفات پر مشتمل ہیں اور علمی و ادبی حلقوں میں مقبول ہو چکی ہیں ۔ میں نے موصوف کی خدمات سے متاثر ہو کر ہی " صابر براری کی تخلیقات " کے نام سے ۱۹۸۹ء میں ایک کتاب ترتیب دی تھی جو ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے ۔ اس کتاب میں صابر براری صاحب کے فن و شخصیت پر لکھی گئی آراء ، تبصرے اور مضامین شامل ہیں ۔

تاریخ رفتگاں جلد اوّل ۲۸۸ صفحات پر مشتمل تھی اور اس میں ۱۳۴ مذہبی، ادبی، سیاسی اور صحافتی شخصیات کے قطعاتِ تاریخِ وفات شامل ہیں۔ اس اہم کتاب کے ذریعہ محترم صابر براری ایک معتبر تاریخ گو کی حیثیت سے سامنے آئے۔ اس منفرد کتاب کی مقبولیت نے موصوف کو مجبور کیا کہ وہ یہ سلسلہ قائم رکھیں۔ اب اس کتاب کا دوسرا حصہ آپ کے پیشِ نظر ہے جس میں دو سو اہم شخصیات کے قطعاتِ تاریخ یکجا کئے گئے ہیں۔ حصہ اوّل کی طرح اس کتاب میں بھی متعلقہ شخصیات کا مختصر سوانحی خاکہ دیا گیا ہے تاکہ ایک عام قاری بھی زیرِ مطالعہ شخصیت کے بارے میں کچھ جان سکے۔ صابر براری صاحب کی یہ علمی خدمت فنِ تاریخ گوئی میں ایک ایسا اضافہ ہے جس سے صرفِ نظر کرنا ممکن نہیں ہے۔ بلاشبہ "تاریخِ رفتگاں" ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس دور میں چند تاریخ گو شعراء بفضلِ تعالیٰ موجود ہیں مگر صرف صابر براری صاحب نے ہی اپنے کام کو اس جامع انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جو معتبر بھی اور وقیع بھی، فنِ تاریخ گوئی کی باریکیوں اور لطافتوں کا اندازہ اس فن کو جانے بغیر نہیں ہو سکتا۔ حضرت صابر براری نے عرق ریزی سے اس اہم خدمت کو انجام دیا ہے۔ آپ کے قطعات میں تاریخ گوئی کے مختلف محاسن دلکش اظہار میں موجود ہیں جو صابر براری صاحب کی اس فن سے گہری وابستگی کا پتا دیتے ہیں۔

مجھے توقع ہے کہ جس جذب و شوق سے یہ کتاب پیش کی گئی ہے اسی جذب و شوق کے ساتھ پذیرائی ہوگی۔ زندہ لوگوں سے چشم پوشی اختیار کرنے والی قوم میں حضرت صابر براری کا دم غنیمت ہے جو مرنے کے بعد لوگوں کو زندگی بخشنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

نور احمد میرٹھی

محمد صادق قصوری

تاریخی شاہکار

تاریخ رفتگاں حضرت صابر براری مدظلہ کا تاریخی شاہکار ہے۔ یہ کتاب اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے جو نہ صرف مشاہیر کا سن وفات بتاتی ہے بلکہ پیدائش تا وفات کے حالات ان کی مذہبی علمی ادبی اور سیاسی خدمات کا احاطہ بھی کرتی ہے اگرچہ اس سے پہلے اس موضوع پر کئی ایک کتابیں مثلاً

(۱) عندلیب تواریخ۔ از خان بہادر سید مسعود حسن مسعود مطبوعہ الہ آباد (انڈیا) ۱۹۴۳ء

(۲) اعجاز التواریخ۔ از حضرت شرافت نوشاہی۔ مطبوعہ ساہنپال شریف گجرات ۱۹۷۶ء

منصہ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں مگر تاریخ رفتگاں ان سب پر بھاری ہے۔ کتابت و طباعت ظاہرو باطن اور شاعرانہ پختگی کے لحاظ سے عدیم المثال بلکہ عدیم النظیر ہے۔

حضرت صابر براری قادر الکلام شاعر ہیں۔ ان کا نعتیہ مجموعہ "جام طہور" ان کے کلام کی پختگی شاعری کے رموز و نکات سے گہری واقفیت اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لازوال محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تاریخ رفتگاں صرف ایک کتاب نہیں بلکہ ایک تاریخ ہے ایک انسائیکلوپیڈیا ہے، علم و ادب کا خزانہ ہے بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ ۱۹۴۳ء تا ۱۹۹۸ء علم و ادب شریعت و طریقت سیاست و صحافت طب و حکمت شعر و شاعری، تصنیف و تالیف تقریر و تحریر اور حقیقت و معرفت کے جواہرات کا بکس ہے جس سے ہر کوئی اپنی اپنی پسند کے موتیوں کا انتخاب کر سکتا ہے۔ اے کاش آج ہم میں بھی کوئی شاہجہاں ہوتا تو وہ بلا مبالغہ حضرت صابر براری کو سیم و زر سے تول کر اپنی علم پروری کا ثبوت دیتا۔ مگر جس دور اور معاشرے نے حکیم الامت اقبال جیسے نابغہ روزگار کی قدر نہیں کی اس سے کیا توقع رکھی جا سکتی ہے۔

تاریخ رفتگاں کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ صوری و معنوی لحاظ سے تو خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ جامعیت کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں علماء، فضلاء ادبا، شعراء حکماء صلحاء زعماء علماء یعنی زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والوں کا تذکرہ اور قطعات تاریخ وفات موجود ہے۔ بالفاظ دیگر حضرت صابر براری نے علم و ادب کی ایسی دکان سجائی ہے کہ جس سے ہر گاہک اپنی پسند کا سودا خرید سکتا ہے یہ خصوصیت یہ اعزاز یہ صلاحیت صرف اور صرف حضرت صابر براری ہی کا حصہ ہے۔

رتبہ بلند یہ جسے ملنا تھا مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

مجھے امید ہے کہ اہل علم حضرات تاریخ رفتگاں کو سرمہ چشم خضر راہ اور نشان منزل بنا کر اپنی ذہنی قلبی روحانی علمی ادبی مذہبی تاریخی اور سیاسی معلومات میں خاطر خواہ اضافہ کر سکیں گے

فہرست تاریخ رفتگاں

نمبر شمار	نام	مادۂ تاریخ عیسوی	مادۂ تاریخ ہجری	مدفن	صفحہ
۱	مولانا نعیم الدین	۱۹۴۸	-	مراد آباد	۲۰
۲	خان بہادر عبد القادر	〃	-	حیدر آباد دکن	۲۱
۳	مولانا امجد علی	〃	-	اعظم گڑھ	۲۲
۴	خان صاحب عبد الرحمٰن خان	۱۹۵	-	لاہور	۲۳
۵	عظمت حسین خطیب	〃	-	ایچ پور	۲۴
۶	آرزو لکھنوی	۱۹۵۱	-	کراچی	۲۵
۷	پیر فضل حق	۱۹۵۲	-	کربوطہ	۲۶
۸	صوفی سید سجاد حسین	〃	-	حیدر آباد	۲۷
۹	اکبر وارثی	۱۹۵۳	-	کراچی	۲۸
۱۰	سید عبد الرؤف شاہ	۱۹۵۴	-	ایوت محل	۲۹
۱۱	مناظر حسین گیلانی	۱۹۵۶	-	بہار	۳۰
۱۲	نواب فخر یار جنگ	〃	-	لاہور	۳۱
۱۳	قاضی حنیف الدین	〃	۱۳۷۵ھ	ایلچ پور	۳۲
۱۴	سید حیدر علی شاہ	۱۹۵۷	-	رام پور	۳۳
۱۵	ڈاکٹر طالب کنجاہی	۱۹۵۸	۱۳۷۸	گجرات	۳۴
۱۶	حافظ قاری اللہ بچایا	〃	-	بہاولپور	۳۵
۱۷	مفتی عبد الحفیظ حقانی	〃	-	ملتان	۳۶
۱۸	ملک عبد العزیز	〃	-	سیالکوٹ	۳۷
۱۹	پروفیسر ایاس برنی	۱۹۵۹	-	بلند شہر	۳۸
۲۰	علامہ تاج عرفانی	〃	-	لاہور	۳۹
۲۱	مولانا غلام محمد ترنم	〃	-	〃	۴۰
۲۲	مولانا محمد مرتضیٰ میکش	〃	-	〃	۴۱
۲۳	مرزا عبد العزیز بیگ خطیب	〃	-	جل گاؤں	۴۲
۲۴	شاہ امام الاسلام	۱۹۶۰	۱۳۷۹	بالاپور	۴۳
۲۵	مولانا ابو الحسنات قادری	۱۹۶۱	-	لاہور	۴۴
۲۶	مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری	〃	-	ملتان	۴۵
۲۷	سید محمد طاہر اشرف جیلانی	〃	-	کراچی	۴۶
۲۸	مولانا ظفر الدین قادری	۱۹۶۲	-	عظیم آباد	۴۷
۲۹	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	۱۹۶۳	۱۳۸۲	کشمیر	۴۸

نمبر شمار	نام	مادہ تاریخ عیسوی	مادہ تاریخ ہجری	مدفن	صفحہ
۳۰	محمد اصطفا لکھنوی	۱۹۶۳	-	کراچی	۴۹
۳۱	مولانا عبدالغنی پھولپوری	〃	-	〃	۵۰
۳۲	شاد بدایونی	۱۹۶۴	-	بدایون	۵۱
۳۳	محدث دکن سید عبداللہ شاہ	〃	-	حیدرآباد دکن	۵۲
۳۴	صوفی نواب الدین	۱۹۶۵	-	گجرات	۵۳
۳۵	قاضی خواجہ غلام ربانی	〃	-	ملکاپور	۵۴
۳۶	مہر جیون بخش	۱۹۶۶	-	قصور	۵۵
۳۷	امید رضوی	۱۹۶۷	-	بریلی	۵۶
۳۸	محترمہ فاطمہ جناح	〃	-	کراچی	۵۷
۳۹	چودھری غلام عباس	〃	-	راولپنڈی	۵۸
۴۰	کرنل فقیر وحید الدین	۱۹۶۸	-	لاہور	۵۹
۴۱	صمد رضوی ساز	۱۹۷۰	-	لاڑکانہ	۶۰
۴۲	مولانا غلام دین خطیب	〃	-	لاہور	۶۱
۴۳	مفتی ظفر احمد	۱۹۷۱	-	کراچی	۶۲
۴۴	مولوی فرید احمد	〃	-	ڈھاکہ	۶۳
۴۵	ہدایت علی وکیل	۱۹۷۲ء	۔	امراؤتی	۶۴
۴۶	پروفیسر غضنفر	۱۹۷۳	-	کراچی	۶۵
۴۷	ڈاکٹر شوکت سبزواری	〃	-	〃	۶۶
۴۸	مفتی اعجاز ولی خان	〃	۱۳۹۳	لاہور	۶۷
۴۹	مولانا فضل الرحمٰن انصاری	۱۹۷۴	-	کراچی	۶۸
۵۰	مفتی عبدالرشید خان	〃	-	ناگپور	۶۹
۵۱	بخشی مصطفیٰ علی خان	〃	-	مدینہ منورہ	۷۰
۵۲	صوفی صابر اللہ شاہ چشتی	〃	-	لاہور	۷۱
۵۳	خواجہ عبدالرحمٰن خان جانو میاں	〃	-	سکھر	۷۲
۵۴	عزیز الاولیاء بجے پوری	۱۹۷۵	۱۳۹۵	کراچی	۷۳
۵۵	پیر ہاشم جان سرہندی	〃	-	ٹنڈو سائینداد	۷۴
۵۶	سردار امیر اعظم خان	۱۹۷۶	-	گجرات	۷۵
۵۷	پیر سید بشیر حسین شاہ	〃	-	علی پور	۷۶
۵۸	قاضی محمد عیسیٰ	〃	-	پشین	۷۷
۵۹	ملا واحدی	〃	-	کراچی	۷۸
۶۰	مولانا عبدالماجد دریابادی	۱۹۷۷	-	فیض آباد	۷۹
۶۱	مولانا حکیم محمد انور بابری	۱۹۷۷	۱۳۹۷	لاہور	۸۰
۶۲	محمد عمر مہاجر	〃	-	اسلام آباد	۸۱
۶۳	سید نور حسین شاہ	〃	-	علی پور	۸۲

نمبر شمار	نام	مادۂ تاریخ عیسوی	مادۂ تاریخ ہجری	مدفن	صفحہ
۶۴	احمد ولی الدین	۱۹۷۸	-	کراچی	۸۳
۶۵	راشد اللہ جوہر	۱۹۷۸	-	کھام گاؤں	۸۴
۶۶	ساجد اسدی	〃	-	کراچی	۸۵
۶۷	حسام الدین خطیب	۱۹۷۹	۱۳۹۸	بالاپور	۸۶
۶۸	عبدالصمد جاوید	۱۹۸۰	-	آکوٹ	۸۷
۶۹	پیر سید زوار حسین شاہ	〃	-	کراچی	۸۸
۷۰	شفیق بریلوی	۱۹۸۱	-	〃	۸۹
۷۱	بیدل جبلپوری	۱۹۸۲	-	〃	۹۰
۷۲	پروفیسر خورشید آرا بیگم	۱۹۸۳	-	〃	۹۱
۷۳	نذیر دہقانی	۱۹۸۴	-	لاہور	۹۲
۷۴	منور بدایونی	〃	-	کراچی	۹۳
۷۵	کوثر القادری	〃	-	〃	۹۴
۷۶	حضرت اعجاز	〃	-	سیونی	۹۵
۷۷	محشر رسول نگری	〃	-	کوئٹہ	۹۶
۷۸	پروفیسر شبیر علی کاظمی	۱۹۸۵	-	کراچی	۹۷
۷۹	شیخ عبدالشکور	〃	۱۴۰۵	لاہور	۹۸
۸۰	عزیز حاصل پوری	〃	-	ملتان	۹۹
۸۱	علامہ ثاقب کانپوری	〃	۱۴۰۶	کانپور	۱۰۰
۸۲	سید جلال الدین شاہ	〃	-	گجرات	۱۰۱
۸۳	صوفی ولی محمد شاہ	۱۹۸۶	-	ملتان	۱۰۲
۸۴	حافظ نور احمد	〃	-	قصور	۱۰۳
۸۵	مولانا عبدالحی عارفی	〃	-	کراچی	۱۰۴
۸۶	مولانا اعجاز الحق قدوسی	〃	-	〃	۱۰۵
۸۷	علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی	〃	۱۴۰۶	ملتان	۱۰۶
۸۸	سردار جمیل نشتر	〃	-	پشاور	۱۰۷
۸۹	ڈاکٹر سید محمد عبداللہ	〃	-	لاہور	۱۰۸
۹۰	مولوی حمید مرزا	〃	-	کھام گاؤں	۱۰۹
۹۱	حشمت یوسفی	〃	-	کراچی	۱۱۰
۹۲	مولوی سید مشتاق حسین	〃	-	〃	۱۱۱
۹۳	ملک شیر محمد اعوان	〃	۱۴۰۶	کالاباغ	۱۱۲
۹۴	راز کاشمیری	〃	-	گوجرانوالہ	۱۱۳
۹۵	قدرت اللہ شہاب	〃	۱۴۰۶	اسلام آباد	۱۱۴
۹۶	سید الطاف علی بریلوی	〃	-	کراچی	۱۱۵
۹۷	پیر سید حیدر حسین شاہ	〃	۱۴۰۷	علی پور	۱۱۶

نمبر شمار	نام	مادۂ تاریخ عیسوی	مادۂ تاریخ ہجری	مدفن	صفحہ
۹۸	کلیم حیدرآبادی	۱۹۸۷	۱۴۰۷	سیالکوٹ	۱۱۷
۹۹	مولانا بہاءالحق قاسمی	〃	-	لاہور	۱۱۸
۱۰۰	صادقین امروہوی	〃	-	کراچی	۱۱۹
۱۰۱	نسیم امروہوی	〃	۱۴۰۷	〃	۱۲۰
۱۰۲	مولانا محمد بخش مسلم	〃	-	لاہور	۱۲۱
۱۰۳	نواب راحت سعید چھتاری	〃	-	کراچی	۱۲۲
۱۰۴	علامہ احسان الٰہی ظہیر	〃	-	مدینہ منورہ	۱۲۳
۱۰۵	مفتی شاہ محمد محمود الوری	〃	۱۴۰۷	حیدرآباد	۱۲۴
۱۰۶	بیتاب نظیری	〃	۱۴۰۸	کراچی	۱۲۵
۱۰۷	صاحبزادہ سید محمود شاہ	〃	-	گجرات	۱۲۶
۱۰۸	عارف اکبرآبادی	〃	-	حیدرآباد	۱۲۷
۱۰۹	پیر علی محمد راشدی	〃	-	لاڑکانہ	۱۲۸
۱۱۰	استاد رامپوری	〃	-	رامپور	۱۲۹
۱۱۱	صوفی کریم بخش	۱۹۸۸	-	کراچی	۱۳۰
۱۱۲	مفتی تقدس علی خان	〃	-	پیر جو گوٹھ	۱۳۱
۱۱۳	راجا غلام محمد	〃	-	لاہور	۱۳۲
۱۱۴	جنرل محمد ضیاء الحق	〃	-	اسلام آباد	۱۳۳
۱۱۵	علامہ محمد ہاشم فاضل شمسی	〃	۱۴۰۹	حیدرآباد	۱۳۴
۱۱۶	رئیس امروہوی	〃	-	کراچی	۱۳۵
۱۱۷	صبا متھراوی	〃	-	〃	۱۳۶
۱۱۸	مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی	۱۹۸۹	۱۴۰۹	〃	۱۳۷
۱۱۹	ڈاکٹر امیر اللہ شاہین	〃	-	میرٹھ	۱۳۸
۱۲۰	عزیز حامدی	〃	-	کراچی	۱۳۹
۱۲۱	شاعر لکھنوی	〃	۱۴۱۰	〃	۱۴۰
۱۲۲	گلتی دہلوی	〃	-	〃	۱۴۱
۱۲۳	علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری	〃	۱۴۱۰	〃	۱۴۲
۱۲۴	نواب تصور	〃	-	〃	۱۴۳
۱۲۵	پیر محمد قاسم مشوری	۱۹۹۰	۱۴۱۰	لاڑکانہ	۱۴۴
۱۲۶	محترمہ ڈاکٹر وحیدالنسا فراست	〃	-	کراچی	۱۴۵
۱۲۷	راسخ عرفانی	〃	-	گوجرانوالہ	۱۴۶
۱۲۸	ادیب گلشن آبادی	〃	-	مکہ مکرمہ	۱۴۷
۱۲۹	شہاب دہلوی	〃	-	بہاولپور	۱۴۸
۱۳۰	قاری محبوب رضا خان	۱۹۹۱	-	کراچی	۱۴۹
۱۳۱	کامل بنارسی	〃	-	بنارس	۱۵۰

نمبر شمار	نام	مادۂ تاریخ عیسوی	مادۂ تاریخ ہجری	مدفن	صفحہ
۱۳۲	عزیز حامد مدنی	۱۹۹۱	-	کراچی	۱۵۱
۱۳۳	تسنیم مینائی	〃	-	〃	۱۵۲
۱۳۴	پیر سید طاہر علاؤالدین گیلانی	〃	-	لاہور	۱۵۳
۱۳۵	صبا اکبرآبادی	〃	-	اسلام آباد	۱۵۴
۱۳۶	ڈاکٹر محمد بشارت علی	〃	-	کراچی	۱۵۵
۱۳۷	سید محمد ریاست علی قادری	۱۹۹۲	-	〃	۱۵۶
۱۳۸	بہار کوٹی	〃	-	〃	۱۵۷
۱۳۹	میر خلیل الرحمٰن	〃	-	〃	۱۵۸
۱۴۰	جنرل محمد آصف نواز	〃	۱۴۱۳	راولپنڈی	۱۵۹
۱۴۱	فیض بخشاپوری	〃	-	جیکب آباد	۱۶۰
۱۴۲	مفتی وقار الدین قادری	〃	-	کراچی	۱۶۱
۱۴۳	عابد علی خان	〃	-	حیدرآباد دکن	۱۶۲
۱۴۴	میاں محمد ضیاء الحق خان	〃	-	کھام گاؤں	۱۶۳
۱۴۵	طفیل ہوشیاری	۱۹۹۳	-	لاہور	۱۶۴
۱۴۶	مخدوم طالب المولیٰ سروری	〃	-	ہالا سندھ	۱۶۵
۱۴۷	مفتی سید شجاعت علی قادری	〃	-	کراچی	۱۶۶
۱۴۸	مفتی عبداللطیف	〃	-	ٹھٹھہ	۱۶۷
۱۴۹	قاری عبدالحفیظ خان	〃	-	کراچی	۱۶۸
۱۵۰	عظیم احمد طارق	〃	-	〃	۱۶۹
۱۵۱	صوفی حکمت علی شاہ وارثی	〃	۱۴۱۴	〃	۱۷۰
۱۵۲	مجید کھام گاؤنوی	〃	-	〃	۱۷۱
۱۵۳	قمر ہاشمی	〃	-	〃	۱۷۲
۱۵۴	غلام حیدر وائیں	〃	-	میاں چنوں	۱۷۳
۱۵۵	خواجہ محمد معصوم شاہ	〃	-	موہڑی شریف	۱۷۴
۱۵۶	غلام صوفی حیدری	〃	-	بمبئی	۱۷۵
۱۵۷	شاہ زید ابوالحسن فاروقی	〃	۱۴۱۴	دہلی	۱۷۶
۱۵۸	ساقی جاوید	۱۹۹۴	-	کراچی	۱۷۷
۱۵۹	کاوش عارفی	〃	۱۴۱۴	〃	۱۷۸
۱۶۰	مولانا کوثر نیازی	〃	〃	اسلام آباد	۱۷۹
۱۶۱	پیر سید برکات احمد شاہ	〃	〃	جلال پور	۱۸۰
۱۶۲	پروفیسر منظور حسین شور	〃	-	کراچی	۱۸۱
۱۶۳	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	〃	۱۴۱۵	〃	۱۸۲
۱۶۴	مولانا محمد جیلانی قدیری	〃	〃	〃	۱۸۳
۱۶۵	قاضی خورشید ایلچپوری	〃	-	〃	۱۸۴

نمبر شمار	نام	مادۂ تاریخ عیسوی	مادۂ تاریخ ہجری	مدفن	صفحہ
۱۶۶	محشر بدایونی	۱۹۹۴	۱۴۱۵	کراچی	۱۸۵
۱۶۷	کوکب شادانی	〃	-	〃	۱۸۶
۱۶۸	محمد صلاح الدین	〃	-	〃	۱۸۷
۱۶۹	محترمہ پروین شاکر	〃	-	اسلام آباد	۱۸۸
۱۷۰	درد اسعدی	〃	-	حیدرآباد	۱۸۹
۱۷۱	مولانا انعام الحسن	〃	-	کاندھلہ	۱۹۰
۱۷۲	افسر ماہ پوری	۱۹۹۵	-	کراچی	۱۹۱
۱۷۳	شاہ محمد طیب الرحمٰن	〃	-	چھوہر شریف	۱۹۲
۱۷۴	صوفی خواجہ فقیر محمد نقیب اللہ شاہ	〃	۱۴۱۵	قصور	۱۹۳
۱۷۵	مولانا انجم فوقی	〃	۱۴۱۶	کراچی	۱۹۴
۱۷۶	اختر لکھنوی	〃	〃	〃	۱۹۵
۱۷۷	ڈاکٹر آفتاب نقوی	〃	-	لاہور	۱۹۶
۱۷۸	سید نور الحسن جعفری	〃	۱۴۱۶	اسلام آباد	۱۹۷
۱۷۹	صہبا اختر	۱۹۹۶		کراچی	۱۹۸
۱۸۰	جوہر سعیدی	〃	۱۴۱۶	〃	۱۹۹
۱۸۱	مولوی ثناء الحق صدیقی	〃	-	〃	۲۰۰
۱۸۲	سطوت میرٹھی	۱۹۹۷	۱۴۱۷	〃	۲۰۱
۱۸۳	محبوب حسین جگر	〃	-	حیدرآباد دکن	۲۰۲
۱۸۴	خواجہ غلام معین الدین گیلانی	〃	-	گولڑہ شریف	۲۰۳
۱۸۵	علامہ شمس الحسن صدیقی	〃	۱۴۱۷	کراچی	۲۰۴
۱۸۶	محترمہ وحیدہ نسیم	〃	-	〃	۲۰۵
۱۸۷	شہزاد منظر	〃	۱۴۱۸	〃	۲۰۶
۱۸۸	تسکین تمنائی	〃	-	〃	۲۰۷
۱۸۹	میاں شہاب الدین	〃	-	قصور	۲۰۸
۱۹۰	شیخ مبارک علی ایاز	〃	۱۴۱۸	حیدرآباد	۲۰۹
۱۹۱	دلاور فگار	۱۹۹۸	-	کراچی	۲۱۰
۱۹۲	علامہ عرفان حیدر عابدی	〃		〃	۲۱۱
۱۹۳	جمال احسانی	〃	-	〃	۲۱۲
۱۹۴	مولانا شبیر احمد اشرفی دہلوی	〃	-	〃	۲۱۳
۱۹۵	مولانا حسن مثنیٰ ندوی	〃	-	〃	۲۱۴
۱۹۶	مفتی محمد حسین نعیمی	〃	-	لاہور	۲۱۵
۱۹۷	صوفی محمد سلیم الرحمٰن اویسی	〃	-	کراچی	۲۱۶
۱۹۸	پیر کرم شاہ ازہری	〃	۱۴۱۸	بھیرہ شریف	۲۱۷
۱۹۹	پروفیسر عثمان رمز	〃	-	کراچی	۲۱۸

مفسر قرآن صدر الافاضل مولانا نعیم الدین

ولادت : یکم جنوری ۱۸۸۳ء ۔ مراد آباد ۔ انڈیا
تصانیف : خزائن العرفان (تفسیر قرآن کنز الایمان
از امام اہل سنت فاضل بریلوی)
اطیب البیان وغیرہ
وفات : ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء ۔ مراد آباد ۔ یوپی ۔

★

ہوئے ہیں راہی سوئے عدم صدر الافاضل بھی
تھے جو مشہور نکتہ سنج و نکتہ دان و نکتہ چیں

لکھی ہے آپ نے تفسیر قرآن مبیں ایسی
ہے جملہ اہل سنت کے لئے جو باعث تسکیں

نعیمی جو مبلغ دین کے ہیں سارے عالم میں
ہیں سب ہی معتقدان کے ہیں ان کے در کے خوشہ چیں

حقیقت خوب روشن ہوگئی ہے خلق میں صابر
"امام عالم و فاضل تھے مولانا نعیم الدیں"

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۴۸ء ـ ـ ـ ـ ـ ـ

حافظ نور احمد نقشبندی

خلیفہ امیرِ ملت محدث علی پوری

ولادت : ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ رہتک ۔ مشرقی پنجاب
وفات : ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء ۔ قصور

★

ہوگیا سنسان نوری میکدہ
اس پہ طاری ہے فضائے درد و غم

غمزدہ ہیں جملہ اہل سلسلہ
ہے ہر اک فرد وطن کی آنکھ نم

تھے یہ مرشد کے خلیفہ آخری
خضرِ راہ حق تھا ان کا ہر قدم

فکر ہے صابر اگر تاریخ کی
کہیئے "حافظ نور احمد محترم"

— — — — — ۱۹۸۶ء — — — — —

حافظ نور احمد نقشبندی

خلیفہ امیرِ ملت محدث علی پوری

ولادت : ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ رہتک ۔ مشرقی پنجاب
وفات : ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء ۔ قصور

★

ہوگیا سنسان نوری میکدہ
اس پہ طاری ہے فضائے درد و غم

غمزدہ ہیں جملہ اہل سلسلہ
ہے ہر اک فرد وطن کی آنکھ نم

تھے یہ مرشد کے خلیفہ آخری
خضرِ راہ حق تھا ان کا ہر قدم

فکر ہے صابر اگر تاریخ کی
کہئے "حافظ نور احمد محترم"

— — — — — ۱۹۸۶ء — — — — —

خان صاحب عبدالرحمن خاں

جنرل سکریٹری صوبائی مسلم لیگ سی پی برار
معتمد انجمن مفید الاسلام۔ کھام گاؤں

ولادت : ۱۹۰۰ء ۔ کھام گاؤں۔ ضلع بلڈانہ
وفات : ۱۹۵۰ء ۔ لاہور

★

کھام گاؤں شہر کے یہ رہنما
تھے جو مسلم لیگ کے اک جاں نثار

جب سنی ہے ان کی رحلت کی خبر
ہے ہر اک خورد و کلاں کا دل فگار

معتمد تھے انجمن اسکول کے
ملک و ملت کے نقیب و پاسدار

کہدے صابر دفن ہیں لاہور میں
"خان صاحب مرد مشہور برار"

— — — — — ۱۹۵۰ء — — — — —

خان بہادر
مولوی سید عظمت حسین خطیب

ولادت : ۱۸۶۵ء - ایلچ پور - ضلع امراؤتی برار
تصانیف : حاکم و محکوم - لوح الهدیه
وفات : ۲۹ اگست ۱۹۵۰ء - ایلچ پور

★

تھے شہر ایلچ پور کے وہ نامور خطیب
ہے آج جن کے غم میں ہر اک شخص نوحہ خواں

استاد تھے وہ علم فقہ و حدیث کے
دارالعلوم ان کا تھا ہر سمت ضوفشاں

حاصل ہوا تھا "خان بہادر" انھیں خطاب
حکام بھی تھے ان کے دل و جاں سے قدرداں

صابر ملا ہے غیب سے ان کا سن وفات
"عظمت حسین نیک زمن ساکن جناں"

_ _ _ _ _ _ ۱۹۵۰ء _ _ _ _ _

آرزو لکھنوی

ادبی نام : آرزو لکھنوی
اصل نام : سید انور حسین
ولادت : ۱۸۷۲ء ۔ لکھنو
تصانیف : جہانِ آرزو ۔ فغانِ آرزو
وفات : ۱۹۵۱ء ۔ کراچی

★

داغِ فراق دے گئے وہ شاعرِ عظیم
جن کے تلامذہ ہیں جہاں بھر میں چار سو

اربابِ علم و آگہی تھے ان کے قدرداں
تھے بالیقیں وہ بزمِ سخنداں کی آبرو

تصنیف ان کی دیکھئے ہے زندہ شاہکار
دیکھیں کلام کس قدر ہے ان کا خوبرو

صابرؔ کہو یہ مصرعِ تاریخِ انتقال
" دارالامان باغِ ارم میں ہیں آرزو "

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۵۱ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حافظ پیر فضل حق عرف گل آبا صاحب

(پیر کربوغہ شریف)

ولادت : ۱۸۸۰ء کربوغہ شریف تحصیل ہنگو ضلع کوہاٹ۔ سرحد
وفات : ۳ ستمبر ۱۹۵۲ء ۔ کربوغہ شریف

★

پیرِ گل آبائے کربوغہ شریف
دے گئے رشد و ہدایت کا سبق

تھے سیاسی رہنما بھی آنجناب
ہے مزین اس سے تاریخی ورق

صوبہ سرحد کو ان پہ ناز تھا
ہے ہر اک کو ان کی رحلت کا قلق

کہدو اے صابر یہ تاریخِ وصال
"رہبرِ زیبِ چمن تھے فضلِ حق"

۔۔۔۔ ۱۹۵۲ء ۔۔۔۔

صوفی سید سجاد حسین شاہ نقشبندی

ولادت : ۱۸۷۹ء سیکر (بیکانیر) ۔ راجستھان
وفات : ۱۹۵۲ء حیدر آباد سندھ

★

تھے وہ کامل ولی سنگھانہ
سب پہ روشن ہے عظمت سجاد

شاہ اکبر علی کی بیعت سے
ہے مجدد سے نسبت سجاد

ایک عالم ہے معتقد ان کا
دیکھ لیجئے کرامت سجاد

کہہ دے صابر یہ ان کا سال وصال
ہیں قبا پوش حضرت سجاد
۔۔۔۔۔ ۱۹۵۲ء ۔۔۔۔۔

اکبر وارثی میرٹھی

قلمی نام : اکبر وارثی
اصل نام : خواجہ محمد اکبر خاں
ولادت : ـــ میرٹھ۔ تحصیل باپڑ
تصنیف : میلاد اکبر
وفات : ۲۰ مئی ۱۹۵۳ء / ۱۳۷۲ھ ۔ کراچی

★

دیکھئے میلاد اکبر دیکھئے
عالم و فاضل ہیں اکبر وارثی

مدح گوئے سید خیرالانام
شرع کے عامل ہیں اکبر وارثی

حضرتِ وارث علی کے فیض سے
مرشدِ کامل ہیں اکبر وارثی

کہدے صابر ان کا یہ سالِ وفات
"شرحِ شوقِ دل ہیں اکبر وارثی"
ـــ ـــ ـــ ـــ ۱۹۵۳ء ـــ ـــ ـــ ـــ

سید عبدالروٴف شاہ عاصی

سابق صدر مسلم لیگ صوبہ سی پی برار

ولادت : ۱۸۷۸ء ضلع پربھنی ۔ مرہٹواڑہ
وفات : ۱۹۵۴ء پاندھرکیوڑہ ۔ ضلع ایوت محل ۔ مہاراشٹر

★

ہر شخص اشکبار ہے ان کی وفات پر
ہر قلب کا قرار تھے عبدالروٴف شاہ

وہ صدر لیگ بھی رہے سی پی برار کے
ملت کے غمگسار تھے عبدالروٴف شاہ

تھے ان کے قدر دان محمد علی جناح
قائد کے جاں نثار تھے عبدالروٴف شاہ

صابر سنِ وفات کہو ان کے حسب حال
"یکَ رہبرِ برار تھے عبدالروٴف شاہ"

ــــــ ۱۹۵۴ء ــــــ

مورخ اسلام مولانا مناظر احسن گیلانی

سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ

حیدر آباد دکن

ولادت : ۹ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ گیلان - صوبہ بہار

تصانیف : النبی الخاتم - الدین القیم - تدوین حدیث

اسلامی معاشیات - سوانح قاسمی - مجلس علمی

وفات : ۵ جون ۱۹۵۶ء - بہار - انڈیا

★

چل دیے دہر سے وہ عالم و فاضل افسوس
جن سے شاداب ہوا علم و ادب کا گلشن

ہو وہ تاریخ وفقہ سیرت و تفسیر و حدیث
بالیقیں آپ تھے ہر شعبہ دیں کے مخزن

آپ کی جملہ تصانیف ہیں جلوہ افروز
آپ کے فیض کے ممنون ہیں ارباب دکن

نام دنیا میں بھی پر نور ہے ان کا صابر
"اب ہیں فردوس میں مولانا مناظر احسن"

- - - - - ۱۹۵۶ء - - - - -

الحاج نواب فخریار جنگ

سابق وزیر مالیات میر مجلس جامعہ نظامیہ ۔ حیدرآباد دکن

اصل نام : نواب فخرالدین احمد خاں
خطاب یافتہ ریاست حیدرآباد ـــ فخریار جنگ ۱۹۲۳ء

ولادت : ۲۹ دسمبر ۱۸۸۶ء ۔ ضلع جالندھر۔

وفات : ۲۰ جولائی ۱۹۵۶ء ۔ لاہور

★

ان کی رحلت پر ہیں بے حد غمزدہ اہل دکن
تھے دکن کی آبرو نواب فخر یار جنگ

حضرت شاہ جماعت کے مرید خاص تھے
نیک باطن نیک خو نواب فخر یار جنگ

صوبہ پنجاب سے ارض دکن تک بالیقیں
سرخرو تھے سرخرو نواب فخر یار جنگ

کہدے اے صابر یہ تاریخ وفات فخر دیں
بوستان آرزو نواب فخر یار جنگ

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۵۶ء ـ ـ ـ ـ ـ

قاضی سید خنیف الدین مسعود

ولادت : ۱۲۹۳ھ - ایلچ پور - ضلع امراؤتی - برار
تالیف : رسالہ صحت نماز
وفات : ۱۹۵۶ء (۱۳۷۵ھ) - ایلچ پور

★

ہے جو تاریخی شہر ایلچ پور
تھے یہاں ضوفشاں خنیف الدین

شہر قاضی تھے سب کے ہمدم تھے
دین کے پاسباں خنیف الدین

معتبر تھے نگاہ عالم میں
واعظ خوش بیاں خنیف الدین

کہیے سال وفات اے صابرؔ
"فخر صحن جناں خنیف الدیں"

۱۳۷۵ھ

سید حیدر علی شاہ

عرف پیارے میاں

ولادت : ۱۸۷۵ء ۔ رامپور (انڈیا)
وفات : ۱۹۵۷ء رامپور

★

ہوئے وہ بزم عالم سے رخصت
ہیں غمگین احباب و جملہ عزیزاں

تھی پیارے میاں عرفیت ان کی جیسی
تھے ویسے ہی وہ نیک اور پیارے انساں

وہ عابد تھے زاہد تھے وہ نیک خو تھے
تھا حاصل انھیں عشق شاہ رسولاں

ملی غیب سے ان کی تاریخ صابر
"تھے حیدر علی شاہ مرد خداداں"

— — — — — ۱۹۵۷ء — — — — —

الحاج ڈاکٹر اللہ دتا طالب کنجاہی نقشبندی مجددی

خلیفہ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری

ولادت : ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء کنجاہ شریف ۔ گجرات
تصانیف : صحبت کا اثر ۔ یاران طریقت سے خطاب
نادرات تصوف ۔ انوار طالب
وفات : ۳ مارچ ۱۹۵۸ء (۱۳۷۸ھ) ۔ کنجاہ شریف گجرات

★

اللہ دتا ہم سے نہاں ہوگئے مگر
زندہ رکھے گی آپ کو تصنیف آپ کی

تبلیغ دین و شعر و سخن ان کا ذوق تھا
پھیلائی علم و فن کی جہاں بھر میں روشنی

زاہد تھے متقی تھے وہ پرہیزگار تھے
کی سنت رسول کی ہر گام پیروی

صابر مزار ان کا ہے کنجاہ میں مگر
جان جہانِ خلد ہیں طالب جماعتی

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ۱۳۷۸ھ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

خواجہ پنجاب

پیر طریقت حافظ قاری اللہ بچایا

ولادت : ۱۸۶۸ء - چاہ میر والا - ضلع بھاولپور
وفات : ۱۹۵۸ء چاہ میر والا - ضلع بھاولپور

★

چل دئے اللہ بچایا سوئے فردوس بریں
جلوہ افشاں جو مثال جلوہ مہتاب تھے

ان کی آمد کی خبر پھیلی تھی بھاولپور میں
سب مریدیں دست بوسی کے لئے بیتاب تھے

نقشبندی قادری چشتی سہروردی تھے آپ
بالیقیں ہر سلسلے کے گوھر نایاب تھے

کہہ دے اے صابر براری ان کی تاریخ وصال
"فکر عالی عارف حق خواجہ پنجاب تھے"
- - - - - ۱۹۵۸ء - - - - -

مفتی عبدالحفیظ حقانی قادری اشرفی

مفتی انوارالعلوم ملتان

ولادت : ۱۹۰۱ء۔ آنولہ۔ ضلع بریلی
تصانیف : آئینہ سنیت۔ ارغام باذر۔ ردِ قادیانیت وغیرہ
وفات : ۲۳ جون ۱۹۵۸ء۔ ملتان

★

مشہور تھے جو ملک میں مفتی آگرہ
افسوس آج ہوگئے آنکھوں سے وہ نہاں

دارالعلوم امجدیہ میں تھے آنجناب
دیتے رہے ہیں درس وہ مخلوق کو یہاں

ہوتے تھے جمع لوگ یہاں دور دور سے
لگتا تھا ان کے وعظ میں اک نور کا سماں

صابر ملا ہے غیب سے یہ سال ارتحال
عبدالحفیظ عالم فردوس آشیاں
ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۵۸ء ـ ـ ـ ـ ـ

ملک عبدالعزیز نقشبندی جماعتی

مدیر ماہنامہ لمعات الصوفیہ

ولادت : ۱۸۸۰ء ۔ سیالکوٹ
تصنیف : حیات طیبہ
وفات : نومبر ۱۹۵۸ء ۔ سیالکوٹ

★

میکدے میں شہ جماعت کے
یہ بھی تھے ایک مست جام مرید

معتبر تھے نگاہ عالم میں
ان کے کردار اور خلق حمید

ان کی رحلت پہ سب ہیں رنجیدہ
جتنے احباب ہیں قریب و بعید

سال رحلت یہ خوب ہے صابر
نیک خصلت عزیز رشک سعید"

----- ۱۹۵۸ء ----

پروفیسر محمد الیاس برنی

سابق استاد جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

ولادت : ۱۸۹۰ء بلند شہر۔ یوپی
تصانیف : علم المعیشت ۔ برنی نامہ
وفات : یکم فروری ۱۹۵۹ء ۔ بلند شہر

★

جدا ہوگئے ہم سے الیاس برنی
دکن میں کھلے جن کی حکمت کے جوہر

تھے مقبول بے حد وہ اہلِ دکن میں
کہ وہ جامعہ میں رہے زندگی بھر

ہے علم معیشت میں تصنیف ان کی
جو ہے اپنے شعبہ میں انمول گوہر

معاً مل گئی ان کی تاریخ صابر
"تھے الیاس برنی سراجِ سخنور"

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۵۹ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

علامہ تاج عرفانی

ادبی نام : تاج عرفانی
اصلی نام : تاج الدین احمد
ولادت : اپریل ۱۸۸۳ء ۔ لاہور
تصانیف : آفتاب تاج ۔ بہار جاوداں ۔ انوار صدیقی ۔ انوار فاروقی ۔
محبت دیاں چھویاں
وفات : ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء لاہور ۔

★

تھی جن کی ذات ارفع اور اعلی اہل دانش میں
ہوئے ہیں راہی خلد بریں وہ مرد حقانی

فضا بھی بزم ارباب سخن کی سہمی سہمی ہے
گلستان ادب پر چھا گئی ہے آج ویرانی

وہ عابد اور زاہد تھے وہ ایسے نیک سیرت تھے
عیاں ہوتا تھا ان کے رخ سے ہر دم نور ربانی

شہادت اس کی دیں گے حور و غلماں خلد میں صابر
"نجیب شہر جنت ہیں جناب تاج عرفانی"
— — — — — — ۱۹۵۹ء — — — — — —

مولانا غلام محمد ترنم خطیب

نقشبندی جماعتی

ولادت : ۱۹۰۰ء - امرتسر
تصانیف : دستور پاکستان - الجہاد - مقدمہ و حواشی "بطل نبوت"
وفات : ۲۳ - جولائی - ۱۹۵۹ء - لاہور

★

ہوئے واصل بحق مولانا صاحب
تھے وہ اک رہبر رشد و ہدایت

وہ بے شک واعظ شعلہ بیاں تھے
تھی ان کی گفتگو میں بھی فصاحت

یہاں نافذ نظام مصطفیٰ ہو
یہی تھی ان کے دل میں ایک حسرت

کہو یہ سال رحلت ان کا صابر
"تھے مولانا ترنم نور ملت"

— — — — — ۱۹۵۹ء — — — — —

مولانا محمد مرتضیٰ میکش

ولادت : ۱۹۰۳ء جالندھر

تصانیف : تاریخ اسلام (تین جلدیں) الہامی افسانے۔ درد دل
: تقدیر و تدبیر۔ تاریخ اقوام عالم (۲ جلدیں)

وفات : ۲۷ جولائی ۱۹۵۹ء۔ لاہور

★

عالم فانی سے وہ بھی چل دئے
تھے جو میدان ادب کے شہسوار

تھے کئی اخبار ارض پاک کے
جس کے ایڈیٹر رہے یہ حق نگار

الجمیعت کے تھے قانونی مشیر
یہ ابوالحسنات کے حامی کار

کہدو صابر ان کی تاریخ وفات
"شیخ دوراں میکش عالی وقار"

۔۔۔۔۔ ۱۹۵۹ء ۔۔۔۔۔

مرزا عبدالعزیز بیگ خطیب

ولادت : ۱۸۸۲ء - جل گاؤں - ضلع بلڈانہ - برار
وفات : ۱۹۵۹ء - جل گاؤں

★

تھے لوگ اشکبار یوں عیدالفطر کے دن
ہائے جہاں سے چل دیئے حضرت عزیز بیگ

خطبہ وہ دے رہے تھے ابھی عیدگاہ میں
اس دور میں ہی پا گئے رحلت عزیز بیگ

تھے صوبہ برار میں مقبول خاص و عام
وہ نیک خلق و صاحب عظمت عزیز بیگ

صابر ملا ہے غیب سے ان کا سن وفات
قدسی صفات داخل جنت عزیز بیگ

۱۹۵۹ء

مولانا سید شاہ امام الاسلام عنایت اللہی

نقشبندی مجددی

ولادت : ۱۰ نومبر ۱۸۸۸ء ۔ بالاپور ۔ ضلع اکولہ
وفات : ۲۵ فروری ۱۹۶۰ء (۱۳۷۹ھ) ۔ بالاپور

★

چل بسے آہ وہ مرشد وہ شہ بالاپور
تھے جو اولاد علی اہل طریقت کے امام

آپ تھے شاہ عنایت کے وہ سجادہ نشیں
فیض پاتے تھے جہاں آکے ہر اک خاص و عام

عابد و زاہد و عارف تھے جناب والا
دور حاضر کے مشائخ میں تھے وہ اعلیٰ مقام

کہدیا صابر خستہ نے یہ سال رحلت
کلک حق نیک صفت شاہ امام الاسلام

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۷۹ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

خطیب مسجد وزیر خاں۔ لاہور

ولادت : ۱۸۹۶ء ۔ الور۔ بھارت
تصانیف : اوراق غم۔ مسیح نور ۔ ترجمہ کشف المحجوب
تفسیر حسنات (۶ جلدیں) شرح قصیدہ بردہ شریف
وفات : ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء لاہور

★

وہ لختِ جانِ دلدار علی تھے
خطیبِ اہلِ سنت حق کے پیکر

چلی ختمِ نبوت کی جو تحریک
تھے اس تحریک کے سالار لشکر

ہیں روشن ان کے ایام اسیری
تھے بیشک وہ مجاھد اور دلاور

کہو تاریخ رحلت ان کی صابر
" ابوالحسنات غازی قلندر"

------ ۱۹۶۱ء ------

شہنشاہ خطابت

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری

ولادت : ۱۸۹۱ء ۔ پٹنہ (انڈیا)
وفات : ۱۹۶۱ء ۔ ملتان

★

آہ مولانا عطاء اللہ بخاری چل بسے
وہ شہنشاہ خطابت صاحب فہم و ذکا

ان کے جلسوں میں ہزاروں لوگ ہوتے تھے شریک
لوٹتے تھے لے کے اپنے دل میں ایماں کی جلا

دور حاضر میں نہیں ہے مثل ان کے اب کوئی
عالمان حق میں تھے وہ اک متاع بے بہا

ان کی یہ توصیف صابر بن گئی سال وفات
خوش ادا تھے جان جاں سید عطاء اللہ شاہ"

— — — — — — — ۱۹۶۱ء — — — — —

شیخ طریقت
سید محمد طاہر اشرف جیلانی

کچھوچھوی ثمہ دہلوی

ولادت : ۶ نومبر ۱۸۸۹ء - دہلی
وفات : ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء - کراچی

★

چل دیے بزم آب و گل سے
آل اہل غوث جیلاں

عابد و زاہد ، عالم و فاضل
ہادی دینِ سرور ذیشاں

کی ہے مسلم لیگ کی خدمت
تھے وہ مخلص شیخ دوراں

بعد رحلت پا گئے صابرؔ
" طاہر اشرف اوج درخشاں"

------ ۱۹۶۱ء ------

ملک العلماء

مولانا ظفرالدین بہاری قادری رضوی

دارالعلوم اسلامیہ شمس الہدیٰ ۔ پٹنہ

ولادت : ۱۸۸۰ء ۔ عظیم آباد ۔ بہار
تصانیف : موذن الاوقات ۔ جواہر البیان ۔ حیات اعلیٰ حضرت وغیرہ
وفات : ۱۹۶۲ء ۔ پٹنہ ۔ عظیم آباد

★

سوئے جنت آج سدھارے تھے جو سب کی آنکھ کے تارے
تھے وہ ملک العلماء بے شک اور تھے فخر سواد اعظم

تھے یہ خلیفہ شاہ رضا کے عاشق صادق اچھے میاں کے
قادری برکاتی و نوری اور فدائے غوث اعظم

عالم و فاضل واعظ ذیشان شیخ طریقت ہادی دوراں
عارف کامل زاہد اکمل مست ولائے سرور عالم

فکر سن رحلت کی ہوئی تو آئی صدائے غیب یہ صابر
" ہائے ظفرالدین بہاری پاک نگاہ دین مکرم "
— — — — — ۱۹۶۲ء — — — — —

پروفیسر ڈاکٹر محی الدین قادری زورؔ

مدیر ماہنامہ سب رس۔ پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد
کشمیر یونیورسٹی۔ انڈیا

ولادت : ۱۹۰۵ء۔ حیدر آباد دکن
تصنیف : روح تنقید۔ افسانوی مجموعے۔ تاریخ ادب
وفات : ۲۴ ستمبر ۱۹۶۲ء۔ کشمیر۔ (۱۳۸۲ھ)

★

چل بسا ایک محسنِ اردو
کیا قیامت ہوئی ہے ہائے غضب

ڈاکٹر زورؔ کی جدائی سے
غم گرفتہ ہیں اہلِ بزمِ طرب

باغ اردو کا رنگ ہے شاہد
ہے یہ سب ان کی کاوشوں کا سبب

ہے سبھی کی زبان پر صابر
"ڈاکٹر زور تھے اساسِ ادب"

----- ۱۳۸۲ھ -----

اصطفا لکھنوی

بانی ۔ رباط اصطفا منزل مدینہ منورہ

اصل نام : محمد اصطفا خاں
ولادت : ۱۲ اگست ۱۸۹۲ء ۔ قنوج ضلع فرخ آباد ۔ انڈیا
تصانیف : آئینہ ۔ تنویر ۔ دفتر رباعیات
وفات : ۲۸ مارچ ۔ ۱۹۶۳ء ۔ کراچی

★

وہ دربار رسالت کے تھے شاعر
نہایت نیک خو سچے مسلماں

ہیں ان کی جملہ تخلیقات شاہد
تھے وہ مست ولائے شاہ خوباں

مدینہ جا کے دیکھو ان کی عظمت
رباط اصطفا سے ہے نمایاں

تھے خادم زائر طیبہ کے صابر
مشام نیک سیرت اصطفا خاں

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۶۳ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری

خلیفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

ولادت : ۱۸۹۰ء ۔ ضلع اعظم گڑھ
تصانیف : معرفت الٰہیہ ۔ معیت الٰہیہ ۔ صراط مستقیم ملفوظات
وفات : ۱۴ اگست ۱۹۶۳ء ۔ کراچی

★

ہائے شیخ پھولپوری چل بسے
تھے وہ حضرت تھانوی کے جانشیں

عابد و زاہد تھے شب بیدار تھے
مرد صالح ہادی دین متیں

رہبر رشد و ہدایت تھے جناب
بالیقیں تھے وہ سراج السالکیں

کہدے صابرؔ ان کا یہ سال وفات
" ہیں شہ عبدالغنی نور یقیں "

— — — — — — ۱۹۶۳ء — — — — —

حضرت شاد بدایونی

قلمی نام : شاد بدایونی
اصل نام : اکرام احمد صدیقی
ولادت : ۱۸۸۳ء - بدایوں - انڈیا
تصنیف : نغماتِ شاد
وفات : ۳۱ مئی ۱۹۶۴ء بدایوں - انڈیا

★

آئی ہے شہر بدایوں سے خبر افسوسناک
اٹھ گئے اکرام احمد شاد بھی دنیا سے اب

دسترس حاصل تھی ہر صنف سخن میں آپ کو
عمر بھر کا مشغلہ تھا خدمتِ علم و ادب

حضرت نوری میاں کے در سے سے وابستہ تھے آپ
مست رہتے تھے ثنائے مصطفیٰ میں روز و شب

مصرع تاریخ اے صابر ملا ہے خوب تر
" شاد صدیقی تھے قدر حلقہ شعر و ادب "
_ _ _ _ _ _ ۱۹۶۴ء _ _ _ _ _ _

محدث دکن

حضرت ابوالحسنات

سید عبداللہ شاہ قادری نقشبندی مجددی

ولادت : ۱۲۹۲ھ ۔ بلدہ ۔ حیدر آباد ۔ دکن

تصانیف : گلزار اولیاء ۔ گلدستہ طریقت ۔ علاج السالکین

مواعظ حسنہ ۔ شہادت نامہ ۔ قیامت نامہ ۔ وغیرہ

وفات : ۲۷ ۔ اگست ۱۹۶۴ء حیدر آباد دکن

★

ماتم کدہ بنا ہے بلدہ کا آج ہر گھر
ہے لب پہ ہائے حضرت عبداللہ شاہ صاحب

گلزار حیدری کے تھے اک گل شگفتہ
خضرِ رہِ طریقت عبداللہ شاہ صاحب

ارض دکن کے تھے وہ عالی گہر : محدث
یکتائے علم و حکمت عبداللہ شاہ صاحب

سال وصال سے بھی روشن ہے خوب صابر
تھے ہادی شریعت عبداللہ شاہ صاحب

۱۹۶۴ء

صوفی خواجہ نواب الدین نقشبندی مجددی

ولادت : ۱۹۰۱ء جموں کشمیر
وصال : ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء ۔ دوہری شیرن ۔ گجرات

★

اٹھے بزم تصوف سے جو عامل
مجدو الف ثانی کے تھے بسمل

شہ عبدالسکریم نقشبندی
تھے ان کے مقتدا پیر سلاسل

وہ فیض پیر و مرشد کی بدولت
شریعت اور طریقت کے تھے عامل

ملیں گے اب تو صابر حشر کے دن
" نواب الدین خیرِ شیخِ کامل "

_ _ _ _ _ ۱۹۶۵ء _ _ _ _ _

قاضی خواجہ غلام ربانی

ولادت : ۱۹۰۴ء ملکا پور۔ ضلع بلڈانہ
وفات : یکم اگست ۱۹۶۵ء۔ ملکا پور

★

آہ قاضیِ شہر ملکا پور
تھی عیاں جن سے شان سلطانی

چل دیئے وہ جہان فانی سے
چھا گئی چار سمت ویرانی

اب کہاں ایسے ہمدم و مخلص
عام تھا جن کا فیض روحانی

سال رحلت ہے ان کا یہ صابر
"ہائے خواجہ غلام ربانی"

ـــــ ۱۹۶۵ء ـــــ

مہر جیون بخش جماعتی

ولادت : ۱۸۷۱ء - برج کلاں - قصور
وفات : ۱۹۶۶ء - برج کلاں

★

ہوگیا تاریک اب برج کلاں
کس کی فرقت میں ہیں سب اندوہ گیں

تھے جو ہر اک بے نوا کے غمگسار
ہوگئے وہ راہی خلد بریں

آپ تھے ہمدرد ہر مظلوم کے
آہ اب ہم میں کوئی ایسا نہیں

کہدیا صابر نے تاریخ وفات
" مہر جیون بخش رشک مسلمیں "
------ ۱۹۶۶ء ----

امید رضوی

سابق مدیر ماہنامہ اعلیٰ حضرت و نوری کرن بریلی

ادبی نام : امید رضوی
اصل نام : شفیق اللہ خان قادری رضوی
ولادت : ۱۹۱۶ء بریلی شریف
وفات : ۱۵ جنوری ۱۹۶۷ء ۔ بریلی

★

چل دیا ہے سوئے جنت اک ادیب خوش ادا
ماہر علم عروض و پختہ فکر و پختہ فن

جس کی نظموں کے تھے جوہر ندرت و سوز و گداز
جس کی تحریروں سے ظاہر تھا انوکھا بانکپن

کی ادارت جس جریدہ کی اسے بخشا عروج
ماہنامہ اعلیٰ حضرت ہو کہ ہو نوری کرن

کہدے صابر اپنے ہمدم کا یہ سال انتقال
صابری امید رضوی مدح گوئے پنجتن

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۶۷ء ـ ـ ـ ـ ـ ـ

مادر ملت
محترمہ فاطمہ جناح

ولادت : ۳۱ جولائی ۱۸۹۳ء ۔ کراچی
وفات : ۹ جولائی ۱۹۶۷ء ۔ کراچی

★

افسوس آج چل بسیں دنیا سے دفعتاً
ہمیشر تھیں جو قائد اعظم کی نیک خو

خاتون ایک نامور تھیں اپنے دور کی
روشن ہو اپنا ملک تھی بس اس کی جستجو

بخشا گیا تھا مادر ملت انھیں خطاب
تھیں بالیقیں یہ ملک اور ملت کی آبرو

صابر سن وفات ملا ان کا غیب سے
" مس فاطمہ جناح چمنستان سرخرو"

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ۱۹۶۷ء ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

قائد تحریک آزادی کشمیر

رئیس الاحرار چودھری غلام عباس

ولادت : ۴ جنوری ۱۹۰۴ء ۔ جموں (کشمیر)

وفات : ۱۸ دسمبر ۱۹۶۷ء ۔ فیض آباد (راولپنڈی)

★

ہوگئے وہ بھی نگاہوں سے ہماری اوجھل
مردِ حق صاحب توقیر غلام عباس

جن سے تھا ڈوگرہ ایوان میں لرزہ طاری
تھے وہی مردِ جری میر غلام عباس

آپ نے مادرِ ملت کی حمایت میں لکھی
اپنے ہی خون سے تحریر غلام عباس

کہدے اے صابر خستہ سن رحلت ان کا
"ہیں احد قائد کشمیر غلام عباس"

— — — — — — ۱۹۶۷ء — — — — —

کرنل فقیر سید وحید الدین

ولادت : ۱۹۰۴ء ۔ لاہور
تصانیف : روزگار فقیر ۔ انجمن ۔ محسن اعظم
وفات : ۱۴ جولائی ۱۹۶۸ء ۔ لاہور

★

سب ہیں غمگین یہ خبر سن کر
ہو گئی رحلت فقیر وحید

بالیقیں تھے وہ ایک دانشور
تھی عیاں شہرت فقیر وحید

بن گئی ہیں یہ جملہ تخلیقات
باعث عظمت فقیر وحید

راہی خلد ہو گئے صابر
جاں فزا حضرت فقیر وحید

----- ۱۹۶۸ء -----

صمد رضوی ساز

ادبی نام : صمد رضوی ساز
اصل نام : سید عبدالصمد رضوی
ولادت : ۱۹۱۲ء ۔ حیدرآباد دکن
تصنیف : سحر نغمہ
وفات : اپریل ۱۹۷۰ء ۔ لاڑکانہ سندھ

★

چل دیئے محترم صمد رضوی
لاڑکانہ کے شاعر ممتاز

تھے وہ علم عروض کے ماہر
ان کی شہرت کا ہے یہی اک راز

اہل فن میں تھی آپ کی عظمت
آپ چرخ ادب کے تھے شہباز

فکر تاریخ کیا تجھے صابر
کہدے "نکتہ شناس رضوی ساز"

۔۔۔۔۔ ۱۹۷۰ء ۔۔۔۔۔

مولانا غلام دین خطیب

ولادت : ۱۹۱۴ء ضلع گجرات
تصانیف : فضائل درود شریف۔ فضائل امام اعظم۔ رفیق الواعظین
وفات : ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء۔ لاہور

★

صد حیف وہ بھی عالم فانی سے چل دیے
واعظ جو بے مثال تھے حضرت غلام دیں

لاہور۔ لوکو شیڈ کی مسجد کے تھے خطیب
رکھتے تھے سارے ملک میں شہرت غلام دیں

تحریک پاکستان کے بھی رہنما تھے آپ
یوں کر گئے ہیں ملک کی خدمت غلام دیں

صابر ملا ہے غیب سے ان کا سن وفات
ہیں ماہ علم ساکن جنت۔ غلام دیں

ــ ــ ــ ــ ــ ۱۹۷۰ء ــ ــ ــ ــ ــ

مفتی مظفر احمد دہلوی

سابق امام جامع مسجد آرام باغ۔ کراچی

ولادت : ۱۹۰۳ء۔ دہلی

تصانیف : الدعا۔ الجہاد۔ عقائد و اعمال۔ فتاویٰ

وفات : ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء۔ کراچی

صد حیف ہو گئے ہیں دنیا سے وہ بھی رخصت
مفتی اہل سنت فرزند شاہ مظہر

تھے آپ نیک خصلت تھے آپ نیک طینت
تا عمر آپ نے کی تبلیغ دین سرور

یارب عطا ہو ان کو تیرا جوار رحمت
تربت بھی ان کی نور طیبہ سے ہو منور

آئی صدائے غیبی تاریخ کہدو صابر
"نازک بیان جنت ہیں مولوی مظفر"

۱۹۷۱ء

مولوی فرید احمد شہید

سابق ایم۔ این۔ اے

ولادت : ۱۹۲۳ء کاکس بازار۔ مشرقی پاکستان
وفات : ۱۹ دسمبر ۱۹۷۱ء ڈھاکہ

★

حبِ وطن میں قرباں وہ ہوگئے ہیں لیکن
غم یہ ہے کس ستم سے ان کی ہوئی شہادت

پہلے نکالی آنکھیں پھر کاٹے ہاتھ پاؤں
یوں مکتی باہنی نے دی ہے انھیں اذیت

وہ لیگی رہنما تھے وہ میرِ انجمن تھے
وہ عاشقِ نبی تھے غمخوار ملک و ملت

سالِ وفات کی ہو گر فکر تم کو صابرؔ
کہدو "فرید احمد حق بینِ باغِ جنت"

ــ ــ ــ ــ ــ ۱۹۷۱ء ــ ــ ــ ــ ــ

ہدایت علی وکیل

ولادت : ۱۸۸۹ء - امراؤتی - سی پی
وفات : یکم ستمبر - ۱۹۷۲ء - حیدرآباد دکن

★

(در صنعت تضاعف)

ہدایت علی پا گئے آج رحلت
وہ مشہور تھے رہبر ملک و ملت

برار و دکن کیا مہاراشٹر کیا
تھی بھارت میں چاروں طرف ان کی شہرت

ہے شاہد ہر اک شخص امراؤتی کا
وہ تبلیغ کے تھے امیر جماعت

تضاعف کی صنعت میں کہدیجئے صابر
کہ ہے سال رحلت " سروش ہدایت "

ـــ ۹۸۶ x ۲ = ۱۹۷۲ء

پروفیسر جبیب اللہ خاں غضنفر

ولادت : ۳۰ جولائی ۱۹۰۲ء ۔ امروہہ ۔ انڈیا
تصانیف : اردو کا عروض ۔ ہندی کا ادب ۔ سنسکرت ادب
وفات : ۱۹۷۳ء ۔ کراچی

★

چل بسے وہ ماہر تعلیم بھی
جن کے در کے خوشہ چیں ہیں بے شمار

دیکھ لیجیئے پڑھ کے اردو کا عروض
اہل فکر و فن میں تھے وہ ذی وقار

وہ سراپا مخلص و ہمدرد تھے
شخصیت میں مالک باغ و بہار

سال رحلت ان کا اے صابر کہو
"تھے جبیب اللہ ناصح غمگسار"

— — — — — ۱۹۷۳ء — — — — —

ڈاکٹر سید شوکت سبزواری

ولادت : ۱۹۰۸ء - میرٹھ
تصانیف : فلسفہ کلام غالب - اردو زبان کا ارتقاء - اردو لسانیات
داستان زبان اردو - لسانی مسائل وغیرہ
وفات : ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء - کراچی

★

آہ شوکت سبزواری بھی جہاں سے چل دیے
سونی سونی ہو گئی ہے محفل دانشوراں

ان کی تخلیقات ہیں روشن جہاں میں چار سو
مدتوں قائم رہیں گے ان کی عظمت کے نشاں

دیکھئے تخلیق یہ " اردو زباں کا ارتقا "
کی ہے شوکت نے رقم اردو زباں کی داستاں "

مل گئی ہے غیب سے صابر یہ تاریخ وفات
"ڈاکٹر شوکت ہیں سادہ فہم گلزار جناں"

— — — — — ۱۹۷۳ء — — — — —

مفتی اعجاز ولی خاں رضوی

شیخ الحدیث جامعہ نعمانیہ لاہور

ولادت : ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء ۔ بریلی شریف
تصانیف : تحیل الواضح، قانونِ میراث ۔ تنویر القرآن ترجمہ کشف الابر ۔
وفات : ۱۹ نومبر ۱۹۷۳ء (۱۳۹۳ھ) ۔ لاہور

★

نظر سے چھپ گئے ہیں آج وہ بھی
جو سرشار مئے حب نبی تھے

چراغ خاندان اعلیٰ حضرت
ہمارے چشم و دل کی روشنی تھے

نہ کیوں ہوں غمزدہ ہم اہل سنت
وہ رضوی قادری تھے اشرفی تھے

ہمیشہ یاد آئیں گے وہ صابر
کہ "سیل خلد اعجاز ولی تھے"

\- - - - - ۱۳۹۳ھ - - - - -

ڈاکٹر حافظ مولانا محمد فضل الرحمن انصاری القادری

خلیفہ مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی

ولادت : ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء ۔ مظفر نگر ۔ یوپی
تصانیف : قرآنک فاؤنڈیشن اینڈ اسٹرکچر آف مسلم سوسائٹی (دو جلدیں)
وفات : ۳ جون ۱۹۷۴ء کراچی

★

جانشین علیم صدیقی
اہل حق میں خدا کی نعمت تھے

تھے وہ ماہر کئی زبانوں کے
فلسفی صاحب ذہانت تھے

ساری دنیا میں ان کی شہرت تھی
آپ وہ رہبر طریقت تھے

ہے ہر اک کی زباں پہ یہ صابر
فضل رحمن نیک سیرت تھے

ـــــــ ۱۹۷۴ء ـــــــ

مفتی عبدالرشید خاں، فتح پوری

بانی جامعہ عربیہ اسلامیہ - ناگپور

ولادت : ۱۹۰۵ء - فتحپور ہسوہ - یوپی
وفات : ۱۹۷۴ء - ناگپور - سی پی

★

آہ وہ عالم جہاں سے سوئے جنت چل دئے
اہلِ حق کو تھی ضرورت آج بھی جن کی شدید

تھے نگاہوں میں پسندیدہ ہر اک کی بالیقیں
آپ کے اخلاق حسنہ اور کردارِ سعید

سونا سونا ہوگیا ہے جامعہ سی پی کا آج
فیض پاتے تھے مسلماں اس سے نزدیک و بعید

کہدے اے صابر براری ان کی تاریخ وصال
" جاودانی دولتِ فردوس ہیں مفتی رشید "
------- ۱۹۷۴ء -------

بخشی مصطفیٰ علی خاں مہاجر مدنی

خلیفہ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری

ولادت : ۱۸۹۰ء بنگلور ۔ انڈیا

تصانیف : آفتاب عالمتاب ۔ کوکبہ غزوہ بدر ۔ تصویر یا تصور

جواہر المناقب ۔ سجہ اصحاب بدر ۔ کرامات امیر ملت

وفات : ۲۲ ستمبر ۱۹۷۴ء ۔ مدینہ طیبہ

★

ہیں جنت البقیع ہیں مدفون حسب خواہش
حضرت امیر ملت کے معتبر خلیفہ

عابد تھے متقی تھے بے باک تھے جری تھے
وہ جانتے تھے دیں کی تبلیغ کا طریقہ

قائم مدینے میں ہے جو منزل جماعت
تعمیر میں ہے اس کی شامل ان ہی کا جذبہ

سال وفات کی ہے کیا فکر تجھ کو صابر
لکھ "مصطفیٰ علی خاں بخشی ولی طیبہ"

— — — — — ۱۹۷۴ء — — — — —

ابوالمخدوم
صوفی سید صابر اللہ شاہ اشرفی

سرپرست ۔ ہفت روزہ ۔ سواد اعظم لاہور

ولادت : ۱۸۹۴ء ۔ مراد آباد ۔ انڈیا
وفات : ۴ ستمبر ۱۹۷۴ء ۔ لاہور

★

دار فانی سے روانہ ہوگئے سوئے جناں
وہ ابوالمخدوم سب کہتے تھے جن کو شاہ جی

تھے نہایت مہرباں صدرالافاضل آپ پر
اعلیٰ حضرت کی عنایت آپ کو حاصل رہی

جذبہ تبلیغ دیں ہو اس سے بڑھ کر اور کیا
تھے سواد اعظم لاہور کے بانی یہی

مل گیا صابر انہیں عشق نبی کا یہ صلہ
"خلد میں ہیں طبع سادہ صابر اللہ اشرفی"

۱۹۷۴ء

خواجہ عبدالرحمن خاں جامی عرف جامو میاں

سابق صدر مسلم لیگ ضلع بلڈانہ

ولادت : ۱۸۸۳ء مہکر۔ ضلع بلڈانہ۔ برار
وفات : ۲۰ جولائی ۱۹۷۷ء ۔ مہکر

★

رہنمائے شہر مہکر چل بسے
ہیں نہایت غمزدہ اہلِ برار

چھا گئی چاروں طرف افسردگی
ہو گئی نذر خزاں فصل بہار

یاد تازہ ہوگی ان کی مدتوں
تھے وہ سب کے جاں نثار و غمگسار

کہدے صابر ان کا یہ سال وفات
"حضرت جامو میاں عالی وقار"
— — — — — — ۱۹۷۷ء — — — — —

عزیز الاولیاء

خواجہ حافظ سید محمد یوسف علی جے پوری

ولادت : ۱۴ مارچ ۱۸۸۹ء ۔ ٹونک ۔ راجپوتانہ ۔ انڈیا
تصنیف : تاریخِ اورنگ زیب ۔ سیرت طیبہ ۔ ہادی برحق ۔ قرآن ناطق
وفات : ۱۲ نومبر ۱۹۷۵ء / ۱۳۹۵ھ کراچی

★

کی شریعت کے مطابق زندگی اپنی بسر
زیرِ دامانِ رسالت ہیں عزیز الاولیاء

سالِ رحلت ان کا صابر مل گیا یہ غیب سے
"سایہ دارِ باغِ جنت ہیں عزیز الاولیاء"
ـــــــــ ۱۹۷۵ء ـــــــــ

(در صنعت تاسف)

ہوگیا وہ دو جہاں کی نعمتوں سے سرفراز
پڑ گئی جس پر نگاہِ حضرتِ یوسف علی

کہدے اے صابر تاسف میں یہ تاریخِ وصال
"ہے فروزاں خانقاہ حضرت یوسف علی"
ـــــ ۱۳۹۵ھ = ۲ بہ ۲۷۹۰ ـــــ

پیر ہاشم جان سرہندی

ولادت : ۱۳۲۲ھ ۔ ٹنڈو سائیں داد ضلع حیدر آباد
تصانیف : مقدمہ عمدۃ المقامات (فارسی) العقائد ۔ الصحیحہ
طریقت النجات (ترجمہ اردو) اذکار معصومیہ (سندھی)
وفات : ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء (۱۳۹۵ھ) ۔ ٹنڈو سائیں داد

★

چل دے وہ سوئے جنت چل دے
تھے جو لاکھوں اہل حق کے پیشوا

آپ کی رشد و ہدایت کے سبب
خوب پھیلا نقشبندی سلسلہ

واعظ شیریں بیاں تھے آنجناب
عالم و فاضل تھے مرشد باصفا

کہدو صابر ان کی تاریخ وصال
" پیر ہاشم جان مقبولِ خدا "
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۹۵ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ملک سردار امیر اعظم خاں

سابق وزیر مملکت پاکستان

ولادت : اکتوبر ۱۹۱۴ء، گجرات
وفات : ۱۹ فروری ۱۹۷۶ء گجرات

★

ہائے مقبول رہنمائے قوم
چل دیا آج سوئے باغِ جناں

معتمد تھا شہید ملت کا
وہ محب وطن سیاست داں

خیر خواہ مہاجرین تھا وہ
ہر مہاجر ہے اس کا مدح خواں

سالِ رحلت ہے اس کا یہ صابر
"بے بدل ہے امیر اعظم خاں"

— — — — — ۱۹۷۶ء — — — — —

ناصر ملت

پیر سید بشیر حسین شاہ

نبیرہ امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری

ولادت : ۱۹۲۱ء علی پور سیداں۔ ضلع سیالکوٹ
وفات : ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء ۔ علی پور سیداں

★

چاروں طرف یوں چھائی اداسی آج جدا وہ ہو گئے ہم سے
نور نگاہ شمس ملت چشم و چراغ شاہ جماعت

آپ تھے بے شک عابد و زاہد، عارف کامل دیں کے، شیخ
حافظ و قاری عالم و فاضل سالک راہ دین ہدایت

محو الم ہیں ان کے پدر بھی بھائی حیدر اور نذر بھی
بیٹھی ہیں گریاں دونوں بہنیں چشم پرنم جوہر ملت

فکر ہوئی تاریخ الم کی آئی صدائے ہاتف غیبی
کہئے صابر " نکہت ایماں کون بشیر ناصر ملت "

ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۷۶ء ـ ـ ـ ـ

قاضی محمد عیسیٰ

رکن مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم لیگ

ولادت : ۱۳ اپریل ۔ پشین (کوئٹہ) بلوچستان
وفات : ۱۹ جون ۱۹۷۶ء ۔ پشین

★

چل بسے عارضہ قلب سے وہ بطل عظیم
تھے سیاست کے جو بے باک و جری راہ نما

عمر بھر آپ نے کی قوم و وطن کی خدمت
ہند میں آپ کے جلسوں کا تھا ہر جا چرچا

آپ تھے قائد اعظم کے معاون ساتھی
آپ کو ان کی حمایت کا شرف حاصل تھا

معترف اس کے ہیں سب اہل وطن اے صابر
" ملک کے جوہر مکنون تھے قاضی عیسی "

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ۱۹۷۶ء ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

ملا واحدی

ادبی نام : ملا واحدی
اصل نام : محمد ارتضیٰ
ولادت : ۱۷ مئی ۱۸۸۸ء - دہلی
تصنیف : میرے زمانے کی دلی
وفات : ۲۲ اگست ۱۹۷۶ء - کراچی

★

چل دیئے دنیا سے ملا واحدی
تھے وہ نامی عالم دین خنیف

آخری دم تک کیا تبلیغ دیں
تھے بظاہر وہ نہایت ہی نحیف

دیکھئے تاریخ دلی دیکھئے
ان کی یہ تصنیف ہے بے حد لطیف

کہہ دیا صابر نے یہ سال وفات
" آہ ملا واحدی شیخ ضعیف "
— — — — — ۱۹۷۶ء — — — — —

مفسر قرآن مولانا عبدالماجد دریابادی

ولادت : ۱۶ مارچ ۱۸۹۲ء دریاباد۔ یوپی
تصانیف . تفسیر قرآن (اردو۔ انگریزی) بشریت میلاء
انشائے ماجد خطبات ماجدی۔ سیرت نبوی قرآنی
وفات . ۱۹۷۷ء دریاباد۔ ضلع فیض آباد۔ انڈیا

★

چھا گئے ہر سو غم کے بادل گریہ کناں ہیں اہل عقیدت
ہائے ہائے پا گئے رحلت عبدالماجد دریابادی

تھے وہ مصنف تھے وہ مفسر تھے وہ مبلغ تھے وہ مفکر
مہر منیر چرخ صحافت عبدالماجد دریابادی

سب کی زباں پر تھا یہ مقولہ موت العالِم موت العالَم
دے گئے جس دم داغ فرقت عبدالماجد دریابادی

فکر ہوئی تاریخ کی صابر آئی صدائے غیب یہ کہدو
"شمع علم و اشرف جنت عبدالماجد دریا بادی"
— — — — — ۱۹۷۷ء — — — — —

مولانا حکیم محمد انور بابری

ولادت : ۱۹۲۲ء ۔ لاہور
وفات : ۱۹۷۷ء ۔ لاہور (۱۳۹۷ھ)

★

ماہر طب وہ بابری صاحب
ہائے افسوس آج ہم میں نہیں

فیض مرشد علی محمد سے
چشتیہ سلسلے کے تھے وہ امیں

عشق سرکار اور حب وطن
تھا یہی ان کا دین اور یقیں

کہئے صابر یہ مصرع تاریخ
"جانِ انور مقیم خلد بریں"
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۹۷ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

محمد عمر مہاجر

ڈپٹی کنٹرولر پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن

ولادت : ۲ اگست ۱۹۱۷ء۔ ضلع رائچور۔ حیدرآباد دکن
تصانیف : پنج آہنگ۔ تمثیل۔ اردو افسانے کا تشکیلی دور
دیباچے۔ تبصرے افسانے۔
وفات : ۲۸ ستمبر ۱۹۷۷ء۔ اسلام آباد

★

پیدائشی مہاجر تھا نام نامی ان کا
دنیا سے کر گئے ہیں ہجرت عمر مہاجر

وہ ارضِ پاک میں بھی حامل رہے اسی کے
رکھتے تھے جو دکن میں شہرت عمر مہاجر

تقریروں تبصروں سے تنقیدی معرکوں سے
کرتے رہے ادب کی خدمت عمر مہاجر

سال وفات ان کا پوچھے جو کوئی صابرؔ
کہدیجئے صاف "اوجِ حضرت عمر مہاجر"

————۱۹۷۷ء————

شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ نقشبندی

جانشین امیر ملت محدث علی پوری

ولادت : ۱۸۹۹ء علی پور سیداں
وفات : ۱۱ مئی ۱۹۷۸ء علی پور

★

ہائے چمن سے ہوگیا رخصت باغبان علم و عرفاں
نور نگاہ شاہ جماعت شیخ طریقت شیخ طریقت

عالم و فاضل و اعظ و حافظ مالک و ذاکر عارف کامل
عابد و زاہد شاہ ولایت مہر شریعت مہر شریعت

جام مئے توحید پلایا عشق نبی ہر دل میں رچایا
آپ سے پائی خلق خدا نے رشد وہدایت رشد و ہدایت

مصرع رحلت سوچ رہا تھا آئی صدائے ہاتف غیبی
کہئے صابر "زبدہ محفل شمس الملت شمس الملت"

— — — — — ۱۹۷۸ء — — — — —

احمد ولی الدین خطاط

ولادت : ۱۹۱۴ء حیدر آباد دکن
وفات : ۲۶ مئی ۱۹۷۸ء کراچی

★

چل بسے مشہور خطاط وطن
خوشنویسِ ہر خفی و ہر جلی

معترف ہر صاحبِ تصنیف ہے
تھے وہ کامل اپنے فن میں واقعی

اپنے وعدے کا وہ رکھتے تھے خیال
ان کو دھن رہتی تھی اپنے کام کی۔

مصرع تاریخ اے صابر لکھو
"داخلِ باغِ ارم احمد ولی"

— — — — — ۱۹۷۸ء — — — — —

راشد اللہ خاں جوھر

ولادت : ۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء ۔ کھام گاؤں ۔ ضلع بلڈانہ
تصانیف : نور و نکہت ۔ خوشہ پروین
وفات : ۲۴ جولائی ۱۹۷۸ء ۔ کھام گاؤں

★

تھا ضیاء الحق میاں کے خاندان کا جو چراغ
ہوگیا واصل بحق وہ نوجواں وہ نیک نام

اس نے پائی تھی فقط چھتیس سالہ زندگی
اتنی کم عمری میں اس کو مل گیا اعلیٰ مقام

اپنے ہمعصروں میں تھا وہ صاحب فہم و شعور
آگئی تھی منزل مقصود اس کے زیر گام

کہہ دیا صابر نے دل سے اس کا یہ سال وفات
"راشد اللہ جوھر نیکو طالع خوش کلام"

— — — — — ۱۹۷۸ء — — — — —

ساجد اسدی

قلمی نام : ساجد اسدی
اصل نام : ابوالعجز ساجد علی
ولادت : ۶ اگست ۱۹۱۱ء جے پور۔ بھارت
تصنیف : پیام مغفرت ۔ انوار سخن ۔ قندِ مکرر ۔ گل صد برگ
وفات : ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء ۔ کراچی

★

چل دیے سوئے جناں آج جنابِ ساجد
بالیقیں آپ تھے مداح رسولِ عربی

گل صد برگ ہو یا قند مکرر دیکھو
اس کے ہر شعر سے روشن ہے فصاحت ان کی

گلشن شعر و سخن اپنے لہو سے سینچا
بالیقیں آپ سے شاداب تھی کشت شعری

مل گیا غیب سے صابر سن رحلت ان کا
صاحبِ سیف و قلم حضرتِ ساجد اسدی"

— — — — — ۱۹۷۸ء — — — — —

سید حسام الدین خطیب

صدر بلدیہ ۔ بالاپور

ولادت : ۱۱ دسمبر ۱۹۱۲ء ۔ بالاپور ۔ ضلع اکولہ ۔ برار
وفات : ۲۹ دسمبر ۱۹۷۹ء (۱۳۹۸ھ) ۔ بالاپور

★

چل دیے حضرت حسام الدین خطیب
اہل بالاپور ہیں محو الم

ملک و ملت کے تھے رہبر آنجناب
تھے نگاہوں میں ہر اک کی محترم

جب سنی ان کی جدائی کی خبر
فکر تھی یہ سال رحلت ہو رقم

آئی یہ آواز صابرؔ غیب سے
"ہیں حسام الدین ارم میں محتشم"

— — — — — ۱۳۹۸ھ — — — — —

جاوید آکولوی

مترجم روزنامہ ہلال ۔ حیدر آباد دکن
نائب مدیر ۔ انقلاب مسلم خلافت ۔ بمبئی

ادبی نام : جاوید
اصل نام : عبدالصمد
ولادت : ۲۱ اپریل ۱۹۲۱ء ۔ آکولہ ۔ برار
وفات : ۲۸ مارچ ۱۹۸۰ء آکولہ

★

ہوگئے ہم سے جدا آج وہ اعلیٰ شاعر
تھے جہاں بھر میں جو مشہور بنام جاوید

ان کی خدمات کے شاہد ہیں کئی اخبارات
تھا صحافت میں بھی اک خاص مقام جاوید

وہ مترجم تھے کبھی اور کبھی نامہ نگار
ہر طرح جاری رہا فیض دوام جاوید

مل گیا غیب سے صابر سن رحلت ان کا
خلد میں مثل سبک دست ہے نام جاوید

— — — — — ۱۹۸۰ء — — — — —

شیخ المشائخ حضرت سید زوار حسین شاہ نقشبندی

ولادت : ۱۹۰۹ء ۔ گوہلہ ۔ ضلع کرنال
تصانیف : عمدۃ السلوک ۔ زبدۃ الفقہ ۔ عمدۃ الفقہ
انوار معصومیہ ۔ حیات سعیدیہ ۔ مکتوبات
وفات : ۵ اگست ۱۹۸۰ء کراچی

★

آج رخصت ہوئے اس بزم سے وہ شیخ جلیل
تھے جو عشاق شہ دیں کے لئے نور عین

آج عالم کی فضا کیوں نہ ہو سہمی سہمی
ان کی فرقت میں ہیں جب اہل عقیدت بے چین

عابد و زاہد و سرشار مئے حب نبی
عالم و فاضل و واعظ تھے شہ ذوالقرنین

مل گیا غیب سے صابر سن رحلت ان کا
" عابد بزم جناں حضرتِ زوار حسین "

— — — — — ۱۹۸۰ء — — — — —

شفیق بریلوی

مدیر اعلیٰ ، ماہنامہ خاتون پاکستان ۔ کراچی

ولادت : ۲۰ اپریل ۱۹۲۲ء ۔ بریلی انڈیا
تصانیف : تذکرہ شاعراتِ پاکستان ۔ محمد بن قاسم سے محمد علی جناح تک ۔
ارمغان نعت (۳ جلدیں)
وفات : ۲۲ جولائی ۱۹۸۱ء ۔ کراچی

★

خاتون پاکستان کے اعلیٰ مدیر تھے
افسوس آج چل دیئے سوئے عدم شفیق

تھے نامور وہ ارضِ صحافت میں بالیقیں
دانشوران ملک میں تھے محترم شفیق

اس کے ثبوت کے لئے ہے ارمغان نعت
تھے جاں نثار سید خیرالامم شفیق

صابر سن وفات ملا ہے یہ غیب سے
اولیٰ ہیں آج ساکنِ باغِ ارم شفیق
ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۸۱ء ـ ـ ـ ـ ـ

بیدل جبل پوری

اصل نام : بیدل جبل پوری
اصل نام : الحاج عبدالباقی
ولادت : ۱۹۰۷ء۔ جبل پور۔ سی پی۔ انڈیا
تصنیف : انوار طیبہ
وفات : ۱۹۸۲ء۔ کراچی

★

آہ الحاج حضرت باقی
رب اکبر سے ہوگئے واصل

عشق سرکار و حب اہل بیت
تھا یہی ان کی زیست کا حاصل

بالیقیں تھے وہ عابد و زاہد
تھے شریعت کی راہ پر عامل

تھے وہ ممتاز نعت گو صابر
"محل فردوس حضرت بیدل"

۱۹۸۲ء

پروفیسر خورشید آرا بیگم

بانی خورشید گرلز کالج ـ کراچی
اہلیہ نواب صدیق علی خاں

ولادت : ۱۹۱۰ء ـ امراؤتی (انڈیا)
تصانیف : شعاع خورشید ـ آخری کرنیں ـ جگر لخت لخت
موج در موج
وفات : ۱۹۸۳ء ـ کراچی

★

فضا غم کی چاروں طرف چھا گئی ہے
نہیں ان کی فرقت کسی کو گوارا

معزز تھیں وہ بزم اہل قلم میں
ہے تصنیف ان کی ہر اک ماہ پارا

ہے ان کی نشانی یہ خورشید کالج
خواتین کے علم کا اک سہارا

ملی غیب سے ان کی تاریخ صابر
" حلیمہ ہے جنت میں خورشید آرا "

ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۸۳ء ـ ـ ـ ـ ـ

نذیر دہقانی

ادبی نام : نذیر دہقانی
اصلی نام : نذیر احمد
ولادت : ۱۹۰۸ء جگاؤں ضلع نلگنڈہ۔ حیدرآباد دکن
وفات : جنوری ۱۹۸۴ء۔ لاہور

★

چل بسا ایک مرد طنز و مزاح
بزم کی جاں نذیر دہقانی

تھے وہ دکھنی زبان کے شاعر
حشر ساماں نذیر دہقانی

آئے اکثر نشست شعری میں
چاک داماں نذیر دہقانی

ان کی تاریخ مرگ ہے صابر
"شمس تاباں نذیر دہقانی"

----- ۱۹۸۴ء -----

منور بدایونی

ادبی نام : منور بدایونی
اصل نام : ثقلین احمد
ولادت : ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء بدایوں
تصانیف : منور نعتیں
وفات : ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء کراچی

★

وہ جو مداح نبی کل تک ہمارے ساتھ تھے
اب ہے قصر جنت الفردوس میں ان کا قیام

اہل دانش اہل بینش سب ہیں اس کے معترف
تھا جہانِ اہلِ فن میں منفرد ان کا مقام

کیوں نہ ہوتا ان کے ہر اک شعر میں کیف و سرور
مست رہتے تھے مئے حبِ نبی میں وہ مدام

کہئے اے صابر کہ ہے یہ ان کا سال انتقال
"ہیں منور، فرد ملک و شاعرِ شیریں کلام"

— — — — — ۱۹۸۴ء — — — — —

کوثر القادری امروہوی

قلمی نام : کوثر القادری
اصل نام : عبدالاحد
ولادت ۱۹۲۲ء امروہہ (انڈیا)
وفات ۲۰ اگست ۱۹۸۴ء کراچی

★

لٹ گئی ہے رونقِ بزمِ سخن
غمزدہ ہیں شاعرانِ خوش زباں

خلد میں کہتے ہیں صابر سب یہی
"پاک خو ہیں کوثر جنت مکاں"
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۸۴ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سب عزیزوں سے آخر جدا ہوگئے
آپ تھے صاحبِ فکر و فن واقعی

کہیئے صابر یہ سالِ وفات جناب
" ازبرِ خلد ہیں کوثر القادری"
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۸۴ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حضرت اعجاز

ادبی نام : اعجاز
اصلی نام : الحاج حکیم اعجاز محمد خاں نقشبندی
ولادت : ۱۹۰۶ء۔ سیونی (سی پی)۔ انڈیا
تصنیف : رنگ مجاز
وفات : ۲۳ نومبر ۱۹۸۴ء۔ سیونی (ایم پی)

★

صورت اعجاز ِ گل مرجھا گیا
اب کہاں گلشن میں پہلی سی پھبن

سیونی کے تھے وہ شاعر زود گو
صوبہ سی پی کے تھے شیریں سخن

ان کی یہ تخلیق ہے رنگ مجاز
ہے جو دنیائے ادب میں ضو فگن

رونق محفل تھے صابر بالیقیں
حضرت اعجاز ناز فکر و فن

۔۔۔۔۔ ۱۹۸۴ء ۔۔۔۔۔

محشر رسول نگری

قلمی نام : محشر رسول نگری
اصل نام : نثار احمد
ولادت : ۲۹ مارچ ۱۹۱۲ء ۔ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ
تصانیف : فخرِ کونین (تین جلدیں)
وفات : ۵ دسمبر ۱۹۸۴ء ۔ کوئٹہ

★

ہو گئے وہ راہی ملک عدم
شاعرِ شیریں زبان و خوش کلام

صاحبانِ فکر و فن میں بالیقیں
تھے بزرگِ باصفا وہ نیک نام

ہے شہ کون و مکاں کی شان میں
ان کی ہر تصنیف مقبولِ عوام

کہہ دے اے صابر یہ سالِ انتقال
"محشر طبع ذکا جنت مقام"

ـــــ ۱۹۸۴ء ـــــ

پروفیسر شبیر علی کاظمی

شریک معتمد انجمن ترقی اردو پاکستان

ولادت : ۱۹۱۵ء ۔ کلکتہ

تصانیف : ایشیا کے لوگ ۔ چند تعلیمی تصورات ۔ پراچین اردو
اردو بنگلہ کے مشترک الفاظ

وفات : ۳۰ جنوری ۱۹۸۵ء ۔ کراچی

★

ارباب علم و دانش مغموم کیوں ہوگئے
وہ چل بسے جو بزم اردو کی روشنی تھے

تصنیف ان کی ہر اک روشن دلیل اس کی
وہ ماہر زباں تھے مینار آگہی تھے

سب کو پتہ ہے ان پر ڈھاکہ میں جو بھی گذری
پھر بھی وہ صدق دل سے مشکور ایزدی تھے

اردو کو ایک ایواں سمجھیں اگر تو صابر
کہدیجئے " زیب ایواں شبیر کاظمی تھے "

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ۱۹۸۵ء ـــ ـــ ـــ

شیخ عبدالشکور نقشبندی جماعتی

بابائے لاہور

ولادت : ۱۸۸۶ء - قصور
وفات : یکم جون ۱۹۸۵ء - (۱۴۰۵ھ) - لاہور

★

دنیا سے چل بسے ہیں افسوس شیخ صاحب
تھے وہ بزرگ ملت دلدادہ شریعت

تھے آپ میگسار صہبائے نقشبندی
ساقی تھے میکدے کے حضرت امیر ملت

شعر و سخن سے ان کو تھا انس والہانہ
کرتے تھے قدر ان کی دانائے بزم حکمت

پائی ہے غیب سے یہ تاریخ ان کی صابر
عبدالشکور صاحب ہیں اب علیم جنت
----- ۱۴۰۵ -----

حضرت عزیز حاصلپوری

قلمی نام : عزیز حاصل پوری
اصل نام: محمد عبدالعزیز
ولادت : ۳۱ دسمبر ۱۹۱۷ء ملتان
تصانیف : جام نور۔ تضمین مبین۔ صحیفہ نور۔ جمال نور
وفات : ۱۸ مئی ۱۹۸۵ء (۱۴۰۵ھ)۔ ملتان

★

مدح گوئے نبی جناب عزیز
آج دنیا سے کر گئے ہیں سفر

سونی سونی ہے بزم اہل قلم
اور غمگیں ہیں اہل فکر و نظر

وہ فنافی الرسول تھے بے شک
پائیں گے روز حشر اس کا ثمر

کہیئے صابر یہ ان کا سالِ وفات
"نیک سیرت عزیز دانشور"
ـــــ ۱۴۰۵ھ ـــــ

علامہ ثاقب کانپوری

ادبی نام : ثاقب کانپوری
اصل نام : ابو محمد
ولادت : ۱۹۰۰ء ۔ کانپور
تصانیف : متاع درد ۔ روح جاوداں ۔ نقش جاوداں
وفات : ۱۹۸۵ء (۱۴۰۶ھ) کانپور

★

ہوئے آج دنیائے فانی سے رخصت
تھے شعرائے بھارت میں ممتاز ثاقب

ملی ان کی تاریخ رحلت یہ صابر
ہیں عالی نسب آج جنت میں ثاقب
— — — — — — ۱۴۰۶ھ — — — — — —

آج اردوئے معلیٰ کا وہ رہبر چل بسا
منزل شعر و ادب تھا جس کا ہر نقش قدم

مل گیا ہے غیب سے صابر یہ سال انتقال
"وہ ثاقب کانپوری گوہر اہل ارم"
— — — — — — ۱۴۰۶ھ — — — — — —

شیخ المحدثین
سید محمد جلال الدین شاہ نقشبندی
بانی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ۔ بھکی شریف (گجرات)

ولادت : ۱۹۱۵ء۔ بھکی شریف۔ گجرات
وفات : ۱۸ نومبر ۱۹۸۵ء (۱۴۰۶ھ)۔ گجرات

★

ہائے صد افسوس رحلت پا گئے شیخ الحدیث
وہ سراج السالکیں وہ مظہر شاہ رضا

ہوگیا محروم ان سے جامعہ بھکی شریف
تھے اشداء علی الکفار کا جو آئینہ

حضرت سردار احمد کے یہ شاگرد رشید
بالیقیں تھے اہل سنت کی متاع بے بہا

کہہ سن ہجری میں صابر ان کی تاریخ وفات
"رہنمائے قوم تھے سید جلال الدین شاہ"
— — — — — — ۱۴۰۶ھ — — — — —

حضرت ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار

خلیفہ امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری

ولادت : ۱۹۱۲ء شاہ آباد ضلع کرنال
وفات : ۱۹۸۶ء ملتان (۱۴۰۶ھ)

★

کر گئے کوچ بزم ہستی سے
وہ جو مستِ ولائے احمد تھے

وہ خلیفہ امیر ملت کے
جلوہ زا ان کی زیبِ مسند تھے

ایک عالم کو فیض پہنچایا
ایک عالم کے پیرِ اسعد تھے

سال رحلت ہے ان کا یہ صابرؔ
"برج وحدت ولی محمد تھے"

----- ۱۴۰۶ھ -----

حافظ نور احمد نقشبندی

خلیفہ امیرِ ملت محدث علی پوری

ولادت : ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ رہتک ۔ مشرقی پنجاب
وفات : ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء ۔ قصور

★

ہوگیا سنسان نوری میکدہ
اس پہ طاری ہے فضائے درد و غم

غمزدہ ہیں جملہ اہلِ سلسلہ
ہے ہر اک فرد وطن کی آنکھ نم

تھے یہ مرشد کے خلیفہ آخری
خضرِ راہ حق تھا ان کا ہر قدم

فکر ہے صابر اگر تاریخ کی
کہیے "حافظ نور احمد محترم"

ـــــ ۱۹۸۶ء ـــــ

مولانا عبدالحی عارفی

خلیفہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

ولادت : ۱۸۹۸ء ۔ کالپی ضلع کانپور
تصانیف : صہبائے سخن ۔ اسوہ رسول اکرم
وفات : ۲۷ مارچ ۱۹۸۶ء ۔ کراچی

★

جب اٹھا ان کا جنازہ حشر برپا ہوگیا
صبر کی تلقین ہو کر رہ گئی تھی بے اثر

رہبر راہ طریقت ہادی دین ھدیٰ
چار سو مشہور تھے وہ عارف حق معتبر

عارف باللہ سب کرتے تھے ان کا احترام
تھے خلیفہ تھانوی صاحب کے وہ عالی گہر

کہہ دے صابر عارفی صاحب کا سالِ انتقال
"حضرت مولانا عبدالحی وحید نامور"

— — — — — — ۱۹۸۶ء — — — — —

محقق و مورخ مولانا اعجاز الحق قدوسی

ولادت : ۱۹۰۵ء۔ جالندھر۔ انڈیا
تصانیف : تذکرہ صوفیائے سندھ۔ ترجمہ تزک جہانگیری
تاریخ سندھ۔
وفات : ۱۹۸۶ء۔ کراچی

★

وہ ادیب و عالم دیں چل بسے
ہے بحیثیت مورخ جن کا نام

تھے بزرگ با صفا اعجاز حق
جاں نثار سید خیر الانام

ان کی ہر تصنیف اور تالیف سے
حشر تک جاری رہے گا فیض عام

دیکھئے صابر کہ اب فردوس میں
"حضرت اعجاز ہیں عالی مقام"

ـــــ ۱۹۸۶ء ـــــ

غزالی زمان رازی دوراں
علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی

بانی و شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ۔ ملتان

ولادت : ۲۹ مارچ ۱۹۱۳ء ۔ امروہہ (مراد آباد)

تصانیف : البیان ترجمہ القرآن ۔ فلسفہ شہادت ۔ تحقیق قربانی ۔ اسلام اور اشتراکیت
اسلام میں عورت کی دیت ۔ آئینہ مودودیت

وفات : ۴ جون ۱۹۸۶ء (۱۴۰۶ھ) ۔ ملتان

★

شیخ الحدیث حضرت علامہ کاظمی
اس دور کے تھے رازی عالی مقام لکھ

آئی صدائے غیب کہ صابر سن وصال
علامہ کاظمی ہیں امین الانام ۔ لکھ

ـــــ ۱۴۰۶ھ ـــــ

(در صنعت منقوط)

ہے منور جن سے انوارالعلوم
تھے محدث ایسے ذیشان کاظمی

صنعت منقوط میں صابر کہو
"بے بدل فخر دبستاں کاظمی"

ـــــ ۱۹۸۶ء ـــــ

سردار جمیل نشتر بن سردار عبدالرب نشتر

سابق منیجنگ ڈائرکٹر نیشنل بنک آف پاکستان

ولادت : ۱۰ نومبر ۱۹۳۰ء پشاور

وفات : ۹ جون ۱۹۸۶ء - پشاور

★

نور چشم جناب عبدالرب
خوش ادا خوش صفات و خوشتر تھے

چل بسے ہیں جہان فانی سے
وہ جو صدق و صفا کے پیکر تھے

ان کو حاصل تھا اپنے فن میں کمال
اپنے پیشے میں سب سے برتر تھے

کہئے تاریخ ان کی اے صابر
"باسعادت جمیل نشتر تھے"

— — — — — ۱۹۸۶ء — — — — —

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عبداللہ

پروفیسر اورنٹل کالج لاہور
سربراہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام

ولادت : ۵ اپریل ۱۹۰۶ء منگور ۔ ضلع ہزارہ
وفات : ۱۴ اگست ۱۹۸۶ء ۔ لاہور

★

روشن تھی جن کے دم سے علم و ادب کی محفل
افسوس پا گئے وہ دنیا سے آج رحلت

استاد اور مصنف دانشور و محقق
اس دور میں تھے وہ اک یکتائے علم و حکمت

ان کے تلامذہ ہیں ہر ملک میں نمایاں
دنیائے علم و دانش کرتی ہے ان کی عزت

آئی صدائے ہاتف تاریخ کہدو صابر
"مشہور خلق سید عبداللہ اہل جنت"

— — — — — ۱۹۸۶ء — — — — —

مولوی حمید مرزا فاضلِ برار

ولادت : ۱۹۰۳ء ایلچ پور۔ ضلع امراؤتی برار
تالیفات : سلکِ گوہر۔ سلکِ جوہر
گلدستۂ ہدایت (تفسیر سورۃ فاتحہ)
وفات : ۱۹۸۶ء (۱۴۰۶ھ) کھام گاؤں۔ ضلع بلڈانہ۔ مہاراشٹر

★

ہائے ہائے آج وہ بھی داغِ فرقت دے گئے
جن کے سائے کی ضرورت تھی ہمیں اب بھی شدید

زندگی گذری ہے ان کی دین کی تبلیغ میں
ان کی ہر تالیف ہے اسلام کی گفت و شنید

آخری دم تک رہا وردِ زباں ذکرِ خدا
ایسے مومن کے لئے آئی ہے جنت کی وعید

کہئے صابر اپنے والد کا یہ سالِ انتقال
"نیک طبع قصرِ جنت مولوی مرزا حمید"
_ _ _ _ _ _ ۱۴۰۶ھ _ _ _ _ _ _

حشمت یوسفی

ادبی نام : حشمت یوسفی
اصلی نام : حشمت علی خاں
ولادت : چھتارہ ۔ بلند شہر یوپی
تلمذ : جمال الہام
وفات : ۱۹۸۶ء ۔ (۱۴۰۶ھ) ۔ کراچی

★

چل بسے سوئے جناں وہ شاعر رنگیں بیاں
جن پہ یوسف شاہ بابا تھے نہایت مہرباں

غمزدہ ہیں ان کی فرقت میں عزیز و اقربا
شوکت و برکت بھی ہیں بھائی کے غم میں نیم جاں

شاعر دربار تاج الاولیاء تھے آنجناب
یعنی تھے وہ ماہنامہ تاج کے روح رواں

سال رحلت ان کا اے صابر براری یہ کہو
ہیں ہم میں آج حشمت یوسفی گوہر فشاں
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۸۶ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مولوی سید مشتاق حسین اویسی

ولادت : ۱۹۰۱ء۔ حیدآباد دکن
وفات : ۱۹۸۶ء۔ کراچی

★

وہ بزرگ خانداں بھی چل بسے
جو ہمارے سر پہ تھے سایہ فگن

وہ اویسی سلسلے کے رہنما
تھے صراط دین حق پہ گامزن

عمر بھر کرتے رہے تبلیغ حق
تھی انھیں رشد و ہدایت کی لگن

سال غم ہے ان کا اے صابر یہی
مولوی مشتاق فخر انجمن

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۸۶ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ملک شیر محمد اعوان

ولادت : ۱۹۰۷ء ۔ کالا باغ ۔ ضلع میانوالی
تصانیف : مقام مصطفیٰ ۔ محاسن کنز الایمان
وفات : ۱۹۸۶ء ۔ (۱۴۰۶ھ) ۔ کالا باغ

★

شور برپا ہے یہ ہر سو شہر کالا باغ میں
ہوگئے اعوان صاحب راہی ملکِ عدم

تھے مصنف بھی مولف بھی ادیب ملک بھی
آپ سلجھاتے رہے زلفِ ادب کے پیچ و خم

نیک طینت نیک سیرت نیک باطن نیک دل
یہ بزرگ باصفا تھے عاشقِ شاہِ امم

مل گیا ہے ان کو صابر خدمتِ دیں کا صلہ
"ہیں ملک صاحب قرینِ اہلِ بستانِ ارم"
— — — — — — ۱۴۰۶ھ — — — — —

راز کاشمیری

ادبی نام : راز کاشمیری
اصل نام: خواجہ عبدالمنان
ولادت : یکم مارچ ۱۹۳۲ء گوجرانوالہ
تصنیف : لوح بھی تو قلم بھی تو ۔ ردیف صلی اللہ علیہ وسلم (انتخاب)
وفات : ۱۹۸۶ء ۔ گوجرانوالہ

★

راز کشمیری بھی رحلت پا گئے
گوجرانوالہ میں تھا جن کا قیام

وہ محقق بھی تھے اور شاعر بھی تھے
اہلِ فکر و فن میں تھے اعلیٰ مقام

پائیں جنت عشقِ سرور کے سبب
جاں نثارِ سیدِ خیر الانام

کہدو صابر ان کا یہ سال وفات
"راز تھا والا شکوہ و خوش کلام"

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ۱۹۸۶ء ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

قدرت اللہ شہاب

ولادت : ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء ۔ گلگت
تصانیف : ماں جی ۔ سرخ فیتہ ۔ یاخدا ۔ شہاب نامہ ۔ افسانے
وفات : ۲۴ جولائی ۔ ۱۹۸۶ء (۱۴۰۶ھ) ۔ اسلام آباد

★

چل بسے ہیں شہاب صاحب بھی
تھے وہ اک نامور ادیب وطن

عمر بھر کی ہے خدمت اردو
تھی انہیں انجمن سے خاص لگن

جلوہ افزا ہے ان کی ہر تصنیف
نام ہے ان کا چار سو روشن

سال رحلت ہے ان کا یہ صابر
قدرت اللہ شہاب در عدن

۱۴۰۶ھ

سید الطاف علی بریلوی

مدیر سہ ماہی العلم و بانی سرسید گرلز کالج کراچی

ولادت : ۱۹۰۵ء بریلی یوپی انڈیا
تصانیف : حیاتِ حافظؒ ۔ تعلیمی مسائل ۔ راہی و راہ نما
تعلیم و تعلم ۔ مقالات بریلوی ۔ تخلیقات و نگارشات
شیخ عبدالقدوس گنگوہی
وفات : ۲۴ ستمبر ۱۹۸۶ء کراچی

اس عالم فانی سے ہوئے راہی جنت
وہ فیض رساں جن کے پرستار سبھی تھے

صابر یہی تاریخ ملی غیب سے ان کی
اورنگ نشیں سید الطاف علی تھے
ــــ ــــ ــــ ــــ ــــ ۱۹۸۶ء ــــ ــــ ــــ ــــ ــــ

چل دیئے اس سرائے فانی سے
وہ صحافی ، ادیب نیک اوصاف

سال رحلت ہے ان کا یہ صابر
"اوجِ عزت ہیں خلد میں الطاف"
ــــ ــــ ــــ ــــ ــــ ۱۹۸۶ء ــــ ــــ ــــ ــــ ــــ

پیر سید حیدر حسین شاہ

نبیرہ امیر ملت محدث علی پوری

ولادت : ۷ مئی ۱۹۱۸ء ۔ علی پور سیداں ۔ ضلع سیالکوٹ
تصنیف : تذکرہ شاہ جماعت
وفات : ۲۹ دسمبر ۱۹۸۶ء (۱۴۰۷ھ) ۔ علی پور سیداں

★

(در صنعتِ منقوط)

راہی جنت ہوئے حیدر حسین
کس کو حاصل دارِ فانی میں ثبات

ہے ہر اک کے لب پہ ان کا تذکرہ
تھے وہ بے شک نیک باطن نیک ذات

تھے مخیر پیر وہ روشن ضمیر
دور کرتے تھے ہر اک کی مشکلات

کہئے صابر صنعت منقوط میں
"پیر حیدر پاک جسم و خوش صفات"

ــــــــــ ۱۴۰۷ھ ــــــــــ

کلیم حیدر آبادی

ادبی نام : کلیم حیدر آبادی
اصلی نام : مولانا غلام جیلانی
ولادت : ۲۷ نومبر ۱۹۲۲ء - حیدر آباد دکن
وفات : ۹ جنوری ۱۹۸۷ء (۱۴۰۷ھ) - موضع بھرتھ ضلع سیالکوٹ

★

تھے شاعر و ادیب و مصنف وہ باکمال
پھر کیوں نہ ہوتی ملک میں شہرت کلیم کی

عابد تھے نیک خو تھے تہجد گزار تھے
تھی خلق کی نگاہ میں عظمت کلیم کی

حاصل تھا ان کو شاہ جماعت علی کا فیض
تھی شاہ نقشبند سے نسبت کلیم کی

صابر یقین ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے
"زیبِ گلِ نفیس ہے تربت کلیم کی"

------ ۱۴۰۷ھ ------

پیرزادہ مولانا بہاؤالحق قاسمی

ولادت : یکم مئی ۱۹۰۰ء ۔ امرتسر
تصانیف : اسلام اور اشتراکیت ۔ تذکرہ اسلاف
وفات : ۲ فروری ۱۹۸۷ء ۔ لاہور

★

چل دیئے وہ پیر زادہ قاسمی
نیک طینت نیک خصلت دیندار

نکتہ دان و نکتہ سنج و نکتہ ور
عالم و فاضل مصنف ذی وقار

قاطعِ الحاد و کفر و شرک تھے
دینِ محبوب خدا کے پاسدار

کہدے صابر ان کا یہ سالِ وفات
"تھے بہاء الحق جلیسِ غمگسار"

— — — — — ۱۹۸۷ء — — — — —

عظیم مصور و خطاط صادقین امروہوی

ولادت : ۱۳ جون ۱۹۳۰ء - امروہہ - یوپی
وفات : ۱۰ فروری ۱۹۸۷ء کراچی

★

تھے وہ عالمگیر شہرت یافتہ
وہ مصور اور خطاط وطن

فیض اور اقبال کے اشعار کو
آپ نے پہنایا عمدہ پیرہن

ان کی فنکاری ہے روشن چار سو
ان کے عربی خط سے تزئین چمن

بالیقیں صابرؔ یہ اک شاعر بھی تھے
" فرحت دل صادقین فخرِ فن "

----- ۱۹۸۷ء -----

ماہر لسانیات نسیم امروہوی

ادبی نام : نسیم امروہوی
اصل نام : سید قائم رضا
ولادت : ۱۹۰۸ء امروہہ (بھارت)
تصانیف : نسیم اللغات (۱۱ جلدیں) _ عرفانِ نسیم
مراثیِ نسیم (۳ جلدیں)
وفات : ۱۷ فروری ۱۹۸۷ء / ۱۴۰۷ھ کراچی

چل بسے ہیں نسیم امروہوی
ذاکرِ اہل بیت و شاہِ رسل

انکی تاریخ ہے یہی صابرؔ
"ہے نسیم بہشت نگہتِ گل"
_ _ _ _ _ ۱۴۰۷ھ _ _ _ _ _

آج قائم رضا ہوئے رخصت
بے بدل تھی ادب میں ان کی ذات

جگمگاتا رہے گا اے صابرؔ
"پرچمِ قائمِ نسیمِ لغات"
_ _ _ _ _ ۱۹۸۷ء _ _ _ _

مولانا محمد بخش مسلم

بانی مسلم مسجد - لاہور

ولادت : ۱۸ فروری ۱۸۸۷ء - لاہور
وفات : ۱۷ فروری ۱۹۸۷ء - لاہور
۱۴۰۷ھ

★

کیوں نہ ہو ان کی جدائی ہم کو شاق
تھے محمد بخش اک عالی صفات

ہے یہ صابر ان کا سال انتقال
"مسلم شیریں زبان و نیک ذات"
ــــــ ۱۹۸۷ء ــــــ

آج ہم میں نہیں محمد بخش
ہے مگر ان کے علم کی خوشبو

فکر تاریخ ہے اگر صابر
کہیے "مسلم ولی فرشتہ رو"
ــــــ ۱۴۰۷ھ ــــــ

نواب راحت سعید چھتاری

تمغہ ستارہ خدمت
سفیر مشرق وسطیٰ

ولادت : یکم جنوری ۱۹۱۸ء ۔ چھتارہ ضلع بلند شہر ۔ انڈیا
وفات : ۴ مارچ ۱۹۸۷ء ۔ کراچی

★

چل دیے ہیں وہ بھی دنیا چھوڑ کر
تھے وطن کی آبرو راحت سعید

وہ رہے اکثر ممالک میں سفیر
نامور تھے چار سو راحت سعید

دیکھ لوں اپنے وطن میں اتحاد
لے گئے یہ آرزو راحت سعید

اب تو اے صابر ملیں گے حشر میں
"سرفراز نیک خو راحت سعید"

------۱۹۸۷ء------

علامہ احسان الٰہی ظہیر سلفی

سکریٹری۔ جمعیت اہل حدیث پاکستان

ولادت : ۱۹۴۱ء سیالکوٹ

تصانیف : القادیانیہ ۔ البریلویہ

وفات : ۳۱ مارچ ۱۹۸۷ء مدینہ منورہ

★

چل دیے دنیائے فانی چھوڑ کر
واعظ شعلہ بیان و بے نظیر

مولوی عبداللہ تا شاہ فہد
جملہ سلفی ان کے غم میں ہیں اسیر

تھے سیاست کے بھی وہ اک شہسوار
تھی میسر ان کو شہرت ملک گیر

سال رحلت ان کا صابر ہے بجا
"دین کے یاور تھے علامہ ظہیر"

۔۔۔۔۔ ۱۹۸۷ء ۔۔۔۔۔

مفتی شاہ محمد محمود الوری

جانشین شاہ رکن الدین نقشبندی
بانی دارالعلوم رکن الاسلام حیدرآباد سندھ

ولادت : ۱۹۰۳ء ۔ الور ۔ بھارت

تصانیف : کتاب الصیام ۔ کتاب الذکوۃ ۔ کتاب الحج ۔ خلاصہ مثنوی
دعاؤں کا مجموعہ

وفات : ۱۲ اپریل ۱۹۸۷ء (۱۴۰۷ھ) ۔ حیدرآباد سندھ

★

چل دیے دھر سے وہ لخت دل رکن الدیں
مایہ ناز تھا ملت کے لئے جن کا وجود

رہبر راہ ہدایت تھے جناب اقدس
دین اسلام کی تبلیغ تھا ان کا مقصود

کیوں نہ پر نور ہو یوں جامعہ رکن الاسلام
اس کے بانی ہیں جگر گوشہ شاہ مسعود

کہہ دو صابر یہ ہے تاریخ وصال حضرت
نادر و نیک صفت شاہ محمد محمود

ـ ـ ـ ـ ـ ۱۴۰۷ھ ـ ـ ـ ـ ـ

بیتاب نظیری

ادبی نام : بیتاب نظیری
اصل نام : عبدالوہاب خاں
ولادت : ۱۷ اپریل ۱۹۱۳ء مظفر نگر ۔ انڈیا
تصنیف : نغمہ بیتاب
وفات : ۱۹۸۷ء ۔ (۱۴۰۸ھ) ۔ کراچی

★

آہ لب پر ہے آنکھ پر نم ہے
اک قیامت ہے رحلت بیتاب

تھے وہ طوطی باغ شعر و سخن
چار جانب تھی شہرت بیتاب

جانشیں تھے نظیر صاحب کے
تھے نظیری بصورت بیتاب

یاد آئیں گے مدتوں صابر
"سوز سینہ ہے فرقتِ بیتاب"
ـــــــ ۱۴۰۸ھ ـــــــ

صاحبزادہ حافظ سید محمود شاہ گجراتی

ولادت : ۱۹۲۲ء گجرات
وفات : ۲۵ مئی ۱۹۸۷ء گجرات

★

تھی جہان پاک میں نکہت فشاں
گلشن شاہ ولایت کی کلی

روح تحریک نظام مصطفیٰ
بالیقیں تھی ذات اقدس آپ کی

وہ سیاستداں بھی تھے عالم بھی تھے
تھے مقرر بھی وہ بے باک و جری

اب ہیں صابر ساکن خلد بریں
حضرت محمود شاہ صالح ولی"

— — — — — ۱۹۸۷ء — — — — —

عارف اکبر آبادی

قلمی نام : عارف اکبر آبادی
اصل نام : حافظ محمد یوسف علی خاں
ولادت : ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء۔ تحصیل جلیسر۔ ضلع ایٹہ
تصنیف : فردوس آرزو
وفات : ۱۷ اگست ۱۹۸۷ء حیدر آباد سندھ

★

معترف تھے اس کے ارباب سخن
حضرت عارف تھے شاعر باکمال

تھا میسر جو انھیں جوش و خروش
اب کہاں سے لائیں ہم اس کی مثال

وہ ولائے مصطفیٰ میں غرق تھے
یا خدا ہوں حشر میں وہ خوش مآل

فکر ہے صابر اگر تو یہ کہو
"عارف خوش خلق" سالِ انتقال

______۱۹۸۷ء______

پیر علی محمد راشدی

ولادت : ۵ اگست ۱۹۰۵ء ۔ لاڑکانہ سندھ
تصانیف : روداد چمن ۔ وہ دن وہ شہر
وفات : ۱۹۸۷ء ۔ لاڑکانہ

★

بزم ارباب ادب کو چھوڑ کر
بن گئے جنت کی زینت پیرجی

وہ سیاست داں ہوں یا اہل قلم
غمزدہ ہیں ان کی فرقت میں سبھی

آئینہ ہے ان کی تخلیقات سے
نکتہ سنج و نکتہ داں تھے واقعی

آئی ہے صابر صدا یہ غیب سے
خلد میں خندیدہ پہنچے راشدی

ـــــــ ۱۹۸۷ء ـــــــ

استاد رامپوری

ادبی نام : استاد رامپوری
اصلی نام : قیصر شاہ خاں
ولادت : یکم ستمبر ۱۹۲۸ء ۔ رامپور ۔ انڈیا
وفات : ۱۹۸۷ء ۔ رامپور

★

ملنے جو آرہے تھے کراچی نظیر سے
افسوس ہوگئے وہ جدا ہم سے ناگہاں

استاد ان کو کہتے تھے سب لوگ با ادب
کرتے تھے ان پہ فخر سب ہوں پیر یا جواں

سنتے تھے لوگ ان سے کلام مزاحیہ
لاریب تھے وہ محفل شعر و سخن کی جاں

صابر یہی تو کہتے ہیں ارباب علم سب
"استاد طبع ناز سخن شاعر کلاں"

۔۔۔۔۔ ۱۹۸۷ء ۔۔۔۔۔

الحاج صوفی کریم بخش چشتی صابری

ولادت : ۱۹۰۲ء۔ جبل پور۔ سی پی
وفات : ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء۔ کراچی

★

دنیا سے آج سوئے جناں ہو گئے رواں
تھے نیک نام و متقی صوفی کریم بخش

ہر سلسلہ کے معتقد تھے ان کے قدرداں
تھے بحر علم و آگہی صوفی کریم بخش

کرتے رہے وہ دین کی تبلیغ عمر بھر
تھے سب کے دل کی روشنی صوفی کریم بخش

صابر یہ سال غم لکھو ان کے مزار پر
"عالی جناب جنتی صوفی کریم بخش"

— — — — — ۱۹۸۸ء — — — — —

مولانا مفتی تقدس علی خاں قادری رضوی

شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ

ولادت : ۱۹۰۷ء بریلی۔ بھارت

وفات : ۲۲ فروری ۱۹۸۸ء پیر جو گوٹھ۔ ضلع خیرپور۔ سندھ

★

ہوئے آج رخصت وہ اس میکدہ سے
کہاں ان کو ڈھونڈینگے اب اہل عرفاں

وہ مفتی تقدس علی قادری تھے
اتالیقِ پیر پگارا بھی ذیشاں

ملا اعلیٰ حضرت سے ان کو یہ ورثہ
تھے شیخ الحدیث اور مفتیِ دوراں

تھے گرویدہ سب لوگ یوں ان کے صابر
"فصیحِ زباں تھے تقدس علی خاں"

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ۱۹۸۸ء ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

راجا غلام محمد

سرپرست ۔ ماہنامہ نعت ۔ لاہور

ولادت :
وفات : ۱۹۸۸ء ۔ لاہور

★

ہوئے دار فانی سے وہ آج رخصت
تھے جو مست عشق شہ انس و جاں میں

وہ عابد تھے زاہد تھے وہ متقی تھے
تھا نور یقیں ان کے قلب تپاں میں

کیا خلق کو مدحت شہ پہ راغب
ہوئے سرخرو آپ دونوں جہاں میں

ملی غیب سے ان کی تاریخ صابر
غلام محمد ہیں روشن جناں میں

— — — — — ۱۹۸۸ء — — — — —

جنرل محمد ضیاء الحق

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

ولادت : ۱۹۲۴ء ۔ جالندھر

وفات : ۱۹۸۸ء ۔ اسلام آباد
۱۷ اگست

★

دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا یہ سانحہ
ہر طرف ہے شور محشر ہر طرف آہ و بکا

غم کے بادل آسماں پر ہر طرف چھانے لگے
کس قدر جاں سوز ہے یہ روح فرسا واقعہ

ہے یقیناً ملک ملت کا یہ نقصان عظیم
تھے یقیناً ملک و ملت کے وہ اعلیٰ رہنما

سال رحلت غیب سے یہ مل گیا صابر مجھے
"اب ہیں فردوس بریں میں نیک دل جنرل ضیاء"
— — — — — ۱۹۸۸ء — — — — —

علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمسی

شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات ۔ حیدرآباد سندھ

ولادت : ۱۹۱۰ء ۔ عظیم آباد (پٹنہ)
وفات : ۱۹۸۸ء (۱۴۰۹ھ) ۔ حیدرآباد سندھ

★

نہیں آج دنیا میں علامہ شمسی
ہے ان کی جدائی کا ہر شخص کو غم

انہیں دسترس تھی علوم فقہ میں
تھے بیشک وہ شیخ الحدیث معظم

وہ کرتے رہے پیش تفسیر قرآں
تھے تبلیغ دیں میں وہ مصروف پیہم

ہے اب اہل جنت میں یہ شور صابر
ہیں درویش فردوس مولانا ہاشم

— — — — — ۱۴۰۹ھ — — — — —

رئیس امروہوی

قلمی نام : رئیس امروہوی
اصل نام : سید محمد مہدی
ولادت : ۱۲ ستمبر ۱۹۱۴ء ۔ امروہہ
تصانیف : امروہہ کے مرثیہ گو شعراء ۔ عالم برزخ ۔ اچھے مرزا
مراقبہ ۔ آثار ۔ عجائب نفس
وفات : ۲۳ ستمبر ۱۹۸۸ء ۔ کراچی

★

دنیا میں شور ہوگیا دنیا سے چل دیے
ثانی میر ۔ شاعر شیریں زباں رئیس

ان کی ہر اک کتاب سے روشن ہے دہر میں
پاکیزہ ان کی فکر تھی تحریر تھی نفیس

پڑھتے تھے لوگ شوق سے اخبار جنگ میں
ہر روز ان کا قطعہ جو لکھتے تھے وہ سلیس

صابر وہ فلسفی بھی تھے تاریخ گو بھی تھے
تھے شمعِ علم و آگہی شیریں لقا رئیس ؟

— — — — — ۱۹۸۸ء — — — — — —

حضرت صبا متھرادی

قلمی نام : صبا متھرادی
اصل نام : رفیع احمد
ولادت : ۱۹۱۶ء متھرا۔ یوپی انڈیا
تصنیف : خطبات غوث اعظم
ترویج فن تاریخ۔ محاذ قلم
وفات : ۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کراچی

★

آج رخصت ہوگئے حضرت رفیع احمد صبا
بن گیا ہے چار اکتوبر کا دن یومِ ملال

ان کی ہر تصنیف سے روشن ہیں ان کی خوبیاں
تھے نہایت نیک سیرت وہ ادیبِ خوش خصال

ان کے علم و فضل کی شہرت تھی سارے ملک میں
دور حاضر میں تھے وہ تاریخ گو بھی بے مثال

سال رحلت ان کا اے صابر براری یوں کہو
" تھے صبا زیب معانی شاعر نازک خیال "

— — — — — ۱۹۸۸ء — — — — —

مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی

ولادت : ۲۶ جون ۱۹۱۱ء ۔ مخدوم پور ۔ ضلع گیا ۔ بہار
تصانیف : کتاب زندگی ترجمہ الادب المفرد (امام بخاری)
حضرت امام ابن تیمیہ ۔ تقویم تاریخی وغیرہ
وفات : ۲۶ جنوری ۱۹۸۹ء (۱۴۰۹ھ) ۔ کراچی

★

اٹھ گئے ہائے جہاں سے وہ فقیہہ ندوی
مست حب شہ دیں مولوی عبدالقدوس

وہ محقق تھے مورخ تھے مفکر بھی تھے
فاضلِ دین متیں مولوی عبدالقدوس

مرد حق صوفی منش مخزن علم و حکمت
تھے درخشندہ جبیں مولوی عبدالقدوس

مل گیا غیب سے صابر سن رحلت ان کا
" نیک رو خلد مکیں مولوی عبدالقدوس"
۱۴۰۹ھ

پروفیسر ڈاکٹر امیر اللہ شاہین

ولادت : ۱۵ جون ۱۹۳۹ء ۔ میرٹھ

تصانیف : جدید اردو لسانیات ۔ اردو اسالیب نثر ۔ فن سوانح نگاری
ارباب نثر اردو ۔ وغیرہ

وفات : ۱۹۸۹ء ۔ میرٹھ

★

کون رخصت ہوگیا دنیائے علم و فضل سے
بن گئی ہے غمکدہ کیوں آج یہ بزم طرب

ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو اہل دانش ہر طرف
ہیں کہاں وہ ڈاکٹر شاہیں امیر اللہ اب

ان کی ہر تخلیق ہے لاریب زندہ شاہکار
بن گئے افکار ان کے ان کی شہرت کا سبب

مصرع تاریخ رحلت کہدو اے صابر یہی
" تھے مجیب ملک شاہیں فخر ارباب ادب "

— — — — — — — ۱۹۸۹ء — — — — —

عزیز حمیدی
بانی بزم حمید۔ کراچی

ادبی نام : عزیز حمیدی
اصل نام: سید عزیز الحسن
ولادت : ۱۹۳۳ء۔ عظیم آباد۔ انڈیا
وفات : ۱۹۸۹ء۔ کراچی

★

افسوس ایک پل میں وہ دنیا سے چل دیے
ارض سخن میں چار سو تھے ضو فشاں عزیز

طرحی مشاعروں کا ہوا آپ سے فروغ
بزم حمید کے بھی تھے روح رواں عزیز

مخلص تھے نیک طبع تھے ہر دلعزیز تھے
گویا تھے اپنے عہد کی اک داستاں عزیز

صابر ہے ان کا وصف ہر اک کی زبان پر
"ساز طرب تھے شاعر شیریں زباں عزیز"
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۸۹ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شاعر لکھنوی

ادبی نام : شاعر لکھنوی
اصل نام : محمد حسن پاشا
ولادت : ۱۹۱۷ء لکھنو۔ یوپی
تصنیف : زخم ہنر
وفات : ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ء (۱۴۱۰ھ) ۔ کراچی

★

صاحب زخم ہنر بھی چل بسے
چھا گئی بزم ادب میں تیرگی

وہ یقیناً تھے چراغ انجمن
ان کے شعروں سے ملی ہے روشنی

کیوں نہ ہوں افسردہ ارباب سخن
سونا سونا سا ہے باغ شاعری

پائیں گے فردوس صابر بالیقیں
تھے سلیم القلب شاعر لکھنوی

– – – – – ۱۴۱۰ھ – – – – –

تقی دہلوی

قلمی نام : تقی دہلوی
اصل نام : محمد تقی مرزا
ولادت : ۴ مئی ۱۹۰۴ء ۔ دہلی ۔
تصانیف : اظہار عقیدت ۔ کلیات تقی
وفات : ۱۹۸۹ء ۔ کراچی

★

آہ رخصت ہو گئے وہ عالمِ فانی سے آج
ملک میں معروف تھے جو شاعرِ شیریں زباں

ان کے دل میں خدمت اردو ادب کی تھی لگن
صاحبانِ فکر و فن تھے دل سے انکے قدرداں

ہے مرصع ان کے فکر و فن کا "کلیات تقی"
شہرِ اردو میں رہے گا یہ ہمیشہ ضو فشاں

جملہ اصنافِ سخن میں تھا جنہیں صابرؔ عبور
"زبدۂ محفل تقی ہیں ساکنِ باغِ جناں"

۱۹۸۹ء

علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ۔ کراچی

ولادت : ۱۹۱۸ء ضلع اعظم گڑھ
تصانیف : تفسیر قرآن مجید (پنج پارہ)
وفات : ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء (۱۴۱۰ھ)۔ کراچی

★

پھیلی ہے برق بن کر یہ اک خبر اچانک
فرما گئے ہیں حضرت شیخ الحدیث رحلت

ممتاز رہنما تھے بے شک وہ اہل حق کے
مغموم کیوں نہ ہوگی دنیائے اہل سنت

علم حدیث میں اب ہے کون ان کا ثانی
معلوم ہوگی سب کو اب ان کی قدر و قیمت

سال وفات ان کا کہہ دیجئے یہ صابر
"علامہ ازہری ہیں مال و متاع جنت"

— — — — — — — ۱۴۱۰ھ — — — — —

نواب تصور حیدر آبادی

بانیِ بزمِ داغ ـ کراچی

ادبی نام : تصور حیدر آبادی

اصل نام : نواب سید محی الدین علی خاں

ولادت : ۱۹۱۴ء حیدر آباد ـ دکن

تصنیف : شاہد و مشہود ـ تصور تصویر

وفات : ۱۹۸۹ء (۱۴۱۰ھ) ـ کراچی

★

صد حیف ہوئے رخصت وہ عالم فانی سے
احباب ہیں رنجیدہ سب آپ کی فرقت میں

اب رہ گئیں وہ یادیں اب اس کو کہاں پائیں
وہ محفلیں سجتی تھیں جو آپ کی قربت میں

تھی شعر و سخن سے بھی لاریب انھیں رغبت
تھا طنز و مزاح شامل حضرت کی طبیعت میں

صابر یہ ندا آئی کہدیجئے سن رحلت
" نواب تصور اب ہیں کوچہ جنت میں "

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۴۱۰ھ ـ ـ ـ ـ ـ

”شیخ المشائخ پیر محمد قاسم مشوری

بانی مدرسہ اسلامیہ قاسم العلوم

ولادت : ۱۳۱۶ھ ۔ مشوری شریف ۔ ضلع لاڑکانہ ۔ سندھ

تصانیف : (سندھی زبان میں) علم الفرائض ۔ ارشاد العباد

اتحاد الاشراف ۔ ہدایۃ الناس ۔ رحمتی رات شب برات

وفات : ۱۹۹۰ء (۱۴۱۰ھ) ۔ لاڑکانہ ۔ سندھ

★

لاڑکانہ کے محدث تھے فقیہہ ملت
ہوگئے دہر سے فردوس کی جانب عازم

ماہ رمضان مبارک کا تھا پہلا روزہ
جب ملا آپ کو پیغامِ وصالِ منعم

صوبہ سندھ کے وہ صدر جمیعت بھی رہے
اہل سنت و جماعت کے معززِ عالم

دین اسلام کی تبلیغ کے صدقے صابر
”نیک گو خلد میں ہیں پیر محمد قاسم“

— — — — ۱۴۱۰ھ — — — — —

محترمہ ڈاکٹر وحید النساء فراست

اہلیہ ۔ پروفیسر خواجہ حمید الدین شاہد
مدیر ۔ ماہنامہ سب رس ۔ کراچی

ولادت : اپریل ۱۹۱۵ء ۔ حیدر آباد دکن
وفات : مارچ ۱۹۹۰ء (امریکہ) مدفن ۔ کراچی

★

دست شفا سے جن کے جاری تھی فیض ہر سو
افسوس ہوگئیں وہ دنیا سے آج رخصت

مغموم ہیں نہایت خواجہ حمید شاہد
گزریگی شاق ان کو اب اہلیہ کی فرقت

چشم کرم ہو یارب ان پر شہ زمن کی
ان کے مزار پر ہو باران نور و رحمت

صابر صدا یہ آئی سال وفات کہئے
" اب ڈاکٹر فراست ہیں محو بزم جنت "

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۹۰ء ـ ـ ـ ـ ـ

راسخ عرفانی

قلمی نام : راسخ عرفانی
اصل نام : عبدالواحد
ولادت : ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء ، گوجرانوالہ
تصانیف : ذکرِ خیر ۔ ارمغانِ حرم ۔ نسیمِ مستی ۔ حدیثِ جاں
وفات : جون ۱۹۹۰ء ۔ گوجرانوالہ

★

صد حیف گئے اب ملکِ عدم ، دلدادہ بزمِ اہلِ قلم
دنیائے ادب میں شخصیت تھی خوب یہ جانی پہچانی

لو چھا گئی ہر سو غم کی گھٹا وہ چرغِ کہن تاریک ہوا
ہر شخص ہے بے حد افسردہ ہر دل میں ہے غم کی طغیانی

تھے شاعرِ حسنِ عالم بھی مداحِ رسولِ اکرم بھی
روشن ہے کلامِ راسخ سے ہر سمت چراغِ ایمانی

صابر یہ صدائے غیب سنی لکھ مصرعِ تاریخِ رحلت
"ہیں سیفِ زبانِ اہلِ ادب فردوس میں راسخ عرفانی"
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۹۰ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شیخ طریقت ادب گلشن آبادی

ادبی نام : ادب گلشن آبادی
اصل نام: خواجہ محمد سلطان جیلانی نقشبندی مجددی
ولادت : ۱۹۲۲ء جاورہ اسٹیٹ۔ مدھیہ پردیش۔ انڈیا
وفات : ۲ جولائی ۱۹۹۰ء مکہ مکرمہ

★

مکہ مکرمہ سے اچانک خبر ملی
فرما گئے وفات یہاں حضرت ادب

دوران حج منیٰ میں ہوا آپ کا وصال
کتنی بلند ہوگئی ہے قسمت ادب

حسرت جو ان کے دل میں تھی تکمیل پا گئی
مکہ مکرمہ میں بنی تربت ادب

صابر کہو یہ مصرع تاریخ انتقال
فردوس میں ہیں پاک زکی حضرت ادب"

— — — — — ۱۹۹۰ء — — — — —

محقق و مورخ حضرت شہاب دہلوی

مدیر سہ ماہی الزبیر و ہفت روزہ الہام بہاولپور

ادبی نام : شہاب دہلوی
اصلی نام : سید مسعود حسن
ولادت : ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۲ء دہلی
تصانیف : موج نور ـ نقوش شہاب ـ خواجہ غلام فرید
خطہ پاک اوچ
وفات : ۲۹ اگست ۱۹۹۰ء ـ بہاولپور

★

چل دیے دہر سے جناب شہاب
لوگ غمگیں ہیں ان کی فرقت میں

وہ مدیر و صحافی الہام
منہمک تھے ادب کی خدمت میں

ان کا مسکن تھا شہر بہاولپور
نامور تھے وہ ملک و ملت میں

آئی آواز غیب اے صابر
" اب ہیں ذیشاں شہاب جنت میں "

ـــــ ۱۹۹۰ء ـــــ

قاری محبوب رضا خاں قدسی

استاد دارالعلوم امجدیہ ۔ کراچی

ولادت : ۱۹۱۲ء ۔ بریلی
وفات : ۱۹۹۱ء ۔ کراچی

★

رحلت پہ جن کی ہیں سبھی خورد و کلاں ملول
وہ اک چراغ خاندان شاہ رضا تھے

محظوظ ان کے وعظ سے ہوتا تھا اک جہاں
قاری بھی آپ شیریں زباں شیریں ادا تھے

شعر و سخن کی بزم میں قدسی تھے آنجناب
دانشوران ملک کی آنکھوں کی ضیا تھے

صابر ملے گا اس کا صلہ ان کو خلد میں
پاکیزہ فکر دین حق محبوب رضا تھے

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۹۱ء ـ ـ ـ ـ ـ

کامل بنارسی

ادبی نام : کامل بنارسی
اصل نام : محمد حنیف خاں
ولادت : ۱۹۲۶ء ۔ بنارس
تصنیف : "چراغ دریچوں کے"
وفات : ۲۱ مارچ ۱۹۹۱ء ۔ بنارس

★

داغ فراق دے گئے کامل بنارسی
یوں ان کے اہل خانہ ہیں غمگین اور خموش

قطعات ہوں غزل ہو یا نظم مزاحیہ
ان کے ہر اک کلام میں ہے جوش اور خروش

لکھتے رہے وہ آخری دم تک رباعیات
قائم دم نزع بھی رہے ان کے عقل و ہوش

صابر سروش غیب سے پایا سن وفات
"کامل سرشت پاک سراپائے ہوش و گوش"
— — — — — — ۱۹۹۱ء — — — — —

عزیز حامد مدنی

ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان

ولادت : ۱۵ جون ۱۹۲۲ء ۔ رائے پور سی پی ۔ انڈیا
تصنیف : چشم نگراں ۔ دشت امکاں ۔ نخل گماں
فیض احمد فیض ایک تنقیدی مطالعہ
وفات : ۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء ۔ کراچی

★

پھیلی ہے برق بن کر اک یہ خبر اچانک
مدنی عزیز حامد فرما گئے ہیں رحلت

علم و ادب کی خدمت ان کا مشن رہا ہے
جملہ کتب ہیں ان کی آئینہ فصاحت

تھا شعر و شاعری میں اعلیٰ مقام ان کا
اہلِ قلم میں ان کو حاصل تھی خاص عزت

سال وفات ان کا کہہ دیجئے یہ صابر
"ہیں اب عزیز مدنی ریحان باغ جنگ"

— — — — — ۱۹۹۱ء — — — — —

تسنیم مینائی

نبیرہ حضرت امیر مینائی

ادبی نام : تسنیم مینائی
اصل نام : اسماعیل احمد
ولادت : ۱۳ جنوری ۱۹۱۰ء ۔ رامپور ۔ انڈیا
وفات : ۲ مئی ۱۹۹۱ء ۔ کراچی

★

دارِ فانی سے ہو گئے رخصت
نیک خو نیک طبع بطلِ عظیم

لختِ جانِ امیر مینائی
تھے جہاں بھر میں صاحبِ تکریم

وہ ادیب و مدیرِ فاران تھے
اہلِ دانش میں قابلِ تعظیم

سالِ رحلت ہے ان کا یہ صابر
نعمتِ حق ہے حشمتِ تسنیم

— — — — — ۱۹۹۱ء — — — — —

پیر طاہر سید علاوالدین گیلانی

شہزادہ غوث الاعظم

ولادت : ۱۳ جولائی ۱۹۳۳ء ۔ بغداد شریف
تصانیف : محبوب سبحانی ۔ تذکرہ قادریہ ۔ تحفۃ الطاہریہ
سوانح غوث الاعظم (انگریزی)
وفات : ۷ جولائی ۱۹۹۱ء ۔ لاہور

★

نگاہوں سے ہماری ہوگئے روپوش گیلانی
اعزہ اور مریدیں غمزدہ ہیں ان کی فرقت میں

دیا ہے درس توحید و رسالت ایک عالم کو
گزاری زندگی مخلوق کی رشد و ہدایت میں

فقط ایک معرفت کیا آپ سب میں شیخ کامل تھے
شریعت میں طریقت میں حقیقت میں ولایت میں

ندا آئی کہو یہ سال رحلت ان کا اے صابر
علاؤ الدین گیلانی ہیں اولیٰ باغ جنت میں "

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۹۱ء ـ ـ ـ ـ ـ

صبا اکبر آبادی

ادبی نام : صبا اکبر آبادی
اصلی نام : خواجہ محمد امیر
ولادت : ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء اکبر آباد ۔ بھارت
تصنیف : چراغ بہار ۔ اوراق گل ۔ دست زرفشاں
دست دعا ۔ خونناب ۔ سربکف
وفات : ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء ۔ اسلام آباد

★

اس جہان رنگ و بو سے اب صبا بھی چل دئے
معترف تھے ان کے علم و فضل کے ہر خاص و عام

سونی سونی ہوگئی ہے آج اردو انجمن
حلقہ دانشوراں میں ان کا تھا اعلیٰ مقام

ان کے دل میں خدمت شعر و ادب کی تھی لگن
ان کی تخلیقات سے روشن رہے گا ان کا نام

مصرع تاریخ اے صابر ملا یہ غیب سے
" خلد میں ہیں نامور لائق صبا شیریں کلام"
ـــــــ ۱۹۹۱ء ـــــــ

پروفیسر ڈاکٹر محمد بشارت علی

شعبہ عمرانیات ۔ کراچی یونیورسٹی

ولادت : ۱۹۱۱ء ۔ حیدر آباد دکن
وفات : ۱۹۹۱ء ۔ کراچی

★

عمرانیات قرآں کے بے بدل مفکر
افسوس ہوگئے ہیں دنیا سے آج رخصت

احباب اور اعزہ ہیں اشکبار و غمگیں
دانشوروں کو بے حد ہے شاق ان کی فرقت

تربت پہ ان کی ہر دم انوار کی ہو بارش
یارب عطا ہو ان کو تیرا جوار رحمت

سال وفات ان کا کہدیجئے یہ صابر
جنت میں ہیں بلا شک اب نیک دل بشارت

۱۹۹۱ء

سید محمد ریاست علی قادری رضوی

ولادت : بریلی
وفات : ۴ جنوری ۱۹۹۲ء ۔ کراچی

★

ہوئے حیف رخصت وہ بزم جہاں سے
ریاست علی عاشق اعلیٰ حضرت

مبلغ تھے بے باک دین ھدیٰ کے
وہ فخر ادب نازش اہل سنت

نمایاں ہوئیں ساری دنیا میں ان سے
امام رضا کی تصانیف و عظمت

کہو ان کی تاریخ رحلت یہ صابر
ریاست علی اب ہیں مخدوم جنت

۱۹۹۲ء

بہار کوٹی

ادبی نام : بہار کوٹی
اصل نام : محمود الحسن خاں
ولادت : ۱۹۱۲ء - قصبہ کوٹ ضلع فتح پور، انڈیا
تصانیف : افسانے - مجموعہ کلام - اور گریٹ خواجہ (انگریزی)
وفات : فروری ۱۹۹۲ء - کراچی

★

شعر و ادب کی محفل سنسان کر گئے ہیں
خوش خلق و خوش مزاج و خوشدل بہار کوٹی

واقف تھے وہ رموز علم عروض و فن سے
دانشوروں کی صف میں شامل بہار کوٹی

اپنے لہو سے سینچا گلزار شاعری کو
یوں پا گئے ہیں اپنی منزل بہار کوٹی

سالِ وفات ان کا کہدیجئے یہ صابر
تھے صاحب فراست کامل بہار کوٹی

— — — — — — ۱۹۹۲ء — — — — —

میر خلیل الرحمن

مالک و مدیر۔ روزنامہ۔ جنگ کراچی

ولادت : ۱۴ جون ۱۹۲۹ء۔ دہلی
وفات : ۱۹۹۲ء۔ کراچی

★

رحلت میر کا غم عام ہے دنیا بھر میں
اور کیا اس کے سوا چاہیے عظمت کی دلیل

مل گیا غیب سے صابر سن رحلت ان کا
قصر فردوس میں ہیں پاک قدم میر خلیل

— — — — — ۱۹۹۲ء — — — — —

ساری دنیا میں فروزاں ہوئے جس کے جلوے
آپ تھے چرخ صحافت کے وہ مہرتاباں

اپنے اخلاق سے مقبول ہیں وہ اے صابر
متقی نیک نسب میر خلیل الرحمن

— — — — — ۱۹۹۲ء — — — — —

جنرل محمد آصف نواز

ولادت :
وفات : ۱۹۹۲ء۔ (۱۴۱۳ھ)۔ راولپنڈی

★

ہائے وہ دنیا سے رخصت ہوگئے
اہل پاکستان کو تھا جن پہ ناز

وہ سپہ سالار پاکستان تھے
اپنے ہمعصروں میں تھے باامتیاز

تھے نہایت ہی بہادر اور جری
اپنے پیشے میں تھے بے شک سرفراز

سال رحلت ان کا اے صابر کہو
پاک طینت نیک خو آصف نواز
۔۔۔۔۔ ۱۴۱۳ھ ۔۔۔

غالب سندھ

فیض بخشاپوری

(صدارتی ایوارڈ یافتہ)

ادبی نام : فیض بخشاپوری
اصل نام : فیض اللہ خان
ولادت : ۱۹۲۴ء ۔ بخشاپور تحصیل کشمور ۔ ضلع جیکب آباد
تصنیف : شعلہ عشق ۔ تحفہ فیض (سندھی ۔ اردو ۔ فارسی)
گنجینہ فیض باسر چشمہ فیض غزل اردو
وفات : ۱۴ مئی ۱۹۹۲ء ۔ بخشاپور

★

غالب سندھ پا گئے رحلت
سب ہیں غمگیں ان کی فرقت میں

چھا گئی گلشن سخن پہ خزاں
ان سے رونق تھی باغ حکمت میں

اہل دانش ہیں معترف اس کے
تھے وہ استاد فن حقیقت میں

ان کا سال وفات کہہ صابر
فیض اب گلفشاں ہیں جنت میں

— — — — — — ۱۹۹۲ء — — — — —

مفتی وقار الدین قادری

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ۔ کراچی

ولادت : یکم جنوری ۱۹۱۵ء ۔ پیلی بھیت ۔ انڈیا
وفات : ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء ۔ کراچی

★

اس دور کے جو عالم حق بیں تھے معتبر
صد حیف ہو گئے ہیں نگاہوں سے وہ نہاں

دنیا کو فیض بخشا ہے درس حدیث سے
ان کے تلامذہ ہیں جہاں بھر میں کامراں

دارالعلوم امجدیہ کو بھی ناز تھا
تھے آپ علم و فضل کے اک بحر بیکراں

صابر ملا ہے غیب سے ان کا سن وفات
"مفتی وقار الدین جلالِ خلد آشیاں"
— — — — — ۱۹۹۲ء — — — — —

عابد علی خاں

مدیر روزنامہ سیاست
حیدرآباد دکن

ولادت : ۱۹ مارچ ۱۹۲۰ء حیدرآباد دکن
وفات : ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء حیدرآباد دکن

★

مدیر سیاست وہ عابد علی خاں
رہے عمر بھر پاسدار سیاست

دکن کا یہ اخبار ہے روزنامہ
ہے مشہور جو شاہکار سیاست

یہ ہے خان صاحب کی محنت کا صدقہ
ہے گھر گھر میں نقش و نگار سیاست

کہو سال رحلت یہی ان کا صابر
"تھے عابد علی خاں بہار سیاست"

_ _ _ _ _ ۱۹۹۲ء _ _ _ _ _

الحاج محمد ضیاء الحق خاں

سابق۔ ایم۔ ایل۔ اے

ولادت : ۳۰ جنوری ۱۹۱۷ء۔ پیپل گاؤں راجہ۔ ضلع بلڈانہ
تصانیف : تاریخ برار۔ تاریخ ہند کا المیہ
وفات : ۱۹۹۲ء۔ کھام گاؤں۔ برار

★

اب ضیاء الحق بھی رخصت ہوگئے
ہیں ہزاروں لوگ گریاں اور حزیں

خیر خواہ ملک و ملت تھے جناب
رہنما اب کوئی ان جیسا نہیں

دین ہو یا ہو سیاست یا ادب
تھے وہ ہر میدان کے در ثمیں

غمزدہ صابر کہو سالِ وفات
"شمع مجلس ہیں ضیا جنت مکیں"

۔۔۔۔۔ ۱۹۹۲ء ۔۔۔۔۔

طفیل ہوشیارپوری

سابق مدیر ماہنامہ محفل لاہور

اصل نام : محمد طفیل
ولادت : ۱۹۱۴ء ۔ ہوشیارپور ۔ مشرقی پنجاب
تصانیف : رحمت یزداں ۔ محبوب وطن ۔ جام مہتاب
شعلہ جام ۔ ساغر خورشید
وفات : ۴ جنوری ۱۹۹۳ء ۔ لاہور

★

صد حیف آج شاعر پنجاب چل بسے
یعنی مدیرِ محفلِ اہل قلم طفیل

ان کی ہر اک کتاب ہے انوار آگہی
دنیائے فکر و فن میں تھے مُعجز رقم طفیل

آئی ہیں ان کی راہ میں ہر گام مشکلات
لیکن عبور کر گئے ہر پیچ و خم طفیل

کہتی ہیں حوریں خلد میں صابر سن وفات
ہیں *شاہ حسن ساکنِ باغِ ارم طفیل

۱۹۹۳ء

حضرت مخدوم محمد زماں طالب المولیٰ سروری

سابق مدیر و بانی۔ روزنامہ پاسباں۔ الزماں۔ ماہنامہ فردوس

ولادت : ۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء ہالہ سندھ
وفات : ۱۱ جنوری ۱۹۹۳ء ہالہ سندھ

★

نمایاں ایک عالم میں ہے جن کا فیض روحانی
وہی شیخ طریقت ہیں جناب طالب المولیٰ

ہوئی تدفین جب ان کی کہی تاریخ صابر نے
" سپردِ باغِ جنت ہیں جناب طالبِ المولیٰ"
۱۹۹۳ء

(۲)

وہ سندھ کے دانشور تھے شیخ طریقت بھی
تھا ان کی طبیعت میں رنگینیٔ ادب غالب

صابر اسی مصرع میں ہے ان کا سنِ رحلت
" ہیں خلد میں رنگیں دل مخدوم زماںؒ طالب"
۱۹۹۳ء

مفتی سید شجاعت علی قادری

شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ ۔ کراچی
سابق جج وفاقی شرعی عدالت ۔ اسلام آباد

ولادت : ۱۹۳۰ء ۔ بدایوں ۔ انڈیا
وفات : ۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء (جکارتا ۔ انڈونیشیا) مدفون ۔ کراچی

★

ہوئے آہ واصل بحق وہ اچانک
بپا ہوگئی آج گھر گھر قیامت

مفسر ، مفکر ، فقیہہ و محدث
تھے مفتی ذیشان وہ مقبول سیرت

اعزہ واحباب پر ہے یہ روشن
تھے وہ نجم سخن اور مجسم شرافت

ہر اک فرد ہے معترف اس کا صابر
جواں طبع قابل تھے مفتی شجاعت

ـــــ ۱۹۹۳ء ـــــ

مفتی عبدالطیف

خطیب شاہجہاں مسجد۔ ٹھٹھہ

ولادت: ٹھٹھہ۔ سندھ

تصانیف:

وفات: ۱۹۹۳ء۔ ٹھٹھہ۔ سندھ

★

صد حیف وہ بھی راہی فردوس ہوگئے
مشہور تھے جو سندھ کے مفتی ذی چشم

ٹھٹھہ شہر کی شاہجہاں مسجد کے تھے خطیب
تھا ان کے رخ پہ جلوہ عشق شہ امم

کرتے رہے وہ عمر بھر تبلیغ دین حق
یوں اپنا نام کر گئے تاریخ میں رقم

صابر کہو یہ مصرع تاریخ انتقال
"عبدالطیف فیض نور گلشن ارم"

۱۹۹۳ء

حافظ قاری عبدالحفیظ خاں

ولادت ۱۹۱۷ء ۔ جالنہ ۔ ضلع اورنگ آباد ۔ دکن
تالیف، تمنائے مدینہ
وفات ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۹۳ء ۔ کراچی

★

دن تھا جمعہ کا ماہ اپریل کی تھی پندرہ
جب دے گئے ہیں حضرت ہم سب کو داغ فرقت

آئی صدائے غیبی تربت پہ ان کی لکھدو
"عبدالحفیظ صاحب نفس سعید جنت"
ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۹۳ء ـ ـ ـ ـ ـ ـ

حافظ و قاری بھی خوش الحان تھے
واعظ شیریں بیاں عبدالحفیظ

مل گئی صابر یہ تاریخ وفات
ہیں معز خانداں عبدالحفیظ
ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۹۳ء ـ ـ ـ ـ ـ ـ

عظیم احمد طارق شہید

ولادت : کراچی
وفات : ۸ مئی ۱۹۹۳ء۔ کراچی

★

افسوس کردیا ہے ظالم نے قتل ان کو
وہ نیک خلق رہبر تھے پیکر شرافت

ہر شخص چشم نم ہے ہر دل میں اس کا غم ہے
ہر سمت ہورہی ہے اس فعل کی مذمت

بے شک عظیم طارق تھے اک عظیم انساں
وہ کر رہے تھے جان و دل سے وطن کی خدمت

ان کا سن شہادت اس طرح کہئے صابر
"ہیں اب عظیم طارق جانباز محل جنت"

— — — — — ۱۹۹۳ء — — — — —

الحاج صوفی عنبر شاہ وارثی

ادبی نام : عنبر وارثی
اصل نام : حافظ عبدالعزیز
ولادت : ۱۹۱۱ء - اجمیر شریف - انڈیا
تصانیف : وارث الاولیاء فی تذکرہ انفقراء - العشق ھو اللہ
وفات : مئی ۱۹۹۳ء - (۱۴۱۳ھ) - کراچی

★

اہلِ سنت کے لئے ہے یہ خبر وجہ الم
ہوگئے واصل بحق عنبر علی شاہ وارثی

حضرت وارث علی کا ان پہ فیض خاص تھا
آپ تھے اک ساقی میخانہ وارث علی

اسوہ سرکار اقدس ان کے تھا پیش نظر
زہد و تقویٰ میں ہی گزری ان کی ساری زندگی

مصرع تاریخ رحلت دل نے اے صابر کہا
"شاہ عنبر نکتہ فہم دین و مداح نبی"

— — — — — ۱۴۱۳ھ — — — — —

خادم ملت
مجید کھام گاؤنوی

قلمی نام : مجید کھام گاؤنوی
اصل نام: عبدالمجید
ولادت : ۱۹۱۳ء کھام گاؤں ضلع بلڈانہ برار۔ انڈیا
تصانیف : زخم بہاراں ۔ حرفِ آگہی
وفات : ۱۳ مئی ۱۹۹۳ء کراچی (۱۴۱۳ھ)

★

تیرہ مئی تھی اور ترانوے تھا عیسوی
جس دن ہوئے مجید صاحب راہیِ عدم

بخشا گیا تھا خادم ملت انھیں خطاب
تھی ان کی ذات اہلِ سیاست میں محترم

شعر و ادب کا ذوق بھی تھا ان کو دوستو
مجموعہ کلام بھی ان کے ہوئے رقم

صابر ملا ہے غیب سے یہ سال انتقال
"عبدالمجید مستحقِ گلشنِ ارم"
۱۴۱۳ھ

قمر ہاشمی

ادبی نام : قمر ہاشمی
اصل نام : سید محمد اسمٰعیل
ولادت : ۱۹۱۰ء ۔ ریاست ٹونک
تصانیف : مرسل آخر ۔ ہمہ رنگ و نغمہ انساں ۔ دیوار دبستاں
تماشا طلب آزار ۔ فردان ساگر
وفات : ۱۲ جون ۱۹۹۳ء (۱۴۱۳ھ) ۔ کراچی

ہوئے حیف رخصت جناب قمر بھی
وہ شیریں زباں تھے وہ گوہر فشاں تھے

ہیں سب ان کے مداح اس طرح صابر
قمر ہاشمی شاعر کامراں تھے
ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۹۳ء ـ ـ ـ ـ ـ

گئے دار فانی سے دارالبقا کو
ہو سرکار کی ان پہ چشم عنایت

کہو سال ہجری میں تاریخ صابر
قمر ہاشمی راہی بزم جنت
ـ ـ ـ ـ ـ ۱۴۱۳ھ ـ ـ ـ ـ ـ

غلام حیدر وائن

سابق وزیراعلیٰ صوبہ پنجاب

ولادت : ۱۹۳۴ء امرتسر۔ انڈیا
وفات : ۲۹ ستمبر ۱۹۹۳ء ۔ میاں چنوں ۔ پنجاب

★

افسوس کر دیا ہے ظالم نے قتل ان کو
ہر شخص ہے سراپا حیران اور ششدر

اس سانحہ کی خبریں پھیلی ہیں برق بن کر
ماتم کدہ بنا ہے ارضِ وطن کا ہر گھر

پنجاب میں رہے وہ جب تک وزیراعلیٰ
اپنی صلاحیت کے دکھلائے خوب جوہر

ہے کس قدر حقیقت تاریخ ان کی صابر
"تھے قائد زمانہ وائن غلام حیدر"

— — — — — ۱۹۹۳ء — — — — —

خواجہ محمد معصوم شاہ نقشبندی

ولادت : ۱۹۳۵ء ۔ موہری شریف ۔ ضلع گجرات
وفات : ۳ نومبر ۱۹۹۳ء ۔ موہری شریف

★

چل بسے آہ حضرت معصوم
کشتی اہل حق کے کھیون ہار

تھا مشائخ میں ان کا اعلیٰ مقام
ان سے مہکا ہے دین کا گلزار

باغ موہری شریف ہے ویراں
لٹ گئی آہ اس کی فصل بہار

ان کا سال وصال ہے صابرؔ
"خواجہ معصومؔ تھے درِ شہوار"

— — — — — ۱۹۹۳ء — — — — —

غلام صوفی حیدری

صدر انجمن اردو مصنفین۔ بمبئی

ولادت : ۱۹۱۴ء۔ بالاپور۔ ضلع اکولہ۔ برار
تصانیف : کف گلفروش۔ سچ کی جیت۔ بیسویں صدی کے قاتل
صوفی کے سو شعر۔ بکواس۔ حرف و معنی
وفات : ۱۹۹۳ء بمبئی

★

ہائے ہائے اب کہاں وہ رونق بزم سخن
ہوگئے دنیا سے جب مستور صوفی حیدری

دیکھئے ان کی ہر اک تصنیف ہے اس کی دلیل
تھے مئے افکار سے مخمور صوفی حیدری

تھے فصاحت اور بلاغت میں بھی اک اپنی مثال
وہ ادیب و شاعر مشہور صوفی حیدری

جستجو ہے سال رحلت کی تو اے صابر کہو
(ہیں عزیز باوفا مغفور صوفی حیدری)

ـــــ ۱۹۹۳ء ـــــ

علامہ شاہ زید ابوالحسن فاروقی ازہری

نقشبندی مجددی

ولادت : ١٩٠٦ء ۔ دہلی

تصانیف : مقامات خیر ۔ تقویم خیری ۔ رسالہ وحدت الوجود
حضرت مجدد اور ان کے ناقدین ۔ مسئلہ ضبط ولادت

وفات : ٢ دسمبر ١٩٩٣ء (١٤١٤ھ) ۔ دہلی

★

مرسل ہیں اس خبر کے بھارت کے روزنامے
دہلی کے شیخ کامل فرما گئے ہیں رحلت

باغ مجددی کے تھے اک گل شگفتہ
وہ رہبر شریعت وہ قائد طریقت

تھے عالم و مصنف تھے بے بدل مفکر
ازہر کی جامعہ سے پایا تھا علم حکمت

آیا زباں پہ صابر سال وصال ان کا
شاہ ابوالحسن ہیں معروف اہل جنت

— — — — — — ١٤١٤ھ — — — — — —

ساقی جاوید

ادبی نام : ساقی جاوید
اصل نام : سید شوکت علی
ولادت : ۵ جنوری ۱۹۲۱ء ۔ ناگپور
وفات : جنوری ۱۹۹۴ء ۔ کراچی

★

اٹھ گئے مجلس ارباب سخن سے وہ بھی
نیک خو صاحب کردار تھے ساقی جاوید

بالیقیں آپ تھے گنجینہ علم و حکمت
اہل دانش میں ضیا بار تھے ساقی جاوید

تھی انہیں حضرت حسنین کے در سے نسبت
سیدہ کے گل گلزار تھے ساقی جاوید

آئی ہاتف کی صدا کہہ سن رحلت صابر
شاعر صاحب ایثار تھے ساقی جاوید
_ _ _ _ _ ۱۹۹۴ء _ _ _ _ _

کاوش عارفی

ادبی نام : کاوش عارفی
اصلی نام : تبارک اللہ
ولادت : ۸ اکتوبر ۱۹۲۸ء گورکھپور۔ بھارت
وفات : ۱۹۹۴ء کراچی (۱۴۱۴ھ)

★

نیک باطن ، نیک خو تھے بالیقیں
طالبِ جنت ہیں کاوش عارفی

خلد میں حوریں بھی ہیں نغمہ سرا
صاحبِ نعمت ہیں کاوش عارفی
— — — — — ۱۴۱۴ھ — — — — —

(۲)

اپنے لہو سے سینچا گلزار شاعری کو
کرتے رہے ادب کی خدمت تبارک اللہ

سال وفات ان کا اس طرح کہیے صابر
"ہیں نیک نام اہل جنت تبارک اللہ"
— — — — — ۱۴۱۴ھ — — — — —

مولانا کوثر نیازی

سابق وزیر مذہبی ـ حکومت پاکستان

قلمی نام : کوثر نیازی
اصل نام : حیات محمد خاں
ولادت : ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء ـ میانوالی
تصانیف : زرِ گل دیدہ ور ـ بصیرت ـ تخلیق آدم ـ ذکر حسن ـ اور لائن کٹ گئی
وفات : ۱۸ مارچ ۱۹۹۴ء (۱۴۱۴ھ) ـ اسلام آباد

★

اچانک ہوگئے عالم سے رخصت
خطیب خوش بیاں کوثر نیازی

ہو میدان سیاست یا صحافت
تھے سب میں گلفشاں کوثر نیازی

اسیر حلقہ شعر و سخن تھے
ادب کے پاسباں کوثر نیازی

کہو تاریخ رحلت ان کی صابر
ولی ـ جنت مکاں کوثر نیازی

ـــــــــ ۱۴۱۴ھ ـــــــــ

پیر سید برکات احمد شاہ

ولادت : فروری ۱۹۱۸ء ۔ جلالپور ۔ ضلع جہلم
وفات : ۱۲ مئی ۱۹۹۴ء (۱۴۱۴ھ) ۔ جلالپور شریف

★

ہوئے حیف رخصت وہ بزم جہاں سے
تھی دنیائے اسلام میں جن کی عزت

وہ مصروف رہتے تھے تبلیغ دیں میں
تھے وہ رہبر دین و شیخ طریقت

سینیٹر بھی مخلص تھے وہ مملکت کے
سیاست میں بھی ان کو حاصل تھی عظمت

کہو ان کی تاریخ رحلت یہ صابر
" ہیں اب پیر برکات محبوب جنت "

ـــــ ۱۴۱۴ھ ـــــ

پروفیسر منظور حسین شور

ولادت : ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ۔ امراؤتی ۔ برار
تصانیف : نبضِ دوراں ۔ دیوار ابد ۔ سوادِ نیم تناں ۔ صلیب انقلاب ۔ ذہن و ضمیر
وفات : ۸ جولائی ۱۹۹۴ء ۔ کراچی

★

آہ رخصت ہوا وہ دانشور
فخرِ سی پی برار و شانِ دکن

ہوگیا گلشن سخن تاراج
اب کسی پھول میں نہیں ہے پھبن

شاعر بے بدل تھے وہ بیشک
معترف ہیں تمام اہلِ فن

سال رحلت ہے ان کا یہ صابر
" شوؔر صاحب تھے زورِ بزمِ سخن "
۔۔۔۔۔ ۱۹۹۴ء ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی

ولادت : ۱۹۱۴ء ۔ بدایوں ۔ انڈیا
تصانیف : اردو ادب کی تاریخ ۔ لکھنو کی اردو شاعری
نظیر اکبر آبادی
وفات : ۱۹۹۴ء ۔ ۱۴۱۵ھ ۔ کراچی

ہوئے آج وہ بھی نگاہوں سے اوجھل
تھے علم و ادب کی جو شمع فروزاں

ملی غیب سے ان کی تاریخ صابر
" ابواللیث تھے مخزن علم انساں"
ــــــ ۱۹۹۴ء ــــــ

(در صنعت منقوط)

وہ استاد جو آفتاب ادب تھے
ہوئے آہ دنیائے فانی سے رخصت

کہو ان کی تاریخ منقوط صابر
"ابواللیث دانشور اہلِ جنت"
ــــــ ۱۴۱۵ھ ــــــ

مولانا محمد جیلانی صدیقی قادری قدیری

کامل جامعہ نظامیہ۔ حیدرآباد

ولادت : ۱۹۱۱ء ضلع محبوب نگر۔ حیدرآباد دکن
تصانیف : شمع طریقت
وفات : ۳ ستمبر ۱۹۹۴ء کراچی
(۱۴۱۵ھ)

★

دین کی تبلیغ میں مصروف رہتے تھے جناب
پاک ہے ان کی کتابِ زندگی کا ہر ورق

لکھ دو صابر ان کی تربت پر یہ سال انتقال
حضرتِ مولانا جیلانی ہیں اب مقبولِ حق
— — — — — — ۱۹۹۴ء — — — — —

دین کی تبلیغ کا پایا صلہ یہ آپ نے
جلوہ ہائے ارضِ طیبہ آپ کی تربت میں ہیں

کہہ دیا صابر نے صدقِ دل سے تاریخِ وفات
"شمسِ دیں مولانا جیلانی میاں جنت میں ہیں"
— — — — — — ۱۴۱۵ھ — — — — —

قاضی خورشید ایلچ پوری

ادبی نام : خورشید ایلچ پوری
اصل نام : قاضی خورشید الدین
ولادت : یکم مارچ ۱۹۱۸ء ۔ ایلچ پور ۔ ضلع امراؤتی برار
تصانیف : خورشید رسالت ۔۔ جنونِ خرد
تانے بانے ۔ ایک آئینہ چار عکس
وفات : اکتوبر ۱۹۹۴ء کراچی

★

ہوئے راہیِ خلد خورشید قاضی
وہ معروف تھے بزمِ دانشوراں میں

جنونِ خرد ہو کہ ہو تانے بانے
ہیں اُن کی کتابیں منور جہاں میں

ہے مجموعہ نعت بھی ان کا روشن
لکھی ہے جو عشقِ شہِ مرسلاں میں

ہے احباب کے لب پہ تاریخ صابرؔ
"وہیں خورشید اب ماہ روشن جناں میں"

۔۔۔۔۔۔ ۱۹۹۴ء ۔۔۔۔۔

محشر بدایونی

ادبی نام : محشر بدایونی
اصل نام : فاروق احمد
ولادت : ۱۹۲۶ء بدایوں ۔ انڈیا
تصانیف : حرف ثنا
وفات : ۹ نومبر ۱۹۹۴ء ۔ (۱۴۱۵ھ) کراچی

کہئے صابر صنعت منظوم میں
"آہ محشر نامور جنت مکان"
— — — — — ۱۴۱۵ھ — — — — —

ہے تناصف میں یہ سالِ ارتحال
"ذی شعور محشرِ خلد آشیاں"
— — — — — ۲۸۳۰ ÷ ۲ = ۱۴۱۵ھ — — — — —

لکھ تضاعف میں یہ مصرع بالیقیں
"اب ہیں محشر زیبِ گلزارِ جناں"
— — — — — ۹۹۷ x ۲ = ۱۹۹۴ء — — — — —

صنعت منقوط میں صابر کہو
جاں فشاں تھے محشر شیریں بیاں"
— — — — — ۱۴۱۵ھ — — — — —

کوکب شادانی

ولادت : ۱۹۱۰ء ۔ بجنور ۔ یوپی
تصانیف : آہنگ شعور ۔ آواز خرد ۔ لمحات
وفات : ۲۰ نومبر ۱۹۹۴ء ۔ (۱۴۱۵ھ) ۔ کراچی

★

سراپا خلوص و سراپا محبت
وہ مرد مسلماں تھے سیرت میں کوکب

کہو ان کی تاریخ رحلت یہ صابر
"ہیں زیبِ قمر قصرِ جنت میں کوکب"
ـــــــ ۱۴۱۵ھ ـــــــ

(در صنعتِ تضاعف منقوط)

وہ خوش فکر شاعر بھی اب چل بسے ہیں
تھی ارضِ ادب میں بڑی ان کی عزت

کہو سال رحلت تضاعف میں صابر
" ہیں کوکب بلند رفعت اہل جنت "
ـــــ ۹۹۷ x ۲ = ۱۹۹۴ء ـــــ

محمد صلاح الدین شہید

مدیر ہفت روزہ۔ تکبیر۔ کراچی

ولادت : ۵ جنوری ۱۹۳۵ء۔ میرٹھ
وفات : ۱۹۹۴ء (۱۴۱۵ھ)۔ کراچی

دشمن ملت کے ہاتھوں جو شہادت پا گئے
وہ شہ روز جزا کے دامن رحمت میں ہیں

آپ کے اس سانحے سے ہے ہر اک بے حد ملول
آج سارے لوگ غمگیں آپ کی فرقت میں ہیں

خدمت دین و ادب اور عشق سرور کے طفیل
جلوہ ہائے ارض طیبہ آپ کی تربت میں ہیں

مل گئی صابر یہ تاریخ شہادت غیب سے
اب صلاح الدین حق بیں گلشن جنت میں ہیں
— — — — — ۱۴۱۵ھ — — — — —

محترمہ پروین شاکر

ولادت : ۱۹۵۲ء ۔ کراچی
تصانیف : خوشبو ۔ صد برگ ۔ خود کلامی
کف آئینہ (کلیات ماہ تمام)
وفات : ۲۵ دسمبر ۱۹۹۴ء ۔ ۱۴۱۵ھ اسلام آباد

★

سنی یہ خبر آج اک حادثہ میں
ہوئیں غم سے آزاد پروین شاکر

ہے سانحہ درد انگیز لیکن
کرے کس سے فریاد پروین شاکر

وہ اس دور کی نامور شاعرہ تھیں
رہیگی سدا یاد پروین شاکر

کہو ان کی تاریخ رحلت یہ صابر
ہیں جنت میں آباد پروین شاکر
----- ۱۴۱۵ھ -----

دردا سعدی

قلمی نام : دردا سعدی
اصل نام : مرتضیٰ علی خاں
ولادت : ۱۹۱۹ء۔ شاہجہانپور۔ بھارت
تصانیف : چراغِ رہگزر۔ الجہاد بالقلم۔ درد کی لہر۔ ہمہ رنگ
وفات : ۲۹ دسمبر ۱۹۹۴ء (۱۴۱۵ھ)۔ حیدر آباد سندھ۔

★

آہ انتیسویں دسمبر کو
چل دیے دہر سے وہ سوئے جناں

حضرت دِرد اسعدی صاحب
شاعرِ خوش مزاج شیریں زباں

منفرد تھے وہ شعر گوئی میں
نکتہ ور نکتہ سنج و نکتہ داں

تھے سراپا خلوص وہ صابر
"درد ہم آشنا ہیں خلد مکاں"

— — — — — ۱۴۱۱ھ — — — — —

مولانا انعام الحسن کاندھلوی المعروف حضرت جی

امیر تبلیغی جماعت ۔ بھارت

ولادت : ۱۹۱۸ء کاندھلہ ۔ یوپی

وفات : ۱۹۹۵ء ۔ کاندھلہ ۔ انڈیا

★

آہ حضرت جی اچانک ہوگئے واصل بحق
یہ خبر سن کر ہیں گریاں آج لاکھوں مردوزن

ان کی عظمت تھی مسلم عالم اسلام میں
تھے وہ تبلیغی جماعت کے امیر ضو فگن

عابد و زاہد بھی تھے وہ عارف کامل بھی تھے
ہر عمل تھا ان کا عین سنت شاہ زمن

آگئی ہے لب پہ صابر ان کی تاریخ وفات
" عبدِ یزداں حضرت مولانا انعام الحسن "

— — — — — ۱۹۹۵ء — — — — —

افسر ماہ پوری

قلمی نام : افسر ماہ پوری
اصل نام : ظہیر عالم صدیقی
ولادت : یکم دسمبر ۱۹۱۸ء ۔ ماہ پور ۔ ضلع چھپرا ۔ بہار
تصانیف : غبار ماہ ۔ نگار ماہ ۔ جام کوثر ۔ طور سے حرا تک
وفات : ۱۵ فروری ۱۹۹۵ء (۱۴۱۵ھ) ۔ کراچی

نیک سیرت تھے وہ یارب مومن صادق بھی تھے
ہو عطا ان کوشہ دیں کی حضوری خلد میں

غیب سے آئی صدا صابر کہو سال وفات
"اب ہیں نکتہ سنج افسر ماہ پوری خلد میں"
ــــــــ ۱۹۹۵ء ــــــــ

(درصنعت تعاصف)

حضرت افسر تھے بے شک نیک باطن نیک خو
فاضل علم و ادب تھے ماہر فن بے مثال

سال رحلت ان کا اے صابر تعاصف میں کہو
"باغ جنت میں ہیں افسر شاعر بدرِ کمال"
ــــــــ ۲۸۳۰ ÷ ۲ = ۱۴۱۵ھ ــــــــ

صوفی شاہ طیب الرحمٰن

سجادہ چھوہر شریف ۔ ہری پور ہزارہ

ولادت : ۱۹۳۵ء ۔ چھوہر شریف
وفات : مارچ ۱۹۹۵ء چھوہر شریف

★

آہ رخصت ہوگئے سجادہ چھوہر شریف
یہ خبر سن کر خیال و ذہن سب سنسان ہیں

نیک باطن نیک خو تھے شاہ صاحب بالیقیں
ہر زباں پر ان کے اوصاف عظیم الشان ہیں

ہے جو روشن جامعہ اسلامیہ رحمانیہ
درحقیقت یہ انہی کے باعث فیضان ہیں

دی یہ ہاتف نے صدا صابر کہو سال وفات
" اب مکین باغ جنت طیب الرحمان ہیں "
— — — — — ۱۹۹۵ء — — — —

خواجہ فقیر صوفی محمد نقیب اللہ شاہ

خلیفہ حضرت محمد حسن شاہ ابوالعلائی جہانگیری۔ بھینسوڑی۔ ضلع رامپور

ولادت : ۱۸۹۵ء۔ نقیب آباد۔ قصور
وفات : ۱۹۹۵ء (۱۴۱۵ھ)۔ نقیب آباد

★

آہ رخصت ہوگئے صد سالہ جان اصفیاء
خوش بیاں شیریں زباں صوفی نقیب اللہ شاہ

قادری چشتی نظامی بوالعلائی صابری
مست جام خواجگان صوفی نقیب اللہ شاہ

سہروردی ، نقشبندی اور جہانگیری بھی تھے
دین حق کے پاسباں صوفی نقیب اللہ شاہ

کہدے صابر ان کی تاریخ وصال باجمال
" مصلح باغ جناں صوفی نقیب اللہ شاہ "

------ ۱۹۹۵ء -----

مولانا انجم فوقی بدایونی

ادبی نام : انجم فوقی
اصل نام : ظہور محمد

ولادت : ۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء ۔ بدایوں ۔ بھارت
تخلیقات : اجالے ۔ مہر و ماہ ۔ فکر و فن ۔ راز کہکشاں
سلک پروین ۔ مخاطبات ۔ مکاشفات ۔ وژن
آتش غم (رباعیات و قطعات)
وفات : ۱۲ اگست ۱۹۹۵ء (۱۴۱۶ھ) ۔ کراچی

دے گئے آپ ہمیں درد جدائی لیکن
آئیگی یاد سدا آپ کی شیریں سخنی

کہے صابرؔ یہ ہے مولانا کی تاریخ وفات
" عامرِ گلشنِ فردوس ہیں انجم فوقی "
— — — — — ۱۴۱۶ھ — — — — —

مفکر تھے نقاد تھے فلسفی تھے
ہوئے آج وہ سب کی نظروں سے پنہاں

ملی خوب یہ ان کی تاریخ صابرؔ
" ہیں جنت میں مولانا انجم درخشاں "
— — — — — ۱۹۹۵ء — — — — — —

اختر لکھنوی

قلمی نام : اختر لکھنوی
اصل نام: محمود الحسن
ولادت : ۱۴ ستمبر ۱۹۲۵ء لکھنو۔ انڈیا
تصانیف : حضورِ سرکار
وفات : ۲۷ ستمبر ۱۹۹۵ء کراچی

★

حضرت قاسم نے دی جب ان کی رحلت کی خبر
کچھ نہ پوچھو پھر دلِ مضطر کی کیا حالت ہوئی

مجلس دانشوراں میں ان کو حاصل تھا مقام
خدمتِ شعر و سخن میں زندگی ان کی کٹی

کس قدر پاکیزہ ہے تخلیق ان کی دیکھئے
نام بھی سرکار ہے توصیف بھی سرکار کی

کہدے اے صابر براری ان کا سالِ انتقال
"اب جناں میں گوہرِ معنی ہیں اخترؔ لکھنوی"

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۹۵ء ـ ـ ـ ـ ـ ـ

پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی

ولادت : ۹ ستمبر ۱۹۵۱ء شیخوپورہ پنجاب
تصنیف : اوج نعت نمبر اول دوم
وفات : ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۵ء ۔ لاہور

★

دشمن نے کر دیا ہے ہائے شہید ان کو
دانشورِ معظم تھے آفتاب نقوی

مقبول ہر طرف ہیں نعتوں کے اوج نمبر
جس کے مدیر اعظم تھے آفتاب نقوی

اخلاق میں بھی اعلیٰ کردار میں بھی اعلیٰ
نیکو صفت مجسم تھے آفتاب نقوی

حاصل تھا ان کو اعلیٰ ادبی مقام صابرؔ
"شیریں زباں مکرم تھے آفتاب نقوی"

—————— ۱۹۹۵ء ——————

سید نورالحسن جعفری

صدر انجمن ترقی اردو پاکستان

ولادت : ۱۶ اپریل ۱۹۲۱ء الہ آباد

وفات : ۳ دسمبر ۱۹۹۵ء ۔ (۱۴۱۶ھ) اسلام آباد

★

ہوئی آہ روپوش دنیا سے وہ بھی
تھی جو ذات صدر زباندان محفل

تھی ہر شخص کے دل میں ان کی محبت
تھی ان کے قدم سے فزوں شانِ محفل

وہ اردو کی ترویج میں منہمک تھے
تھے بے شک وہ صبح بہاران محفل

ہے یہ گفتگو حور و غلماں میں صابر
"ہیں نورالحسن خلد میں جانِ محفل"

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴۱۶ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

صہبا اختر

ادبی نام : صہبا اختر
اصل نام: اختر علی رحمت
ولادت : ۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء - جموں - کشمیر
تصنیف : اقراء
وفات : ۱۹۹۶ء - کراچی

★

وہ دنیا سے رخصت ہوئے جا رہے ہیں
ہے جن سے گلستانِ شعری معطر

انہی شاعرانِ گرامی میں بیشک
ہے ان کا بھی اک نام نامی منور

تھی سب سے جدا ان کی شیریں کلامی
تھے وہ دورِ حاضر کے یکتا سخنور

کہو ان کی تاریخ رحلت یہ صابر
"تھے مقبولِ آلِ عبا صہبا اختر"

ـــــ ۱۹۹۶ء ـــــ

حضرت جوہر سعیدی

قلمی نام : جوہر سعیدی
اصل نام : سید محمد علی
ولادت : سنہ ریاست ٹونک ۔ انڈیا
تصنیف : باد سبک دست
وفات : ۱۹۹۷ء (۱۴۱۶ھ) ۔ کراچی

★

حیف شعر و سخن کی محفل سے
چل دیے آج نکتہ داں رہبر

فرد تھی اہل فن میں ان کی ذات
تھے وہ استاد اہل فکر و نظر

معترف ہے ہر ایک خورد وکلاں
تھے وہ مہر و خلوص کے پیکر

کہدو صابر یہ ان کا سال وفات
" شاعر کنز علم تھے جوہر "

ـــــــ ۱۴۱۶ھ ـــــــ

مولوی ثناء الحق صدیقی

ولادت :
تصانیف :
وفات : ۱۰ اپریل ۱۹۹۶ء۔ کراچی

★

چل دیے ہیں آہ وہ علم و ادب کے جان نثار
ہیں کئی ارباب دانش ان کے در کے خوشہ چیں

نیک طینت، نیک سیرت، نیک باطن تھے جناب
نکتہ سنج و نکتہ رس تھی ان کی ہستی بالیقیں

ان کے لہجے سے نمایاں تھا انوکھا بانکپن
ان کی ہر تحریر ہوتی تھی نہایت دل نشیں

سال رحلت ان کا صابر مل گیا ہے غیب سے
اب ثناء الحق ہیں یار ساکن خلد بریں
— — — — — ۱۹۹۶ء — — — — —

سطوت میرٹھی

قلمی نام : سطوت میرٹھی
اصل نام: عمران احمد
ولادت : ۱۹۳۶ء ۔ میرٹھ
وفات : ۱۹۹۶ء (۱۴۱۷ھ) ۔ کراچی

★

خبر آئی کہ سطوت میرٹھی بھی
اچانک ہوگئے دنیا سے رخصت

تھے وہ اس عہد کے ممتاز شاعر
تھی اہل فکر و فن میں ان کی عزت

وہ دل سے معتقد تھے اولیاء کے
شہ مختار اشرف سے تھے بیعت

یہی ہے سال رحلت ان کا صابر
ہیں سطوت میرٹھی نور سعادت

۔۔۔۔۔ ۱۴۱۷ھ ۔۔۔۔

محبوب حسین جگر

نائب مدیر۔ روزنامہ سیاست۔ حیدر آباد دکن

ولادت : ۱۹۱۹ء رائچور۔ کرناٹک
وفات : ۶ مارچ ۱۹۹۷ء ۔ حیدر آباد۔ دکن

★

جب سنی رحلت جگر کی خبر
ہو گئے اشکبار اہلِ وطن

بجھ گئی شمع منزل عابد
چھا گیا چار سمت دھندلا پن

تھے سیاست کے وہ شریک مدیر
ہے یہ اخبار علم کا مخزن

ان کا سال وفات کہہ صابر
" تھے جگر ہوشمند فخر دکن "

ـــــ ۱۹۹۷ء ـــــ

خواجہ غلام معین الدین گیلانی المعروف لالہ جی

نبیرہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی

ولادت : ۱۹۳۰ء ۔ گولڑہ شریف ۔ اسلام آباد
وصال : ۱۲ مارچ ۱۹۹۷ء گولڑہ شریف

★

خبر آئی کہ رحلت پا گئے ہیں پیر لالہ جی
نہایت غمزدہ ہے ایک عالم ان کی فرقت میں

وہ سلطان المشائخ رہبرِ رشد و ہدایت تھے
زمانہ فیض پاتا ہو کے حاضر ان کی خدمت میں

تھے وہ حسنی حسینی بھی گُلِ گلزارِ جیلاں بھی
خدا شاہد ذرا بھی شک نہیں ہے ان کی عظمت میں

ندا آئی کہو یہ مصرعِ تاریخ اے صابرؔ
"معین الدین گیلانی ہیں طیبِ باغِ جنت میں"
— — — — — ۱۹۹۷ء — — — — —

علامہ شمس الحسن صدیقی بریلوی

ولادت : ۱۹۱۹ء بریلی ۔ انڈیا
تصانیف : ترجمہ گلستاں و بوستان سعدی ۔ لمعات شمس
ترجمہ مدارج النبوت ۔ شرح دیوانِ حافظ شیرازی
مقدمہ سحر البیان ۔ آفتاب افکار رضا
وفات : ۱۲ مارچ ۱۹۹۷ء ۔ (۱۴۱۷ھ) ۔ کراچی

★

ہوئے آہ وہ دار فانی سے رخصت
جو شیریں زباں صاحب فکر و فن تھے

تھا تصنیف و تالیف ہی شغل ان کا
وہ خدماتِ دین و ادب میں مگن تھے

انہیں اعلیٰ حضرت سے تھی خاص نسبت
وہ دارالعلوم بریلی کے دھن تھے

یقیناً وہ پائیں گے فردوس صابر
" نیکوکار علامہ شمس الحسن تھے "
\- - - - - ۱۴۱۷ھ - - - - -

محترمہ وحیدہ نسیم

ولادت : ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء ۔ اورنگ آباد ۔ دکن
تصانیف : حدیث دل شبورانی ۔ ساحل کی تمنا ۔ لال باغ
نعت اور سلام ۔ زخم حیات ۔ راج محل ۔ رنگ محل
وفات : ۱۹۹۷ء ۔ کراچی

★

جن کے آباء تھے اہل کاکوری
ہے دکن میں بھی ان کا نام و نسب

تمہیں انہیں میں سے اک وحیدہ نسیم
جن کی رحلت پہ ہے یہ شور و شغب

شاعرہ بھی تھیں یہ ادیبہ بھی
ان کے دم سے فزوں تھی بزم طرب

سال رحلت ہے ان کا یہ صابر
" تھیں وحیدہ چراغ حرف ادب "

---- ۱۹۹۷ء ----

شہزاد منظر

ادبی نام : شہزاد منظر
اصل نام : ابراہیم عبدالرحمن عارف
ولادت : یکم جنوری ۱۹۳۳ء ۔ کلکتہ
تصانیف : جدید اردو افسانہ ۔ سندھ کے نسلی مسائل ۔
اندھیری رات کا تنہا مسافر ۔ ندیا کہاں ہے تیرا دیس
وفات : ۱۹۹۷ء (۱۴۱۸ھ) ۔ کراچی

(در صنعت تتاصف)

ہوئے آج جو سب کی آنکھوں سے اوجھل
تھے وہ اک صحافی صداقت کے خوگر

ہوئے ان سے یہ کارہائے نمایاں
ہیں ان کی تصانیف ہر سو منور

وہ اک فرد دنیائے علم و ادب تھے
رہیں گے سدا یاد وہ نیک اختر

تتاصف میں یہ سال رحلت ہے صابر
تب و تاب جنت ہیں شہزاد منظر

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۸۳۶ ÷ ۲ = ۱۴۱۸ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تسکین تمنائی

ادبی نام : تسکین تمنائی
اصل نام: احمد ایوب خاں
ولادت : ۱۹۳۴ء - بہار انڈیا
وفات : ۱۹۹۷ء - کراچی

★

سجتی تھی جہاں محفل اربابِ سخنداں کی
صد حیف وہاں غم کی گھنگھور گھٹا چھائی

ہیں اپنے مربی کی فرقت میں جو رنجیدہ
یارب ہو عطا ان کو توفیق شکیبائی

احکام شریعت کے پابند تھے وہ بے شک
تھے دل سے شہنشاہ کونین کے شیدائی

ان کا سنِ رحلت یہ کہدیجئے اے صابر
"ہے خلد میں اب اجمؔ تسکین تمنائی"

— — — — — ۱۹۹۷ء — — — — —

میاں شہاب الدین نقشبندی جماعتی

ولادت : ۱۹۱۲ء ۔ برج کلاں ۔ قصور
وفات : ۲۳ دسمبر ۱۹۹۷ء ۔ برج کلاں

★

جس گھڑی میت اٹھی حضرت شہاب الدین کی
ہر طرف آہ و بکا تھی ہر طرف تھی ہاؤ ہو

تھے میاں صاحب نہایت عابد و پرہیزگار
ہو رہی تھی خلق میں توصیف ان کی سو بسو

ہے یقیں فرمائیں گے سرکار بھی ان پہ کرم
پیش ہونگے جب وہ روز حشر ان کے روبرو

کہدے اے صابر براری ان کا سال انتقال
تھے شہاب الدین صاحب صاف و طاہر نیک خو
ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ۱۹۹۷ء ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

شیخ مبارک علی ایاز

وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی۔ جام شورو

ولادت : ۲۳ مارچ ۱۹۲۳ء شکار پور۔ سندھ
تصانیف : بوئے گل نالہ دل (اردو)۔
آکاش پر منڈلاتا بھونرا (سندھی) ۔ سوانح شاہ عبداللطیف بھٹائی
شاہ بھٹائی کے شاہ جو رسالہ کا ترجمہ (اردو)
وفات : ۲۸ دسمبر ۱۹۹۷ء ۔ حیدرآباد ۔ سندھ (۱۴۱۸ھ)

★

چل بسے سندھ کے وہ دانشور
ذات پر جن کی ملک کو تھا ناز

تھے مصنف کئی کتابوں کے
بالیقیں تھے وہ قوم کی آواز

منہمک تھے ادب کی خدمت میں
تھے ادب پرور و ادب نواز

ان کی تاریخ کہیے اے صابر
"زاہد پاک دل تھے شیخ ایاز"
۱۴۱۸ھ

دلاور فگار

ادبی نام : دلاور فگار
اصل نام : دلاور حسین
ولادت : جولائی ۱۹۲۸ء بدایوں۔ بھارت
تصانیف : حادثے۔ آئینہ راغب۔ خوشبو کا سفر۔ ستم ظریفاں
شامت اعمال۔ آداب عرض۔ چراغ خنداں
وفات : جنوری ۱۹۹۸ء کراچی

★

وہ بادشاہ طنز و مزاح آہ چل بسا
فرقت میں جس کی آج ہر اک سوگوار ہے

ان کی وفات اردو ادب کا ہے سانحہ
اب کون ان کے جیسا ظرافت نگار ہے

کوئی بھی ان سا شاعر طنز و مزاح نہیں
سب کی زباں پہ ذکر یہی بار بار ہے

صابر ہمارے عہد کے شعراء میں انتخاب
"نیکو خصالِ خلد دلاور فگار ہے"

------ ۱۹۹۸ء ------

مجتہد العصر علامہ عرفان حیدر عابدی

ولادت : ۱۹۵۰ء خیرپور سندھ
وفات : ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء ۔ کراچی

★

شہادت ہوئی ان کی اک حادثہ میں
یہ سن کر ہے ماتم بپا آج گھر گھر

تھے وہ مجتہد ، ذاکر و واعظ حق
دکھاتے رہے وہ خطابت کے جوہر

ضیا بار ہوتی تھیں ان سے مجالس
تھے لاریب وہ علم دیں کا سمندر

معاً آگئی لب پہ تاریخ صابر
درِ رحمتِ حق تھے عرفان حیدر "

— — — — — ۱۹۹۸ء — — — — —

جمال احسانی

ادبی نام : جمال احسانی
اصل نام : محمد جمال عثمانی
ولادت : ۲۱ اپریل ۱۹۵۰ء ۔ سرگودھا
تصانیف : ستارہ سفر ۔ رات کے جاگے ہوئے ۔ تارے کو ماہتاب کیا
وفات : ۱۰ فروری ۱۹۹۸ء (۱۴۱۸ھ) ۔ کراچی

★

اگر چہ ہوگیا رخصت وہ بزم شعراء سے
رہے گا یاد ہمیشہ جمال احسانی

ہوں کیوں نہ اس کی جدائی سے محفلیں سنساں
تھا جان محفل شعراء جمال احسانی

وہ شخص جس نے کہ "تارے کو مہتاب کیا"
ہمیں وہ دے گیا تحفہ جمال احسانی

ہے اس کے حلقہ احباب پہ عیاں صابر
تھا قیل و قال میں یکتا جمال احسانی

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴۱۸ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مولانا شبیر احمد دہلوی اشرفی

خلیفہ حضرت سید مختار اشرف کچھوچھوی

ولادت : ۱۹۲۳ء ۔ دہلی
وفات : ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء ۔ کراچی

★

کچھ نہ پوچھو کس قدر غمگین تھے خورد و کلاں
کر رہے تھے لوگ جب دیدار ان کا آخری

اہل سنت کے جلیل القدر عالم تھے جناب
ان کے علم و فضل کی ہر سمت پھیلی روشنی

مسجد الفردوس کے تھے وہ خطیب نامور
بس اسی مسجد میں گذری ان کی پوری زندگی

ان کا سال مرگ اے صابر ملا یہ غیب سے
نیک سیرت مولوی شبیر احمد اشرفی
ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۹۹۸ء ـ ـ ـ ـ

مولانا سید حسن مثنیٰ ندوی

ولادت : ۱۹۱۱ء پھلواری شریف۔ انڈیا
وفات : یکم مارچ ۱۹۹۸ء۔ کراچی

★

افسوس ہوگئے ہیں بزم جہاں سے رخصت
شرع مبین دیں کے عامل حسن مثنیٰ

وہ عالمان حق میں معروف و معتبر تھے
دانشوروں میں جانِ محفل حسن مثنیٰ

دارالعلوم ندوہ لکھنو ہے اس کا شاہد
تھے ابتدا سے دیں کے بسمل حسن مثنیٰ

تاریخ کا یہ مصرع آیا ہے لب پہ صابر
"داعی حق ہیں اعلیٰ فاضل حسن مثنیٰ"

_ _ _ _ _ ۱۹۹۸ء _ _ _ _ _

مفتی محمد حسین نعیمی

بانی و شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ۔ لاہور

ولادت : ۱۹۲۵ء ۔ مراد آباد ۔ یوپی

وفات : ۱۳ مارچ ۱۹۹۸ء ۔ لاہور

★

لاہور کا یہ جامعہ تھا جن سے فیضیاب
وہ عالم وسیم محمد حسین تھے

گلزار علم دین مراد آباد میں جو تھا
اس باغ کی شمیم محمد حسین تھے

فائز تھے آپ منصب شیخ الحدیث پر
یوں صاحب نعیم محمد حسین تھے

صابر کہو یہ مفتی نعیمی کی شان میں
فرزانہ عظیم محمد حسین تھے

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۹۸ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

صوفی سید محمد سلیم الرحمٰن اویسی

ولادت : ۱۹۱۴ء۔ شملہ
تصنیف : سفرنامہ بغداد
وفات : ۲۱ مارچ ۱۹۹۸ء۔ کراچی

★

چل بسے گلشن ہستی سے اویسی صاحب
یہ خبر سن کے ہیں مغموم ہر اک پیر و جواں

عابد و زاہد و عارف تھے ملک سیرت تھے
رہبر راہ شریعت تھے وہ شیخ دوراں

ہے یقیں پائیں گے فردوس میں اعلیٰ منصب
لطف فرمائیں گے ان پر شہ ہر انس و جاں

ان کی تربت پہ یہ لکھ دو سن رحلت صابر
ہیں گل باغ جناں شاہ سلیم الرحمٰن

— — — — — ۱۹۹۸ء — — — — —

مفسر قرآن پیر کرم شاہ الازہری

جج وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد

ولادت : ۱۹۱۸ء۔ بھیرہ شریف۔ ضلع سرگودھا
تصانیف : تفسیر ضیاء القرآن (چار جلدیں)۔ ضیاء النبی
وفات : ۷ اپریل ۱۹۹۸ء (۱۴۱۸ھ)۔ بھیرہ شریف

★

یہ غم ہے کہ واصل بحق ہوگئے ہیں
وہ ماہ شریعت وہ مہر طریقت

مفسر، مفکر، مدبر، محقق
تھے وہ نامور فاضل اہل سنت

وہ تبلیغ کرتے رہے دین حق کی
ہیں ان کی تصانیف گنج ہدایت

کہو سال رحلت ہے یہ ان کا صابر
"کرم شاہ صاحب مہربان جنت"

۱۴۱۸ھ

پروفیسر عثمان رمز

سابق ممبر قومی اسمبلی و سابق امیر جماعت اسلامی کراچی

ولادت : جولائی ۱۹۲۹ء ۔ الہ آباد
تصنیف : زخمِ تنہائی
وفات : ۹ مئی ۱۹۹۸ء ۔ کراچی

★

صد حیف ہوگئے وہ جدا ہم سے ناگہاں
جو شہر کے امیر جماعت تھے پیشتر

شاعر بھی تھے ادیب بھی نقادِ عصر بھی
دانشوروں میں شخصیت تھی ان کی معتبر

ماضی میں تھے وہ ممبر قومی اسمبلی
بے شک تھے ملک و قوم کے بے لوث راہبر

صابر کہو یہ مصرعہ تاریخ انتقال
" عثمان رمز نیک طینت مردِ نامور "

۔۔۔۔۔۔ ۱۹۹۸ء ۔۔۔۔۔۔

تاریخ رفتگاں حصہ اول

یہ کتاب قیام پاکستان ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۵ء کے درمیان وفات پانے والے درج ذیل مشاہیر علماء و مشائخ، سیاسی رہنما، ارباب دانش اور ادباء و شعراء کے حالات زندگی اور قطعات وفات پر مشتمل ہے۔

بابا یوسف شاہ تاجی کراچی	قائد اعظم کراچی	علامہ شبیر احمد عثمانی کراچی	سیماب اکبرآبادی کراچی	حسرت موہانی لکھنؤ	پیر جماعت علی شاہ علی پور	قائد ملت کراچی	علامہ سلیمان ندوی کراچی	عبدالعلیم صدیقی مدینہ منورہ
خواجہ حسن نظامی دہلی	ظفر علی خان لاہور	وحشت کلکتوی ڈھاکہ	حیدر دہلوی کراچی	سردار نشتر کراچی	ابوالکلام آزاد دہلی	ڈاکٹر زور حیدرآباد	پیر مانکی شریف مانکی شریف	جگر مرادآبادی مرادآباد
[illegible] کراچی	[illegible] کراچی	پیر محمد حسین شاہ علی پور	امجد حیدرآبادی حیدرآباد	ہادی مچھلی شہری کراچی	مولوی عبدالحق کراچی	محدث کچھوچھوی کچھوچھہ	مولانا [illegible] حیدرآباد دکن	مولوی فضل حق ڈھاکہ
مولانا سردار احمد فیصل آباد	نیاز فتح پوری کراچی	حمید عظیم آبادی پٹنہ	خواجہ ناظم الدین ڈھاکہ	حامد حسن قادری کراچی	محمد یوسف کاندھلوی دہلی	[illegible] کراچی	[illegible] کراچی	مفتی مظہر اللہ دہلی
مفتی محمد عمر نعیمی کراچی	نواب میر عثمان علی حیدرآباد	مولانا [illegible] کراچی	ڈاکٹر [illegible] احمد مکہ مکرمہ	قمر جلالوی کراچی	مخدوم محی الدین حیدرآباد	قاسم رضوی کراچی	شکیل بدایونی بمبئی	مولانا عبدالحامد بدایونی کراچی
ضیاء القادری کراچی	سلیمان ادیب حیدرآباد	عبدالغفور ہزاروی ہزارہ	مولانا غلام [illegible] کراچی	مولانا [illegible] لاہور	مفتی احمد یار خان گجرات	سراج الدین ظفر لاہور	علامہ [illegible] کاکوروی کراچی	علامہ [illegible] ڈھاکہ
حفیظ ہوشیارپوری لاہور	مفتی مسعود علی قادری کراچی	[illegible] کراچی	راجہ صاحب محمود آباد لندن	چوہدری خلیق الزماں کراچی	علامہ رشید ترابی کراچی	پیر گولڑہ شریف گولڑہ	ممتاز حسن کراچی	[illegible] کراچی
بہزاد لکھنوی کراچی	نواب صدیق علی خاں کراچی	ڈاکٹر محمود حسین کراچی	شورش کاشمیری لاہور	محوی صدیقی بھوپال	زکی کیفی لاہور	پیر عبدالقادر گیلانی کراچی	قاری احمد علی پیلی بھیتی کراچی	مفتی محمد شفیع کراچی
مولانا محمد یوسف بنوری کراچی	ابراہیم جلیس کراچی	ابن انشاء لندن	ڈاکٹر [illegible] کراچی	[illegible] کراچی	ماہر القادری مکہ مکرمہ	ابوالبرکات قادری لاہور	بابا ذہین شاہ تاجی کراچی	سید آل رضا کراچی
صوفی غلام مصطفیٰ تبسم لاہور	قلندر بابا اولیاء کراچی	خان محمد تونسوی تونسہ شریف	ابوالاعلیٰ مودودی لاہور	عارف اللہ شاہ راولپنڈی	رازق الخیری کراچی	مولانا حامد علی خان ملتان	اطہر نفیس کراچی	احتشام الحق تھانوی کراچی
ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کراچی	قمر الدین سیالوی سیال شریف	اختر الحامدی حیدرآباد	طرفہ قریشی ناگپور	ضیاء الدین مدنی مدینہ منورہ	مفتی محمود ڈیرہ اسماعیل خان	مصطفیٰ رضا خان بریلی	[illegible] کراچی	جوش ملیح آبادی اسلام آباد
احسان دانش لاہور	خدیجہ مستور لندن	محمد [illegible] نعیمی کراچی	رئیس فروغ کراچی	ڈاکٹر ابراہیم خلیل حیدرآباد	ظہور الحسن بھوپالی کراچی	پیر [illegible] حسن لواری شریف	راز مرادآبادی کراچی	شیخ عبداللہ کشمیر
حفیظ جالندھری لاہور	ساغر نظامی دہلی	مصلح الدین [illegible] کراچی	شرافت نوشاہی گجرات	اختر حسین کراچی	مولانا نیر مدنی کراچی	سلیم احمد کراچی	ڈاکٹر محمد ایوب قادری کراچی	حفیظ اللہ خان [illegible]
[illegible] صدیقی کراچی	خواجہ عبدالغفور حیدرآباد دکن	محمد شفیع اوکاڑوی کراچی	[illegible] صابری کراچی	نازش حیدری کراچی	[illegible] کراچی	مرزا ظفر الحسن کراچی	فیض احمد فیض لاہور	استاد دامن لاہور
[illegible] [illegible]	سید حسین امام کراچی	ڈاکٹر [illegible] کراچی	غلام علی آزاد کراچی	غلام رسول [illegible] قصور	سید احمد [illegible] کراچی	محمد [illegible] دہلی	محمد [illegible] خان [illegible] حیدرآباد	★

پہلا ایڈیشن نایاب ہے دوسرا ایڈیشن طباعت کا منتظر ہے۔

دانشوروں کی موقر آراء کے اقتباسات

ڈاکٹر جمیل جالبی : یہ حوالے کی کتاب ہے اور انشاء اللہ صاحبان علم کی نظر میں قدر و منزلت کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

مولانا وصی مظہر ندوی : جناب صابر براری صاحب قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اردو ادب میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے۔

پروفیسر قوی احمد : اتنے متنوع انداز میں اتنے اسمائے گرامی تلاش کرنا اور ان کی وفات کے حوالے سے تاریخی قطعات کہنا نہایت مشکل تھا جس سے جناب صابر براری نہایت احسن طریقہ پر عہدہ برآ ہوئے

شان الحق حقی : بعض تاریخیں بڑی بے ساختہ ہیں حالات بھی کاوش سے جمع کئے گئے ہیں اس مفید اور قابل قدر تصنیف پر مبارکباد پیش کرتا ہوں مرحبا۔

رشید ایڈمرل ایم آئی ارشد : تاریخ رفتگاں میں صابر براری کی برسوں کی محنت شاقہ اور عقیدت کے وہ روشن چراغ ہیں جن کی روشنی ہمیں منزل مراد سے ہمکنار کر سکتی ہے۔

ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری : اردو ادبیات میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے جو بیک وقت تاریخ و سوانح۔ ادب و شعر اور تخلیق و تحقیق کے خصائص کی جامع ہے۔

ساحر لکھنوی : اس دور کے اہم تاریخ گو شعراء میں جناب صابر براری کا نام نمایاں طور پر لکھا جائے گا۔ اور اپنے خون جگر سے اس فن کی پرورش کرنے پر ان کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔

مولانا مظہر علی خان (مدینہ منورہ) : صابر براری نے تاریخ رفتگاں میں بڑی سادگی۔ خوبی اور برجستگی سے تاثرات قلمبند کیا ہے اور بھرپور تاریخی قطعات لکھ کر دنیائے شاعری میں ایک مثال قائم کر دی ہے۔

مولانا محمد اطہر نعیمی : صابر براری نے رفتگاں کی تاریخ مرتب کر کے صفحات تاریخ پر اپنا نام ثبت کرا لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب "قیاس کن ز گلستان من بہار مرا" کی مصداق ہوگی اور کتاب یا صاحب کتاب کی مدح و

وستائش کی بجائے یہ کہا جائے گا ۔

" مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید "

سرور انبالوی (راولپنڈی) : جناب صابر براری کی کاوش قابل داد ہے ان کی یہ منفرد کتاب ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گی ۔ اور اس کی وجہ سے ان کا نام بھی اردو ادب میں ہمیشہ جاوداں اور زندہ و تابندہ رہے گا ۔

جوہر سعیدی : صابر براری کی منظوم تصنیف تاریخ رفتگاں نظر سے گزری تو اندازہ ہوا کہ وہ بڑے پرعزم پرجوش اور خاصے پرگو شاعر ہیں ورنہ تاریخ گوئی کی اس وادئ پرخار سے رواں دواں گزر جانا ممکن نہ ہوتا ۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ صابر صاحب آئندہ بھی اپنی ذہنی صلاحیتوں کا جادو جگاتے رہیں گے ۔

ندیم نیازی (رحیم یار خان) : فن تاریخ گوئی کے فروغ اور اردو ادب کی ترویج و ترقی کے لئے صابر براری کا یہ مستحسن اقدام ہے جو قومی و ملی تشخص کی ضمانت ہے ۔

عارف لکھنوی : صابر براری مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے تاریخ رفتگاں جیسی کتاب پیش کرکے علم و ادب کے ذخیرۂ کتب میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے ۔

پروفیسر ظفر جونپوری : تاریخ رفتگاں ایک غیر معمولی اور اپنے طرز کی منفرد کتاب ہے اس کو پڑھنے کے بعد یہ کہنا پڑتا ہے کہ مصنف کو زبان و بیان پر قدرت حاصل ہے ۔

راجا رشید محمود (لاہور) : تاریخ گوئی کا فن اب رو بہ انحطاط ہے ایسے میں آپ جیسے صاحب فن حضرات کی موجودگی غنیمت ہے بڑی بات ہے کہ آپ نے اس فن کے حوالے سے تاثرات و تعصبات سے متاثر ہوئے بغیر مشاہیر کی تاریخیں کہی ہیں اس کتاب سے آپ کی قدرت کلام بھی ظاہر ہوتی ہے ۔

علامہ عبد العزیز عرفی : تاریخ رفتگاں ایک جہت اور ایک عہد کے اکابرین کے تاریخی نقوش کی مظہر ہی نہیں ، بلکہ ہمارے مذہبی ملی معاشرتی سیاسی ، ثقافتی اور ادبی روایتوں کی ترجمان بھی ہے ۔

ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی : تاریخ رفتگاں ایک باقاعدہ ریفرنس بک کے طور پر استعمال ہوتی رہے گی میرا خیال ہے کہ اس میں جتنے سنین دئے گئے ہیں یا مصنف ، شاعر ، صحافی جس کسی کے بارے میں جو لکھا گیا ہے وہ مستند حوالہ ہے اور اسے استعمال کیا جاسکتا ہے

پروفیسر انور جمال (ملتان) : صابر براری صاحب کی یہ کتاب پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ ان کو تاریخ گوئی پر نہ صرف عبور حاصل ہے بلکہ وہ اس کام میں طرز نو کے موجد لگتے ہیں ، اس فن کو

جاننے والے اٹھتے جا رہے ہیں، عصر حاضر میں صرف معدودے چند صاحبان علم و فن ایسے موجود ہیں، جناب صابر براری کا شمار ایسے ہی اصحاب دانش میں ہوتا ہے۔

عاقل بریلوی : (روزنامہ امن کراچی)
جناب صابر براری کی شاعرانہ شخصیت محتاج تعارف نہیں لیکن پیش نظر کتاب میں انہوں نے شعر اور تاریخ گوئی کا جو گلستان سجایا ہے وہ بہر حال اپنی نوعیت کے اعتبار سے منفرد شعری اضافہ ہے اور یادگار رہنے والی چیز بھی جس کا سلسلہ وہ غالباً قیام پاکستان کے بعد سے جاری رکھے ہوئے تھے تاریخی مصرعوں کی بے ساختگی اور روانی اس کتاب کی جان ہے۔

نثار احمد اختر : روزنامہ نوائے وقت کراچی
زیر نظر کتاب محترم صابر براری کی سالہا سال کی عرق ریزیوں کی حامل ہے قبیلۂ حضرت حسان سے تعلق رکھنے والے نعت گو نے واقعی قابل قدر کام کیا ہے بلکہ بہت سوں کو ایک نئی راہ سجھائی ہے کہ کس طرح اپنی سوچ اور نظریات کو الگ رکھ کر مکمل غیر جانبداری سے ایک صاف ستھری راہ اختیار کی جا سکتی ہے کسی بھی مقام پر تعصب سے کام نہیں لیا ہے یہ بہت بڑی بات ہے اور اس پر حیرت ہوتی ہے اس کی جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔

شناء الحق صدیقی ماہنامہ قومی زبان کراچی
۔ مصنف نے تمام عصبیتوں سے بالاتر ہو کر یہ مجموعہ تیار کیا ہے اس میں شیعہ بھی ہیں اور سنی بھی مقلد بھی غیر مقلد بھی، دیوبندی بھی ہیں اور بریلوی بھی۔ دنیا دار بھی ہیں دیندار بھی، غرض ہر عقیدہ اور ہر مسلک کے لوگوں کی نمائندگی اس میں کی گئی ہے اس سے محترم صابر براری کی وسیع المشربی کا اظہار ہوتا ہے اردو ادب میں یہ اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے۔

رئیس امروہوی :
اس میں شبہ نہیں کہ صابر صاحب کو تاریخ گوئی سے خاص نسبت ہے انہوں نے جو تاریخی مادے بہم پہنچائے ہیں وہ صاف رواں اور دلنشین ہے غالباً یہ اس وضع اور رنگ کی منفرد کتاب ہے۔

پروفیسر منظور حسین شور :
تاریخ رفتگاں کی حیثیت ایک ایسے مختصر بک آف ریفرنس کی سی ہے جو یقیناً قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ صابر براری کا یہ خصوصی ادبی کارنامہ ان کی ادبی سرگرمیوں میں خوش آئند پیشرفت کا آئینہ دار ہے۔

راشد اسدی :
صابر براری صاحب نے نہایت محنت و کاوش سے ہمارے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے محسنین کو اس کتاب کے ذریعے ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا ہے قطعات تاریخ لکھ کر آئندہ تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے ایک حوالہ جاتی کتاب کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

سید انتخاب علی کمال : اس کتاب میں فن تاریخ گوئی اور فن سوانح نگاری کے امتزاج نے جناب صابر براری کی اس کاوش دستی کو دوآتشہ کر دیا ہے ۔

بیگم ناقیہ رحیم الدین : فن تاریخ گوئی اصنافِ سخن میں ایک مشکل فن سمجھا جاتا ہے مگر آپ نے ملک کی کم و بیش ڈیڑھ سو شخصیات پر قلم اٹھا کر یقیناً ایک ایسا کارنامہ انجام دیا ہے ۔ جس پر آپ بجا طور پر ستائش کے لائق ہیں ۔

حافظ محمد تقی : اس کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب صابر براری شعر گوئی کی فنی اور فطری تقاضوں سے باخبر ہیں اور اکثر اصناف سخن پر قادر ہیں ۔

نظیر رامپوری : صابر براری کے تاریخی قطعات ادب کے فلک پر ستاروں کی طرح کتب کے اوراق میں جگمگا رہے ہیں جب تک دنیا میں کتب موجود اور محفوظ رہیں گی صابر براری کا نام بھی لوگوں کی زباں پر ازبر رہے گا ۔

الحاج شمیم الدین : تاریخ رفتگاں کے حوالہ سے صابر براری نے نئی نسل کو تحریک پاکستان کے رہنماؤں سے روشناس کرانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے ۔

ماہنامہ البلاغ کراچی : "تاریخ گوئی ایک مستقل فن ہے اور مادۂ تاریخ نکالنے کا خاص اصول ہے ۔ اس کتاب میں معاشرہ کے ہر طبقہ کے مشاہیر کو جگہ دی گئی ہے ۔ یہ قطعات تاریخ استادانہ شان کے حامل ہیں بعض تاریخیں اپنی برجستگی و سادگی اور پرکاری میں بہت زیادہ اثر انگیز ہیں ۔

ماہنامہ افکار کراچی : تاریخی قطعہ نگاری ایک الگ شعری فن ہے جو ہر شاعر کے بس کا نہیں صابر براری کے ان قطعات میں اکثر تاریخی مادے بڑے جستہ رواں دواں دل نشیں اور پر تاثیر ہیں اور ان کی مہارت فن کا ثبوت ۔

شمس الدین عظیمی ماہنامہ روحانی ڈائجسٹ کراچی : صابر براری ادبی حلقوں میں شعر و ادب کے حوالے سے مشہور و معروف ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں تاریخی مصرع گوئی میں انہیں کمال حاصل ہے اس کی ایک مثال ان کی کتاب تاریخ رفتگاں ہے جو ادارۂ فکر نو کراچی نے شائع کیا ہے ۔

ماہنامہ سب رس کراچی : دنیائے شعر و ادب میں تاریخ گوئی مشکل ترین فن ہے اس کو دماغی ورزش کہنا زیادہ مناسب ہے ۔ ہر چند کہ یہ فن قدیم ہے لیکن تمام شعراء و ادباء دیگر اصناف سخن پر قادر ہونے کے باوجود زیادہ تعداد اس فن سے گریز کرنے والوں کی ہے صابر براری کی محنت قابل ستائش اور لائق تحسین ہے کہ انہوں نے بڑے صبر ، حوصلے اور محنت سے تاریخ رفتگاں کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔

ادارۂ فکرِ نو کراچی

کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی اہم کتب

مطبوعہ

اذکار و افکار ———— نور احمد میرٹھی ——— (تذکرہ شعرائے لانڈھی کورنگی)

جامِ طہور ———— صابر براری ——— (نعتیہ دیوان)

اشکِ فروزاں ———— بدر فاروقی ——— (نعتیہ مجموعہ)

نورِ سخن ———— نور احمد میرٹھی — (غیر مسلم شعراء کا نعتیہ انتخابِ کلام)

بہرِ زماں بہرِ زباں (صلی اللہ علیہ وسلم) ——— نور احمد میرٹھی — (غیر مسلم نعت گو شعراء کا تذکرہ مع کلام)

چشمِ شوق ———— صابر براری ——— مجموعۂ غزلیات

تاریخِ رفتگاں (جلد اول) ——— صابر براری ——— (رفتگاں کا تذکرہ و قطعاتِ تاریخِ وفات)

صابر براری کی تخلیقات نور احمد میرٹھی (مجموعۂ تاثرات - آراء و تبصرے)

زیرِ طبع

تذکرۂ شعرائے میرٹھ ———— نور احمد میرٹھی

زیرِ ترتیب

تذکرۂ شعرائے طنز و مزاح ———— ڈاکٹر شاہد اللہ - نور احمد میرٹھی

شعرائے میرٹھ کی نعتیہ شاعری ———— نور احمد میرٹھی

رابطہ: ۳۵ بی - ۱/۸، ۷ - کورنگی - کراچی ۷۴۹۰۰

تاریخ رفتگاں تاریخ گوئی کا عمدہ نمونہ بھی ہے اور ہمارے ان اکابر کا تذکرہ بھی ہے جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۶ء کے وسط تک ہم سے رخصت ہوئے۔ یوں میرے علم کی حد تک یہ عہد جدید میں اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے۔ مجھے سب سے زیادہ جناب صابر براری کی وسعت فکر و نظر نے متاثر کیا۔ انہوں نے اکابر کے درمیان کسی قسم کی تفریق نہیں کی۔ اس میں بریلوی جماعت کے بزرگوں کے ساتھ بھی انصاف کیا گیا ہے اور حلقہ دیوبند کے بزرگوں کے کارناموں کا اعتراف بھی کیا گیا ہے۔ علما، صوفیا اور ارباب دانش کے ساتھ ساتھ ادیبوں، شاعروں، نوابوں اور سیاست دانوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب آئندہ ادبی اور ثقافتی مورخ کے کام آئے گی اور لوگ اس کو حوالہ کی کتاب کے طور پر استعمال کریں گے اور فن تاریخ گوئی میں جناب صابر براری کے فن کی داد بھی دیں گے۔

ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی ـــــ کراچی

صابر براری ایک روشن خیال، خوش فکر اور کہنہ مشق شاعر و ادیب ہیں۔ ان کی یہ تازہ تصنیف فن تاریخ گوئی کے حسن آفریں کمالات کی مظہر ہے۔ قیام پاکستان سے اب تک مرحومین میں شامل ہونے والی مشہور و معروف شخصیات کو خراج تحسین و عقیدت پیش کرنے کے لئے شعری مادہ تاریخ وضع کرنے اور بہت ہی خوبصورت قطعات کہنے میں صابر براری نے جس خلوص و محبت اور مشاقی و مہارت کا ثبوت دیا ہے وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ موصوف اس فن کو بیشتر فنی و فکری محاسن کے ساتھ زندہ رکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کی یہ قابل قدر تصنیف شائقین شعر و ادب کے لئے ایک بیش بہا شاہکار ہے۔

پروفیسر آفاق صدیقی ـــــ کراچی

حضرت صابر براری کا تخلیقی کارنامہ "تاریخ رفتگاں" فکری و فنی لحاظ سے ان کا شاہکار کہلانے کا مستحق ہے۔ اول تو فن شاعری ہی ایک مشکل ہے دوسرے فن تاریخ گوئی تو کوہ بے ستون میں جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں جس میں غالب جیسی عظیم شخصیت بھی اظہار عجز کر چکی ہے۔ تعمیہ اور تخرجہ کے بغیر اس قدر رواں اشعار میں برجستہ تاریخ گوئی جس میں مرحوم کی شخصیت کی زندگی، سیرت و کردار کا عکس سمٹ آئے ایک ایسا کمال ہے جس کی تعریف کما حقہ نہیں کی جا سکتی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد اللہ (جلگاؤں انڈیا)

تاریخ رفتگاں ایک ایسی اہم کتاب ہے، جو ہمیں ہمارے باعمل و باصلاحیت بزرگوں اور جاں نثاران اردو کی یاد دلاتی ہے۔ اردو زبان سے محبت رکھنے والے قاری کے پاس اس کتاب کی موجودگی ناگزیر ہے اور طلباء کے لئے یہ کتاب قیمتی سرمائے سے کم نہیں۔ میں تاریخ رفتگاں کی اشاعت پر جناب صابر براری کو پرخلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ایم۔ آئی ساجد (کھام گاؤں انڈیا)

جناب صابر براری صاحب علم اور صاحب ذہن سخنور ہیں۔ تاریخ گوئی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ان کی یہ تصنیف جدت طبع اور طرز فکر کی آئینہ دار ہے۔ جو بڑی محنت، لگن، خلوص اور عقیدت سے لکھی گئی ہے۔ حسن ترتیب و شعری محاسن اہل دل کو محو و متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ بلاشبہ "تاریخ رفتگاں" صابر براری کی پاکیزہ شاعری اور اعلیٰ فکر و فن کی مظہر ہے۔

ڈاکٹر وفا راشدی (کراچی)

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب۔ پیشکش محمد احمد ترازی